عبارت نمبر 50 (ملتان بورڈ 2009ء)

انسانیت کو آج ایمان و یقین، سچائی اور پاکیزگی، محبت و مروت اور ہمدردی و غم خواری کی ضرورت ہے۔ اس کا مداوا تہذیب بھی تحریر نہیں اس کی ضرورت ہے غم خوار انسانوں کی، دردمند انسانوں کی، جو دوسروں کے لیے گھلیں اور اپنے کو مٹا کر دوسروں کو بنائیں۔ تحریروں اور تہذیبوں سے انسانیت نہیں پیدا ہوتی۔ یورپ نے ہم سے اخلاقی اور روحانی اقدار چھین لیے۔ اس معاملہ میں وہ خود خالی ہاتھ تھا۔ اس نے ہمیں بھی دیوالیہ بنا دیا۔ اس نے ہماری جھولیوں کو اخبارات سے بھر دیا اس نے ہماری راتوں کو چراغوں سے جڑ دیا۔ ہمیں دل کی روشنی کی ضرورت تھی۔ اس نے دل کا چراغ گل کر دیا۔

مناسب یا مجوزہ عنوان:
1. وقت کی اہم ضرورت
2. اخلاقی اور روحانی اقدار کی اہمیت
3. اخلاقی اقدار کی ضرورت

تلخیص شدہ عبارت: عصرِ حاضر میں انسان کو ایمان و پاکیزگی، محبت و مروت اور ہمدردی کی اشد ضرورت ہے۔ اس کو ہمدرد اور غم خوار انسانوں کی بھی ضرورت ہے۔ تہی دست یورپ نے ہماری روحانی اور اخلاقی قدریں سلب کر لیں۔ اس نے رات کی تاریکی کو تو ختم کر دیا لیکن ساتھ ہی دل کا دیا بھی بجھا دیا ہے۔

عبارت نمبر 51 (بہاول پور بورڈ 2018ء، پہلا گروپ)

قومی ترقی مجموعہ ہے شخصی عزت، شخصی ایمان داری، شخصی ہمدردی کا۔ اسی طرح قومی تنزلی مجموعہ ہے شخصی سستی، شخصی بے عزتی، شخصی بے ایمانی، شخصی خود غرضی اور برائیوں کا۔ ناتہذیبی و بدچلنی جو اخلاقی و تمدنی یا باہمی معاشرت کی بدیوں میں شمار ہوتی ہے، درحقیقت وہ خود اسی شخص کی آوارہ زندگی کا نتیجہ ہے۔ اگر ہم چاہیں کہ بیرونی کوشش سے ان برائیوں کو جڑ سے اُکھاڑ ڈالیں تو یہ ناممکن ہے۔ ہمیں خود ہی ان پر قابو پانا ہے۔

عنوان: ۱۔ اپنی مدد آپ ۲۔ قومی ترقی کے اسباب ۳۔ قومی ترقی کا راز

تلخیص شدہ عبارت: کوئی بھی قوم محنتی اور ایمان دار افراد کی وجہ سے ترقی یافتہ بنتی ہے۔ جب کہ سست، بددیانت افراد قوم کے زوال کا باعث ہوتے ہیں۔ ان برائیوں کو جڑ سے اکھاڑنے کے لیے ہمیں خود ہی ان پر قابو پانا ہے۔

عبارت نمبر 52 (بہاول پور بورڈ 2018ء، ساہی وال بورڈ 2018)

عوام کی جان و مال، عزت و آبرو کی حفاظت و پاسبانی حکومت کے اولین اور بنیادی فرائض میں سے سب سے اہم فرض ہے اور حکومت اس فرض کو کماحقہ سرانجام نہیں دیتی یا اس سے غفلت برتتی ہے، اُسے مسند اقتدار پر متمکن رہنے کا کوئی حق نہیں۔ حکومت کے قیام کے بارے میں جو نظریے آج تک سامنے آئے ہیں ان کا اگر غور سے مطالعہ کیا جائے تو معلوم ہوگا کہ انسانی معاشرے میں حکومت جیسی قوت کے وجود کا بنیادی جواز یہی ہے کہ وہ اپنی طاقت سے اجتماعی زندگی میں امن و امان قائم کرے اور ایسے حالات پیدا کرے کہ لوگ اپنے آپ کو محفوظ سمجھیں۔

عنوان: ۱۔ حکومت کا بنیادی فریضہ ۲۔ حکومت کی اولین ذمہ داری ۳۔ حکومت کا اولین فرض

تلخیص شدہ عبارت: عوام کی جان و مال اور آبرو کی حفاظت حکومت کا اہم ترین فریضہ ہے۔ اس فریضہ کو احسن طریقے سے سرانجام نہ دینے والی حکومت کو مسندِ اقتدار پر رہنے کا کوئی حق نہیں، حکومت کا اہم ترین فریضہ یہ ہے کہ وہ عوام کو تحفظ دے۔

عبارت نمبر 53 (ڈیرہ غازی خان بورڈ 2018ء، دوسرا گروپ)

پست معیارِ تعلیم کی کئی وجوہات ہیں۔ سب سے بڑی وجہ ناقص منصوبہ بندی ہے۔ نام نہاد ترقی پسندی کے سبب ہر تحصیل اور قصبہ میں کالج تو کھل گیا لیکن کالج بے شمار مسائل سے دوچار ہیں۔ مثلاً عمارت کا فقدان، اساتذہ کی کمی، رہائش کے مسائل، تجربہ گاہوں کی کمی، ہال اور ہوسٹل سے محرومی وغیرہ۔ مذکورہ مسائل کے سبب نوجوان نسل کا نقصان ہو رہا ہے اور تعلیمی معیار بھی گرتا چلا جا رہا ہے۔

عنوان:
۱۔ پست معیارِ تعلیم کے اسباب
۲۔ کالج کے مسائل
۳۔ نوجوان نسل کی مشکلات

تلخیص شدہ عبارت: پست معیارِ تعلیم کی کئی وجوہات ہیں۔ جن میں سے ناقص منصوبہ بندی، عمارات کا فقدان، اساتذہ اور تجربہ گاہوں کی کمی وغیرہ اہم ہیں۔ ان مسائل کی وجہ سے نوجوان نسل کا نقصان ہو رہا ہے۔

عبارت نمبر 54 (ملتان بورڈ 2018ء پہلا گروپ)

خبردار رعایا سے کبھی نہ کہنا کہ میں تمھارا حاکم بنا دیا گیا ہوں اور اب میں ہی سب کچھ ہوں۔ سب کو میری تابع داری کرنی چاہیے۔ اس ذہنیت سے دل میں فساد پیدا ہوتا ہے۔ دین میں کمزوری آتی ہے اور بربادی کے لیے بلاوا آتا ہے اور اگر حکومت کی وجہ سے غرور پیدا ہو جانے لگے تو سب سے بڑے بادشاہ کی طرف دیکھنا جو تمھارے اوپر ہے اور تم پر وہ قدرت رکھتا ہے جو تم خود بھی اپنے آپ پر نہیں رکھتے۔

عنوان:
۱۔ حاکمانِ وقت کا کردار
۲۔ حکومت کی ذمہ داری
۳۔ تکبر۔ بربادی کی وجہ

تلخیص شدہ عبارت: حکمران کو چاہیے کہ وہ عوام کی خدمت کرے اور انھیں غلام نہ سمجھے۔ اگر حکومت کی وجہ سے تکبر پیدا ہو تو اپنے رب سے ڈرنا چاہیے، جو قادرِ مطلق ہے۔

عبارت نمبر 55 (ساہی وال بورڈ 2018ء پہلا گروپ)

بادشاہ ہو یا گدا، امیر ہو یا غریب، حاکم ہو یا محکوم، قاضی ہو یا گواہ، افسر ہو یا سپاہی، استاد ہو یا شاگرد، عابد و زاہد ہو یا کاروباری، غازی ہو یا شہید، توحید کا نور، اخلاص کی رد، قربانی کا ولولہ، خلق کی ہدایت اور رہنمائی کا جذبہ اور بالآخر ہر کام میں خدا کی رضا طلبی کا جوش ہر ایک کے اندر کام کر رہا تھا۔ وہ جو کچھ بھی ہو جہاں بھی ہو یہ فیضانِ حق سب میں یکساں اور برابر تھا۔ راستوں، رنگوں اور مذاقوں کا اختلاف تھا مگر خدا ایک تھا، قرآن ایک تھا، رسول ایک تھا، اور قبلہ ایک تھا۔ ہر رنگ، ہر راستہ اور ہر کام سے مقصود دنیا کی درستی، خلق کی ہمدردی، خدا کے نام کی اونچائی اور حق کی ترقی تھی اور ان کے سوا کوئی چیز ان کے پیشِ نظر نہ تھی۔

عنوان: ۱۔ اسوۂ حسنہ ﷺ ۲۔ اسوۂ حسنہ اور اتحادِ امت

تلخیص شدہ عبارت: آپ ﷺ کا فیض تمام طبقوں کے لیے برابر تھا۔ انسانی مزاج کے اختلاف کے باوجود ہر ایک کا مقصد مخلوقِ الٰہی سے ہمدردی، دنیا کی درستی اور ہر کام میں خُدا کی رضا طلبی تھا۔

عبارت نمبر 56 (فیصل آباد بورڈ 2018ء پہلا گروپ)

یاد رکھو جو کوئی خدا کے بندوں پر ظلم کرتا ہے، خدا خود اپنے مظلوم بندوں کی طرف سے ظالم کا حریف بن جاتا ہے اور معلوم ہے خدا جس کا حریف بن جائے اس کی حجت باطل ہو جاتی ہے۔ وہ خدا سے لڑائی ٹھاننے کا مجرم ہوتا ہے۔ یہاں تک کہ باز آ جائے اور توبہ کر لے۔ خدا کی نعمت کو اس سے بڑھ کر بدلنے والی اور خدا کی عقوبت کو اس سے زیادہ بلانے والی اور کوئی چیز نہیں کہ آدمی ظلم اختیار کر لے۔

عنوان:
۱۔ ظلم ایک گناہِ عظیم ہے
۲۔ ظلم کی قباحت
۳۔ ظلم کے بُرے نتائج

تلخیص شدہ عبارت: خُدا اپنے مظلوم بندوں کی مدد کرتا ہے جب کہ ظالم خُدا سے لڑائی ٹھاننے کا مجرم ہوتا ہے اور نعمتِ خُداوندی سے بھی محروم ہو جاتا ہے۔

عبارت نمبر 57

(لاہور بورڈ 2018ء پہلا گروپ)

وینس کا حسن دن کی نسبت رات کو کسی قدر نکھر آتا ہے۔ اس وقت اس میں بے پناہ کشش پیدا ہو جاتی ہے۔ جس کے سامنے باہر سے آنے والے مسافر اپنے آپ کو بے بس محسوس کرتے ہیں۔ اس حسن کا تعلق برقی قمقموں یا تیز روشنی سے نہیں بلکہ اس تاریکی سے ہے جو شام کے دھندلکے کے ساتھ ہی وینس کی لہروں میں اُترنا شروع ہو جاتی ہے اور جوں جوں شام گزرتی ہے اس تاریکی کی گہرائی خود وینس کے حسین چہرے کو طرح پر کشش بنا دیتی ہے جس طرح سے بعض اوقات سیاہ پلکوں میں لپٹی ہوئی شفاف آنکھوں کا حسن کاجل کی سیاہی سے اُبھر آتا ہے۔

عنوان: ا۔ وینس کا حُسن ٢۔ وینس کا مثالی حُسن

تلخیص شدہ عبارت: وینس کے حُسن میں رات کے وقت بے پناہ دل کشی پیدا ہو جاتی ہے۔ جس طرح بعض اوقات سیاہ پلکوں میں چھپی ہوئی شفاف آنکھوں کا حُسن کاجل کی سیاہی سے اُبھر آتا ہے۔

عبارت نمبر 58

(لاہور بورڈ 2018ء دوسرا گروپ)

ہر ایک سے ادب سے ملنا چاہیے۔ محفل میں تھوکنا نہیں چاہیے۔ جماہی یا چھینک آئے تو منہ پر ہاتھ رکھ لینا چاہیے۔ آواز پست رکھ کر گفتگو کرنا چاہیے۔ کسی کی طرف پُشت نہیں کرنا چاہیے۔ کسی کی طرف پاؤں بھی نہیں کرنا چاہیے۔ ٹھوڑی کے نیچے ہاتھ دے کر نہیں بیٹھنا چاہیے۔ انگلیاں نہیں چٹخانا چاہیے۔ جہاں تک ممکن ہو خود کلام شروع نہیں کرنا چاہیے۔ دوسرا شخص بات کرے تو خوب توجہ سے سُننا چاہیے۔ بیچ میں نہیں بولنا چاہیے۔ البتہ گناہ کی بات ہو تو اُسے منع کر دینا چاہیے۔

عنوان: ا۔ محفل کے آداب ٢۔ آدابِ مجلس ٣۔ آدابِ معاشرت

تلخیص شدہ عبارت: محفل میں تمام معاشرتی آداب کو ملحوظ خاطر رکھنا چاہیے۔ دوران گفتگو نہ بولے بلکہ بات خوب توجہ سے سنے۔ البتہ گناہ کی بات ہو تو روک دینا چاہیے۔

عبارت نمبر 59

(گوجرانوالہ بورڈ 2018ء پہلا گروپ)

سرسید نے قدامت پسند مسلمانوں کو نئے زمانے کی ضروریات سے آگاہ کیا اور ہزار دقتوں سے ان کو نئے علوم کے حصول اور نئی حکومت سے تعاون پر آمادہ کیا۔ اپنی مذہبی تصانیف اور رسالہ "تہذیب الاخلاق" کے اجرا سے انھوں نے ثابت کر دکھایا کہ اسلام عقل کے اصولوں پر پورا اترتا ہے۔ 1884ء میں سرسید نے پنجاب کا دورہ کیا جہاں "زندہ دلانِ پنجاب" کی قدر دانی سے ان کو بڑی تقویت پہنچی۔ پنجاب کے مسلمان سرسید کی منادی پر اس طرح دوڑے جس طرح پیاسا پانی پر دوڑتا ہے۔ ایک طرف وہ علی گڑھ سے وابستہ ہوئے ... دوسری طرف انھوں نے لاہور میں انجمن حمایت اسلام کا ادارہ قائم کیا۔ 1867ء میں بنارس کے بعض ہندوؤں کو یہ خیال پیدا ہوا کہ اُردو کو موقوف کر کے ملک میں بھاشا زبان رائج کی جائے۔ سرسید کہتے تھے۔ "یہ پہلا موقع تھا جب مجھے یقین ہو گیا کہ اب ہندو مسلمانوں کا بطور ایک قوم کے ساتھ چلنا محال اور دونوں قومیں کسی کام میں دل سے شریک نہ ہو سکیں گی۔"

عنوان: ا۔ سرسید کی تعلیمی و سماجی خدمات ٢۔ سرسید کی علمی و معاشرتی خدمات

تلخیص شدہ عبارت: قدامت پسند مسلمانوں کو سرسید نے نئی حکومت سے تعاون اور جدید تعلیم کے حصول کے لیے تیار کیا۔ اُن کی کاوشوں سے مسلمان علی گڑھ سے وابستہ ہوئے تو دوسری طرف لاہور میں انجمن حمایت اسلام کا ادارہ قائم کیا۔ جب ہندوؤں نے 1867ء میں اُردو کی بجائے بھاشا زبان رائج کرنے کی بھرپور حمایت کی تو سرسید کو یقین ہو گیا کہ دونوں قوموں کا ایک ساتھ چلنا مشکل ہے۔

عبارت نمبر 60

(راولپنڈی بورڈ 2018ء پہلا گروپ)

دراصل دنیا ایک عمل گاہ ہے جہاں انسان کا ایک ایک لمحہ قدرت کے زیر نظر ہے اور وہ دیکھتی رہتی ہے کہ انسان نے کیا سیکھا اور کیا فراموش کیا۔ انسان کی قدر صرف عمل کے حسن کی وجہ سے ہے۔ ہمیں چاہیے کہ اپنے قیمتی وقت کو ضائع نہ کریں بلکہ اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ مہلت میں کوشش کر کے اپنی دنیا و آخرت سنواریں۔ جو انسان محنت کو اپنا نصب العین نہیں بناتا اور سعی و کوشش ترک کر کے تن آسانی کو اپنا شیوہ بنا لیتا ہے

اور تیغ و سنان کو چھوڑ کر طاؤس و رباب کو اپنی زندگی بنا لیتا ہے اور ہر وقت بے مصرف رہتا ہے تو ایسا انسان شیطان کا آلہ کار بن جاتا ہے اور وہ کسی بھی طرح فتنوں کی یلغار کا مقابلہ نہیں کر پاتا۔

عنوان: ا۔ محنت کی عظمت ٢۔ وقت کی اہمیت ٣۔ وقت کی قدر

تلخیص شدہ عبارت: دنیا ایک عمل گاہ ہے۔ ہمیں چاہیے کہ قیمتی وقت کو ضائع نہ کریں بلکہ دنیا و آخرت کو سنوارنے کی کوشش کریں۔ ہر وقت بے کار رہنے والا انسان شیطان کا آلہ کار بن جاتا ہے۔ فتنوں کا مقابلہ کرنے میں بھی ناکام رہتا ہے۔

عبارت نمبر 61

(راولپنڈی بورڈ 2018ء دوسرا گروپ)

حصولِ پاکستان کی جدوجہد کئی برسوں پر مشتمل ہے۔ اس جدوجہد میں ہمارے اجداد نے اپنا تن، من، دھن سب کچھ قربان کیا۔ نوجوانوں نے اپنے تازہ لہو سے اس تحریک کو جلا بخشی، ہزاروں لوگ نے اپنی جان، مال اور عزت و آبرو تک کو قربان کیا۔ گھربار چھوڑا، مال و دولت اور کاروبار کی پروا نہ کی۔ ان سب قربانیوں کی داستان طویل ہے۔ آج کی نسل اپنے اجداد کی انہی قربانیوں کا پھل کھا رہی ہے۔ جس نظریہ کے تحت یہ سب کچھ کیا گیا، افسوس کہ ہم نے وہ بھلا دیا۔ ہم نے اس سے منہ موڑ لیا اور اس فکر کو رکھنے کی کوشش ہی نہیں کی جس کی بنا پر یہ ملک قائم ہوا۔

عنوان: ا۔ قیامِ پاکستان کا مقصد ٢۔ حصولِ پاکستان کا مقصد

تلخیص شدہ عبارت: حصولِ پاکستان کے لیے ہمارے اجداد نے اپنی جان، مال اور آبرو کی قربانی دی۔ جس کا پھل موجودہ نسل کھا رہی ہے۔ جس نظریہ کے تحت یہ سب کچھ کیا گیا، افسوس نئی نسل نے وہ بھلا دیا۔

عبارت نمبر 62

(سرگودھا بورڈ 2018ء پہلا گروپ)

قیامِ پاکستان کا اصل مقصد مسلمانوں کے مذہب اور ان کے قومی وجود کا تحفظ تھا۔ مسلمانوں نے یہ خطہ زمین اس مقصد کے لیے حاصل کیا تھا کہ وہ اپنی انفرادی اور اجتماعی زندگیاں اسلامی تعلیمات کے مطابق گزار سکیں۔ یہاں اسلامی معاشرہ اور اسلامی حکومت قائم کر سکیں۔ مسلمان اپنا معاشی مسئلہ بہتر طور پر حل کر سکیں، وہ اپنی تہذیب کی حفاظت کر سکیں، ان کا اپنا نظامِ تعلیم ہو، ان کی اپنی زبان ہو اور پاکستان اتحاد عالم اسلام کی بنیاد بن سکے۔ جیسا کہ قائداعظم نے فرمایا تھا کہ "ہم نے پاکستان اس لیے قائم کیا ہے کہ اسے اسلام کی تجربہ گاہ بنا سکیں" اور یہ کہ "پاکستان اتحاد عالم اسلام کی کنجی ہے۔"

عنوان: ا۔ حصولِ پاکستان کے لیے جدوجہد ٢۔ قیامِ پاکستان کا مقصد

تلخیص شدہ عبارت: حصولِ پاکستان کا اصل مقصد مسلمانوں کے قومی وجود کا تحفظ اور اسلامی نظام کا قیام تھا۔ قائداعظمؒ نے بھی پاکستان کو اسلام کی عملی تجربہ گاہ اور اسلامی اتحاد کا پیش خیمہ قرار دیا۔

عبارت نمبر 63

(سرگودھا بورڈ 2018ء دوسرا گروپ)

شاعری فنونِ لطیفہ کی ایک ایسی شاخ ہے جو فنی اسالیب اور حسنِ بیاں کے علاوہ اپنی معنوی اثر آفرینی کی بدولت انسانی معاشرے میں ازبس اہمیت رکھتی ہے۔ انسانی رابطے کی اس اہم ترین ادبی شکل کو محض جمالیاتی یا فنی نقطۂ نظر سے دیکھنا اور اس کی معنوی گہرائی اور اثر آفرینی تک نہ جانا، یا پھر اسے فقط حظ و مسرت کا ایک ذریعہ سمجھنا اور ادراکِ حقیقت کے اس موثر وسیلے کو نظر انداز کر دینا، اس کے حقیقی منصب و مرتبے کو گرا دینا ہے۔

عنوان: ا۔ شاعری کی اہمیت اور مقام ٢۔ ادب میں شاعری کا مقام
٣۔ شاعری جذبات کے اظہار کا ذریعہ

تلخیص شدہ عبارت: شاعری انسانی جذبات و احساسات اور نقطۂ نظر کو احسن طریقے سے پہچاننے کا بہت اہم ذریعہ ہے۔ اسے محض حظ و مسرت کا ذریعہ سمجھنا ناانصافی ہے۔

عبارت نمبر 64
(آزاد کشمیر بورڈ 2018ء پہلا گروپ)

یہ حقیقت روزِ روشن کی طرح واضح ہے کہ قومی زبان کو قومی زندگی میں صحیح اور جائز مقام حاصل ہوئے بغیر ملکی یگانگت پیدا نہیں ہو سکتی، نہ قوم کے دماغوں سے احساسِ کمتری دور ہو سکتا ہے، نہ خود اعتمادی پیدا ہو سکتی ہے اور نہ ملک و قوم مستحکم اور مضبوط ہو سکتے ہیں۔ زبان محض اظہارِ جذبات و احساسات کا ذریعہ ہی نہیں ہوتی بلکہ کسی قوم کی تمام تہذیبی روایات کی حامل ہوتی ہے اور اس کے بولنے والوں کے درمیان ایک گہرا قلبی تعلق قائم ہوتا ہے، اس لیے قومی وحدت اور یگانگت پیدا کرنے کا مؤثر ترین طریقہ یہ ہے کہ قومی زبان کی ترویج و اشاعت میں بھرپور حصہ لیا جائے تا کہ ایک دوسرے سے محبت کا جذبہ پیدا ہو۔

عنوان: ۱۔ قومی زبان کی اہمیت ۲۔ قومی زبان استحکام کا ذریعہ
۳۔ قومی زبان ملی وحدت کا ذریعہ

تلخیص شدہ عبارت: یہ حقیقت ہے کہ کوئی بھی ملک اور قوم اس وقت تک مستحکم نہیں ہو سکتے جب تک قومی زبان کو قومی زندگی میں جائز مقام نہ دیا جائے۔ قومی وحدت اور یگانگت کے حصول کے لیے ہم زبان کی ترویج و اشاعت کے لیے بھرپور حصہ لیں۔

عبارت نمبر 65
(آزاد کشمیر بورڈ 2018ء دوسرا گروپ)

امت مسلمہ کے زوال کا ایک اہم سبب یہ رہا ہے کہ تعلیم کو کبھی ایک بالاتر ترجیح نہیں سمجھا گیا۔ وسائل کا رُخ بالعموم ایسے منصوبوں کی طرف رہا جو قوم کے مستقبل کے لیے چنداں مفید نہ تھے۔ بتایا جاتا ہے کہ اکیسویں صدی کی ایک تہائی گزر جانے کے بعد بھی اسلامی دُنیا کے ستاون ممالک میں صرف پانچ سو سے کچھ اوپر یونی ورسٹیاں ہیں جب کہ صرف بھارت میں پونے نو ہزار یونی ورسٹیاں کام کر رہی ہیں۔ جاپان کے شہر ٹوکیو میں یونی ورسٹیوں کی تعداد پورے عالم اسلام کی جامعات سے زیادہ ہے۔ دراصل جدید تعلیم کا فروغ ہی ہماری ترقی کا پہلا زینہ ہے لیکن ہمارے اسلامی ممالک کی ترجیحات میں یہ ہے ہی نہیں۔

عنوان: ۱۔ ترقی میں جدید تعلیم کی ضرورت و اہمیت ۲۔ مسلم ممالک میں جدید تعلیم کی افادیت
۳۔ ملکی ترقی میں جدید تعلیم کی ضرورت

تلخیص شدہ عبارت: امتِ مسلمہ کے زوال کی ایک اہم وجہ تعلیم کو ترجیح نہ دینا ہے۔ تمام مسلم ممالک میں صرف پانچ سو یونی ورسٹیاں ہیں۔ جب کہ صرف بھارت اور جاپان میں ان سے زیادہ یونی ورسٹیاں ہیں۔ جدید تعلیم کا فروغ ہماری ترقی کا پہلا زینہ ہے۔

مشقی عبارات

عبارت نمبر 1
(ملتان بورڈ 2009ء)

کچھ شبہ نہیں ہے کہ جو عادتیں اور رسمیں قوموں کے مزاج ہیں ان کا رواج یا تو ملک کی آب و ہوا کی خاصیت سے ہو رہا ہے یا ان امور سے جن کی ضرورت وقتاً فوقتاً خوب صورت تمدن معاشرت کے پیش ہوتی گئی ہے یا دوسری قوم کی تقلید و اختلاط سے مروج ہو گئی ہے یا انسان کی حالت ترقی یا تنزل نے ان کو پیدا کر دیا ہے۔ بس ظاہراً یہی چار سبب ہر اک قوم اور ملک میں رسوم و عادات کے مروج ہونے کا مبداو منشا معلوم ہوتے ہیں۔ اکیسویں صدی میں قدم رکھنے کے باوجود ہم ان رسوم و رواج سے پیچھا نہیں چھڑا سکے بلکہ روز بروز سختی سے ان پرکاربند ہیں۔

عبارت نمبر 2
(ملتان بورڈ 2009ء)

اخبارات اسی صورت میں کارآمد ثابت ہو سکتے ہیں جب وہ تعمیری انداز میں تنقید و تبصرے اور اداریے شائع کریں۔ غیر جانب داری سے کام لیں، محبت کا درس دیں، حق کے علمبردار ہوں اور باطل کے خلاف ڈٹ جائیں، سچ کا پرچار کریں۔ بے لاگ تنقید کریں۔ شخصی پروپیگنڈے اور بے جا نکتہ چینی سے پرہیز کریں۔ اخلاقیات کا درس دیں۔ غیر اخلاقی لٹریچر اور خبریں شائع نہ کریں۔ عوام کے جذبات مشتعل نہ کریں۔ اعلیٰ اخلاقی ضابطوں کی پاس داری کریں۔ ملک میں افراتفری پھیلانے اور قوم کو گمراہ کرنے اور راہِ راست سے بھٹکانے میں اخبارات و رسائل بہت منفی کردار ادا کر رہے ہیں۔

عبارت نمبر 3
(ملتان بورڈ 2017)

وہ پارس پتھر جس کا ذکر ہم نے شروع کیا تھا، علم ہے صاحب علم جس چیز کو ہاتھ لگاتا ہے وہ سونا بن جاتی ہے نیلا آسمان ستارے اور چاند ہم روز دیکھتے ہیں۔ مگر جب علم نجوم والا انھیں دیکھے گا تو اس کے سامنے یہ ستارے اور چاند ایک کتاب بن جائیں گے۔ اس کے لیے نیلا آسمان ایک سمندر ہو گا۔ جہاں سے وہ علم کے موتی نکالے گا۔ نباتات کا علم سبزیوں کے بارے میں ہمیں کچھ بتاتا ہے۔ جمادات اور کیمیا کا علم ہی ہے جس سے آج دنیا کو اتنی تہذیب اور اتنا تمدن ملا ہے۔ زندگی کا خزانہ بھر گیا ہے۔ انسان قدرت کی طاقتوں سے سونا بنا رہا ہے۔ نفسیات کا علم ذہن کی خوابیدہ طاقتوں کو بیدار کر رہا ہے۔ وہ انسان کے اندر ایک ایسی قوت پیدا کرتا ہے جس سے وہ ساری کائنات پر چھا سکتا ہے۔

عبارت نمبر 4
(سرگودھا بورڈ 1983ء)

شاعر کبھی ایک حجرے میں تنہا بیٹھتا ہے، کبھی سب سے الگ پھرتا ہے، کبھی کسی درخت کے سائے میں تنہا نظر آتا ہے اور اسی میں خوش ہوتا ہے۔ وہ کیسی ہی خستہ حالی میں ہو مگر مزاج کا بادشاہ اور دل کا حاتم ہوتا ہے۔ بادشاہ کے پاس فوج و سپاہ و دفتر و دربار اور ملک داری کے سب کارخانے اور سامان موجود ہیں اس کے پاس کچھ نہیں مگر الفاظ اور معانی سے وہی سامان بلکہ اس سے ہزاروں درجے زیادہ تیار کر کے دکھا دیتا ہے۔ بادشاہ سالہا سال میں کن کن خطرناک معرکوں سے ملک یا خزانہ جمع کرتا ہے یہ جسے چاہتا ہے گھر بیٹھے دے دیتا ہے اور خود پروا نہیں کرتا۔ بادشاہ کو ایک ولایت فتح کر کے وہ خوشی نہیں ہوتی جو اسے ایک لفظ ملنے سے ہوتی ہے جو اپنی جگہ پر موزوں سجا ہوا ہے اور حق تو یہ ہے کہ اسے ملک کی پروا بھی نہیں۔

عبارت نمبر 5

ناموری کی مثال نہایت عمدہ خوش بو کی ہے۔ جب ہوشیاری اور سچائی سے ہماری واجب تعریف ہوتی ہے تو اس کا ویسا ہی اثر ہوتا ہے جیسے عمدہ خوش بو کا۔ مگر جب کسی کمزور دماغ میں زبردستی وہ خوش بو ٹھونس دی جاتی ہے تو ایک تیز بو کی مانند دماغ کو پریشان کر دیتی ہے۔ فیاض آدمی کو بدنامی اور نیک نامی کا زیادہ خیال ہوتا ہے اور عالی ہمت طبیعت کو مناسب عزت اور تعریف سے ایسی ہی تقویت ہوتی ہے جیسے کہ غفلت اور حقارت سے پست ہمتی ہوتی ہے۔

عبارت نمبر 6

عورت کو فطرت نے کمزور بنا دیا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ زمانے نے ہمیشہ اسے اس کے حقوق سے محروم رکھا ہے اور ہمارے سماج نے اس حق تلفی کو ظلم و تشدد کی حد تک پہنچا دیا ہے۔ اسی لیے ادب میں ہر دور میں ایک گروہ ایسے لکھنے والوں کا رہا ہے، جس نے عورت کے حقوق اسے واپس دلانے کی کوشش کی ہے۔ شاعروں نے اس غرض سے کہیں کہیں اس استحقاق کو زیادہ مستحکم بنانے کے لیے عورتوں کو اپنے افسانوں میں جگہ دی ہے۔ ان میں سیرت کی جتنی اچھائیاں ممکن تھیں، پیدا کیں۔ عورت کو ایثار، محبت، اطاعت اور خدمت کی دیوی بنا کر پیش کیا۔ شوہر خواہ اس پر کتنے ظلم کرے، اس کی فطرت کا تقاضا ہے کہ وہ اس کے پیر دھو دھو کر پیے۔ اپنی نیند، عیش و آرام کو صرف اپنے سرتاج زندگی کے آرام پر بھینٹ چڑھا دے اور اس کے آرام کو اپنا سکھ، چین اور خدمت کو عبادت جانے۔

عبارت نمبر 7 (سرگودھا بورڈ ۱۹۹۱)

ناسخ نے شاعرانہ انفرادیت کے علاوہ ایک خاص علمی حیثیت بھی حاصل کر لی۔ شاعری سے زیادہ انھوں نے قواعد و عروض پر زور دیا۔ ایسے الفاظ و افعال وغیرہ جو اپنی ساخت کی وجہ سے بھدے اور ثقیل معلوم ہوتے تھے ان کو شاعری سے باہر کرنا اپنا فرض منصبی سمجھا۔ مثلاً کالی کے کہلانا، سمجھنا سے سمجھا جائے وغیرہ کو ترک کر دیا۔ اسی طرح نپٹ کی بجائے بہت، ٹک کی بجائے ذرا، تجھ سوا کی بجائے تیرے سوا وغیرہ کو رواج دینے پر زور دیتے رہے۔ ابھی تک عربی، فارسی، ہندی الفاظ کے لئے تذکیر و تانیث کا کوئی خاص قاعدہ اردو میں نہ تھا۔ ناسخ نے اس کی طرف بھی توجہ دی۔ یہ تو نہیں کہا جا سکتا کہ ناسخ سے پہلے کسی اور کو ان تبدیلیوں کا خیال نہ تھا مگر جس شدت کے ساتھ ناسخ نے محسوس کیا غالباً اردو کی حیات میں اور کسی نے نہیں کیا تھا۔

عبارت نمبر 8 (لاہور بورڈ ۱۹۸۶)

''غریبی قوائے انسانی پر بہت برا اثر ڈالتی ہے بلکہ بسا اوقات انسانی روح کے شفاف آئینے کو اس قدر زنگ آلود کر دیتی ہے کہ اخلاقی اور تمدنی لحاظ سے اس کا وجود عدم برابر ہو جاتا ہے۔ معلم اول حکیم ارسطو سمجھتا تھا کہ غلامی تمدن انسانی کے قیام کے لیے ضروری ہے، مگر مذہب اور زمانہ حال کی تعلیم نے انسان کی جبلی آزادی پر زور دیا اور رفتہ رفتہ مہذب قومیں محسوس کرنے لگیں کہ یہ وحشیانہ تفاوت مدارج بجائے اس کے کہ قیام تمدن کے لیے ایک ضروری جزو ہو، اس کی تخریب کرتا ہے اور انسانی زندگی کے ہر پہلو پر نہایت مذموم اثر ڈالتا ہے۔ اس طرح اس زمانے میں یہ سوال پیدا ہوا ہے کہ آیا مفلسی بھی نظم عالم کے لیے ایک ضروری جزو ہے؟ کیا یہ ممکن نہیں کہ ہر فرد مفلسی کے دکھ سے آزاد ہو؟''

عبارت نمبر 9 (سرگودھا بورڈ ۱۹۸۶)

''اللہ تعالیٰ نے قرآن میں فرمایا ہے کہ ''جس شخص نے کسی انسان کو قتل کیا، بغیر اس کے کہ اس سے کسی کی جان کا بدلہ لینا ہو یا زمین میں فساد برپا کرنے کا مجرم ہو، اس نے گویا تمام انسانوں کو قتل کر دیا۔'' جہاں تک خون کا بدلہ لینے یا فساد فی الارض پر سزا دینے کا سوال ہے۔ اس کا فیصلہ ایک عدالت ہی کر سکتی ہے یا کسی قوم سے جنگ ہو تو ایک باقاعدہ نظام حکومت ہی اس کا فیصلہ کر سکتا ہے۔ بہرحال کسی فرد کو انفرادی طور پر حق نہیں ہے کہ وہ قصاص لے یا فساد فی الارض کی سزا دے۔ اس لیے ہر انسان پر یہ واجب ہے کہ قتل کا ہرگز ارتکاب نہ کرے۔ اگر کسی نے ایسا کیا تو یہ ایسا ہے جیسا اس نے تمام انسانوں کو قتل کر دیا ہو۔ نبی کریم ﷺ نے بھی قتل انسانی کو شرک کے بعد سب سے بڑا گناہ قرار دیا ہے۔ خدا اور رسول کا حکم تمام انسانوں کے بارے میں ہے۔ اپنے ہم مذہب اور نسل و رنگ کے لوگوں کی تخصیص نہیں ہے۔

عبارت نمبر 10 (سرگودھا بورڈ ۱۹۸۰)

اردو صحیفہ نگاری کی تاریخ کوئی ڈیڑھ سو برس پرانی ہے۔ بلاشبہ صحافت قومی زندگی کے ہر شعبہ کی بھرپور عکاسی کرتی ہے۔ اصل حالات اور واقعات سے پردہ اٹھاتی ہے، چیزوں کی اصلیت کو اجاگر کرتی ہے اور قوم کی فکر اور سوچ کے دھاروں کو مثبت راہ عمل دکھاتی ہے۔ ہمارے صحافی ہمیشہ سے یہ مقدس فرض ادا کرتے آئے ہیں۔ ہر دور میں انھوں نے حریت آزادی اور فکر و عمل کی یہ مشعل روشن رکھی۔ یہ سن اٹھارہ سو ستاون

(۱۸۵۷) کے وقائع نویس ہوں یا دور جدید کے ''جرنلسٹ'' انھوں نے ہمیشہ قومی سلامتی، بقا اور آزادی کے لیے بھرپور کام کیا ہے۔ اردو صحافت کا دامن مولانا محمد علی جوہر کے جواہر پاروں، ابوالکلام آزاد کے فن پاروں، مولانا ظفر علی خان کے فکری نشتروں اور حمید نظامی کی سنجیدہ نگارشات سے مالا مال ہے۔

عبارت نمبر 11 (آزاد کشمیر بورڈ ۱۹۹۶)

ہمارے یہاں دینی مدارس کی کسمپرسی کی ایک بڑی وجہ دینی شعائر سے عوام و خواص کی اکثریت کی بے رغبتی اور ان مدارس سے حکومت کی عدم توجہی رہی ہے۔ محکمہ اوقاف کے قیام کے بعد بھی ان مدارس کو کوئی خاص فائدہ نہیں پہنچا۔ بعض دینی مدارس کو حکومت کی طرف سے گرانٹ دی جاتی ہے۔ لیکن یہ شکایت بھی ہے کہ اکثر مدارس اس گرانٹ کا صحیح استعمال نہیں کرتے۔ دینی مدارس کے نصاب تعلیم میں عصری تقاضوں کے مطابق تبدیلی کے بغیر تفاوت ختم نہیں کیا جا سکتا جو کالجوں، سکولوں کے تعلیم یافتہ نوجوانوں اور دینی مدارس کے طلبہ کے سماجی اور معاشرتی وقار کے علاوہ ان کی سوچ اور فکر میں بھی پایا جاتا ہے۔ اگرچہ یہ ایک طویل عمل ہے لیکن دینی مدارس کے وقار میں اضافے کے لیے اس کے بغیر چارۂ کار بھی نہیں۔

عبارت نمبر 12 (لاہور بورڈ ۱۹۹۶)

مسلمانوں کا نصب العین اسلام ہے۔ وہ اسلام نہیں، جس کا ڈنکا مطلق العنان بادشاہوں اور خود غرض امرا نے بجایا بلکہ وہ اسلام جس کا حامل قرآن مجید ہے جس نے صرف ان دیکھے خدا کے آگے سر جھکانا سکھایا، وہ اسلام جس کا نمونہ حضور اکرم خاتم النبیین محمد رسول اللہ ﷺ و خلفائے راشدین کے عہد میں مسلمانوں کی زندگیوں میں نظر آتا ہے۔

عبارت نمبر 13 (لاہور بورڈ ۱۹۹۳)

سرسید نے اپنی تصانیف کے ذریعے اپنے زمانے کے مصنفوں اور ادیبوں کو بہت سے خیالات دیے۔ ان کے ان فکری اور تنقیدی خیالات سے ان کا دور خاصہ متاثر ہوا۔ ان سے ان کے رفقائے خاص اثر پذیر نہیں ہوئے بلکہ وہ لوگ بھی متاثر ہوئے جو ان کے دائرے سے باہر بلکہ ان کے مخالف تھے۔ ان کی تحریک کے خلاف ردعمل بھی ہوا مگر یہ بھی سرسید کی فکری لہر کے سلسلہ عمل ہی کا فکری نتیجہ تھا۔ اس لیے یہ بھی انھیں کے حساب میں درج ہونا چاہیے۔ خالص ادب اور عام تصانیف دونوں نے ان سے کچھ سیکھا بلکہ بہت کچھ سیکھا اور بڑی بات یہ ہے کہ ادب میں جو کہنگی اور فرسودگی اور تعطل و جمود اور یک رُخا پن آ گیا تھا، اس کو سرسید کی زبردست تصنیفی سرگرمیوں نے بالکل دور کر دیا۔ انہوں نے ادب میں ایک نیا پن، ایک ہمہ گیری ایک مقصد، ایک سنجیدگی، ایک خاص قسم کی معقولیت پیدا کی، جس کے سبب اب ادب کو کوئی بے کاروں کا مشغلہ نہ کہہ سکتا تھا۔

علمِ قواعد: تعارف

''قواعد'' عربی زبان کے لفظ ''قاعدہ'' کی جمع ہے۔اس کے لفظی معنی ''نظم میں لانا'' اور ''ترتیب دینا'' ہیں۔ یہ زبان کے سیکھنے، بولنے اور درست استعمال کا علم ہے۔کسی زبان کے سیکھنے، بولنے اور درست استعمال کے اصول وضوابط اور قوانین کو ''قواعد'' کہا جاتا ہے۔قواعد کے لیے انگریزی زبان میں ''گرامر'' (Grammer) کا لفظ استعمال ہوتا ہے۔قواعد کا خیال رکھے بغیر زبان کا درست استعمال ممکن نہیں۔قواعد کی پابندی کرنے سے ہی کلام (بات) یا تحریر کو بامعنی اور خوب صورت بنایا جا سکتا ہے۔

علمِ ہجا

علمِ ہجا کا تعلق حروفِ تہجی اور املا سے ہے۔اردو زبان کی تحریری صورت میں یہ علم بنیادی حیثیت رکھتا ہے۔اس علم میں حروفِ تہجی کی تحریری صورت اور ان کی آوازوں، ان کی چھوٹی بڑی شکلوں اور اعراب کے متعلق وضاحت کی جاتی ہے۔اس علم کی مدد سے حروف کو جوڑ کر الفاظ بنانے اور ان کا صحیح تلفظ معلوم کرنے کا قرینہ سیکھا جاتا ہے۔

حرف

انسان کے منھ سے نکلنے والی ہر مفرد آواز کو کسی نہ کسی نشان یا علامت کی صورت میں ظاہر کیا جاتا ہے۔مفرد آوازوں کو لکھائی کی صورت میں ظاہر کرنے والی ہر علامت کو حرف کہا جاتا ہے۔حرف کی جمع ''حروف'' ہے۔

حروفِ تہجی

''تہجی'' کا مطلب ہے ''ہجے کرنا'' حروف کو ملا کر پڑھنے کو ''ہجے'' کہا جاتا ہے۔حروف ہی سے کسی لفظ کے ہجے کیے جاتے ہیں۔اس لیے انھیں ''حروفِ تہجی'' کہتے ہیں۔حروفِ تہجی کو حروفِ ابجد بھی کہا جاتا ہے۔انگریزی زبان میں انھیں ''Alphabets'' کہتے ہیں۔اردو زبان کے حروفِ تہجی کی تعداد 54 ہے۔اردو زبان کے حروفِ تہجی درج ذیل ہیں:

ا، آ، ب، بھ، پ، پھ، ت، تھ، ٹ، ٹھ، ث، ج، جھ، چ، چھ، ح، خ، د، دھ، ڈ، ڈھ، ذ، ر، رھ، ڑ، ڑھ، ز، ژ، س، ش، ص، ض، ط، ظ، ع، غ، ف، ق، ک، کھ، گ، گھ، ل، لھ، م، مھ، ن، نھ، و، ہ، ھ، ی، ے (54)

شمسی اور قمری حروف

1۔ حروفِ شمسی

عربی لفظ ''الشمس'' میں ''ش'' سے پہلے ''ال'' پڑھنے میں نہیں آتا۔اس لیے ''ش'' حرفِ شمسی ہے۔حروفِ شمسی سے مراد وہ عربی حروف ہیں جن سے پہلے ''ال'' لکھا جاتا ہے لیکن پڑھا نہیں جاتا۔جیسے السلام علیکم میں ''س'' سے پہلے ''ال'' نہیں پڑھا جاتا۔اسی طرح الرّحمان میں ''ر'' سے پہلے بھی ''ال'' پڑھنے میں نہیں آتا۔اس لیے ''س'' اور ''ر'' حروفِ شمسی ہیں۔الفاظ میں حروفِ شمسی سے پہلے ''ال'' پڑھنے میں نہیں آتا اور ''ال'' کے بعد والے حرف کو تشدید کے ساتھ پڑھا جاتا ہے۔حروفِ شمسی درج ذیل ہیں:

ت، ث، د، ذ، ر، ز، س، ش، ص، ض، ط، ظ، ل، ن، شمسی حروف ہیں۔ (تعداد: 14)

2۔ حروفِ قمری

حروفِ قمری سے مراد وہ عربی حروف ہیں جن سے پہلے ''ال'' لکھا جاتا ہے اور پڑھا بھی جاتا ہے۔عربی لفظ ''القمر'' میں ''ق'' سے پہلے ''اَل'' پڑھا جاتا ہے اس لیے ''ق'' قمری حرف ہے۔اسی طرح ''المالک'' میں ''م'' سے پہلے ''اَل'' پڑھنے میں

آتا ہے۔اس لیے ''م'' قمری حرف ہے۔اسی طرح نورالعین، عبدالقدیر اور بیت المال میں ع، ق اور م سے پہلے الف لام لکھا جاتا اور پڑھا بھی جاتا ہے۔اس لیے یہ قمری حروف ہیں۔قمری حروف درج ذیل ہیں:

ا، ب، ج، ح، خ، ع، غ، ف، ق، ک، م، و، ہ، ی قمری حروف ہیں۔ (تعداد: 14)

رسم الخط

رشید حسن خان کے مطابق ''رسمِ خط کسی زبان کو لکھنے کی معیاری صورت کا نام ہے۔'' ڈاکٹر فرمان فتح پوری کے نزدیک ''رسم الخط سے مراد وہ نقوش وعلامات ہیں جنھیں حروف کا نام دیا جاتا ہے اور جن کی مدد سے کسی زبان کی تحریری صورت متعین ہوتی ہے۔یوں بھی کہہ سکتے ہیں کہ زبان کی تحریری صورت کا نام رسم الخط ہے۔'' ڈاکٹر سہیل بخاری کے بقول: ''رسم الخط مختلف آوازوں کی تحریری علامتوں یعنی حروفِ ہجا کا ایک نظام ہے۔انسان جب زبان کی بنیادی آوازیں ایجاد کر چکا تو اسے اس بات کی ضرورت محسوس ہوئی کہ اس کی آوازوں کے سمعی روپ کو بصری روپ میں تبدیل کر کے اس کے خیالات غیر حاضر شخص تک نہ صرف صحت اور قطعیت سے پہنچائے جا سکیں بلکہ مستقبل میں ضرورت پڑنے کے لیے محفوظ بھی کیے جا سکیں، تاکہ جو بھی چاہے ان سے حسبِ ضرورت استفادہ کر سکے۔''

ماہرینِ لسانیات کی ان آرا سے اندازہ ہوتا ہے کہ رسم الخط سے مراد ایسی تحریری علامات ہیں جن کو زبان سے ادا کیا جاتا ہے اور وہ اظہار و بیان کا وسیلہ بن جاتی ہیں۔اردو زبان کے حروفِ تہجی میں فارسی اور عربی کے حروفِ تہجی شامل ہیں۔اس کے علاوہ ہندوستانی زبان کی چند آوازیں جیسے: ڈ، ٹ، بھ، تھ، جھ، ڈھ، وغیرہ کے حروف بھی شامل ہیں۔اس لیے اردو کا رسم الخط بھی فارسی رسم الخط کی مانند ہے۔

قواعد کے حصے

اردو زبان کے قواعد کے دو حصے ہیں:

1۔ صَرف 2۔ نحو

1 صَرف

قواعد کا وہ حصہ جس میں الفاظ کی خصوصیات پر بحث کی جاتی ہے۔مثلاً: یہ دیکھا جاتا ہے کہ لفظ کی بناوٹ (ساخت) کیا ہے۔یہ لفظ واحد ہے یا جمع، مذکر ہے یا مونث، اسم ہے یا فعل وغیرہ۔

2 نحو

نحو کا تعلق جملوں اور عبارتوں کے علم سے ہے۔نحو میں جملے کے اجزا، جملے میں الفاظ کی درست ترتیب، ان الفاظ کے باہمی تعلق اور جملے کی نوعیت پر بحث کی جاتی ہے۔

حرف

حرف وہ کلمہ ہے جو نہ کسی چیز، شخص یا جگہ کے نام کو ظاہر کرتا ہے اور نہ ہی کسی کام کے کرنے یا ہونے کو ظاہر کرتا ہے۔حرف اپنے الگ کوئی معنی نہیں رکھتا لیکن اس کے بغیر جملہ اپنا واضح اور مکمل مفہوم نہیں دے سکتا۔یہ مختلف کلموں کو آپس میں ملاتا اور ان کے درمیان ربط پیدا کرتا ہے۔جیسے:

امجد نے سہیل کو کتاب دی۔ جنوری میں شدید سردی پڑتی ہے۔

ان جملوں میں ''نے''، ''کو'' اور ''میں'' حروف ہیں۔اسی طرح پر، تک، سے، نے، کا وغیرہ بھی حروف ہیں۔

حروف کی اقسام

حروف کی بہت سی اقسام ہیں جن میں سے چند ایک درج ذیل ہیں:

1 حروفِ جار

وہ حروف جو جملے میں اسم، فعل، فاعل اور مفعول وغیرہ کو آپس میں ملا کر ربط پیدا کرتے ہیں۔ جیسے: میں، سے، تک، پر، اوپر، نیچے، آگے، پیچھے، اندر، باہر، پاس، درمیان، واسطے، لیے، کے لیے وغیرہ۔

صبح سے بارش ہو رہی ہے۔ طوطا درخت پر بیٹھا ہے۔

ان جملوں میں خط کشیدہ الفاظ حروفِ جار ہیں۔

2 حروفِ اضافت

وہ حروف جو اسموں کے درمیان تعلق پیدا کرتے ہیں۔ جیسے: کا، کی، کے، ہمارا، ہماری، ہمارے، تمھارا، تمھاری، تمھارے وغیرہ۔

یہ حمزہ کی نئی گاڑی ہے۔ تمھاری گھڑی کہاں ہے؟

ان جملوں میں خط کشیدہ الفاظ حروفِ اضافت ہیں۔

3 حروفِ عطف

وہ حروف جو دو اسموں، دو افعال یا جملے کے دو حصوں کو آپس میں ملاتے ہیں۔ جیسے: و، اور، پھر، یا، کر، کے، نیز وغیرہ۔

میں نے کتابیں اور کاپیاں خریدیں۔ وہ کھانا کھا کر آرام کرتا ہے۔

ان جملوں میں خط کشیدہ الفاظ حروفِ عطف ہیں۔

4 حروفِ استفہام

استفہام کا مطلب ہے "پوچھنا"۔ وہ حروف جو کچھ پوچھنے یا سوال کرنے کے موقع پر بولے جاتے ہیں، حروفِ استفہام کہلاتے ہیں۔ جیسے: کیا، کیوں، کب، کہاں، کون، کیسے، کس لیے، کس واسطے، کس کا، کس کے، کتنا، کتنے، کتنی، کس قدر، کس طرح وغیرہ۔

تم لاہور کب پہنچے؟ یہ کتاب کس کی ہے؟

5 حروفِ ندا/منادی حروف

حروفِ ندا کسی کو پکارنے، بلانے یا آواز دینے کے لیے استعمال ہوتے ہیں۔ جیسے: اے، اے جی، او جی، یا، ارے، ابے، او، اجی وغیرہ۔

یا اللہ! رحم فرما۔ ارے بھائی! بزرگوں کی نصیحت پر عمل کیا کریں۔

ان جملوں میں خط کشیدہ الفاظ حروفِ ندا یا منادی حروف ہیں۔ حرفِ ندا کے بعد آنے والے اسم کے بعد ساتھ ندائیہ (!) کی علامت لگائی جاتی ہے۔

6 حروفِ تشبیہ

وہ حروف جو ایک چیز کو کسی دوسری چیز جیسا ظاہر کرنے کے لیے استعمال ہوتے ہیں۔ جیسے: مانند، کی طرح، طرح، جیسا، سا، سی، جوں، صورت، مثل، ہو بہو، بعینہٖ وغیرہ۔

زندگی شمع کی صورت ہو خدایا میری۔ پانی برف کی طرح ٹھنڈا ہے۔

7 حروفِ تحسین

کسی چیز یا کام کی خوبی یا اچھائی پر تحسین و آفرین کے لیے استعمال ہونے والے حروف کو حروفِ تحسین کہتے ہیں۔ جیسے: خوب، شاباش، مرحبا، آفرین، سبحان اللہ، واہ وا، واہ، واہ رے، بہت خوب، زندہ باد، ماشاء اللہ، کیا کہنے وغیرہ۔

شاباش! تم میچ جیت گئے ہو۔ بہت خوب! کیا اچھی تقریر کی ہے۔

ان جملوں میں خط کشیدہ الفاظ حروفِ تحسین ہیں۔ حروفِ تحسین کے بعد فجائیہ (!) کی علامت آتی ہے۔

8 حروفِ نفرین

وہ حروف جو نفرت یا ملامت کا اظہار کرتے ہوئے لعنت اور پھٹکار کے لیے بولے جاتے ہیں۔ جیسے: لعنت، نفرین، تف، تھو تھو، اَخ تھو، دُر دُر، توبہ، استغفر اللہ، معاذ اللہ، لاحول ولاقوۃ وغیرہ۔

اَخ تھو انگور کھٹے ہیں۔ کمینوں کی گھٹیا سوچ پر لعنت۔

ان جملوں میں خط کشیدہ الفاظ حروفِ نفرین ہیں۔

9 حروفِ استدراک

وہ حروف جو کسی جملے میں آنے والے شبہ کو دور کر کے فہم ادراک پیدا کرتے ہیں۔ جیسے: لیکن، مگر، اگرچہ، ہاں، البتہ، اِلّا، سوائے، تاہم، ولے وغیرہ۔

بارش تو نہیں ہوئی البتہ بادل خوب گرجے۔ وہ اَن پڑھ ہے لیکن ہے بہت سمجھ دار۔

ان جملوں میں خط کشیدہ الفاظ حروفِ استدراک ہیں۔

10 حروفِ تاکید

وہ حروف جو جملے کے مفہوم میں تاکید، زور یا قطعیت پیدا کرنے کے لیے استعمال ہوں، حروفِ تاکید کہلاتے ہیں۔

جیسے: ضرور، بے شک، سراسر، ہرگز، بالکل، بلاشبہ، زنہار، مطلقاً، مطلق، سربسر، قطعاً، اصلاً، سرتاپا، ضرور بالضرور، کلھم، ہو بہو، سب کے سب، خود، کبھی، سبھی وغیرہ۔

اسے ضرور امتحان کی تیاری کرنی چاہیے۔ حاسد کو کبھی سکون نہیں ملتا۔

ان جملوں میں خط کشیدہ الفاظ حروفِ تاکید ہیں۔

11 حروفِ علت

علت کا مطلب ہے "وجہ" یا "سبب"۔ وہ حروف جو کسی بات یا کام کی وجہ یا علت کو ظاہر کریں، حروفِ علت کہلاتے ہیں۔ جیسے: کہ، کیوں کہ، تاکہ، اس لیے، سو، اس واسطے، پس، بنابریں، چناں چہ، بریں سبب، بایں سبب، بایں وجہ، لہٰذا وغیرہ۔

اس نے محنت کی تھی سو کامیاب ہو گیا۔ وہ بیمار تھا اس لیے سکول نہ جا سکا۔

ان جملوں میں خط کشیدہ الفاظ حروفِ علت ہیں۔

12 حروفِ مفاجات

مفاجات کے لغوی معنی ہیں "اچانک"۔ وہ حروف جو کسی کام کے اچانک واقع ہونے پر بولے جاتے ہیں، حروفِ مفاجات کہلاتے ہیں۔ جیسے: اچانک، ناگہاں، ناگاہ، دفعتاً، یکایک، یک بیک، یک بارگی، اتفاقاً وغیرہ۔

لوگ خرید و فروخت کر رہے تھے کہ اچانک دھماکا ہو گیا۔ یکایک بارش ہوئی اور موسم خوش گوار ہو گیا۔

ان جملوں میں خط کشیدہ الفاظ حروفِ مفاجات ہیں۔

13 حروفِ بیان

وہ حروف جو کسی بات کی وضاحت کے لیے جملے کے درمیان میں بولے جاتے ہیں۔ جملے میں حرفِ بیان سے پہلے والی بات کی وضاحت حرفِ بیان کے بعد والے حصے میں آتی ہے۔ جیسے:

استاد نے شاگرد سے کہا کہ سبق پڑھو۔ پنکھا چلا دو تا کہ سب کو ہوا لگے۔

ان جملوں میں خط کشیدہ الفاظ حروفِ بیان ہیں۔

کہ، تا کہ، مبادہ حروفِ بیان کی مثالیں ہیں۔

14 حروفِ تاسف

یہ حروف غم یا تکلیف کے موقع پر افسوس کے اظہار کے لیے بولے جاتے ہیں۔ جیسے: افسوس، صد افسوس، حیف، صد حیف، اُف، ہائے، ہائے اللہ، وائے وغیرہ۔

آہ! میرا ہمدرد رخصت ہو گیا۔ افسوس! محنت کے باوجود کامیاب نہ ہو سکا۔

ان جملوں میں خط کشیدہ الفاظ حروفِ تاسف ہیں۔ حروفِ تاسف کے بعد فجائیہ کی علامت (!) لگائی جاتی ہے۔

15 حروفِ ایجاب

وہ حروف جو کسی سوال کے جواب کے طور پر یا کسی بات کے اقرار کے طور پر بولے جاتے ہیں۔ جیسے: جی، جی ہاں، اچھا، بہت اچھا، درست، ٹھیک، بجا، بہتر، کیوں نہیں وغیرہ۔

جی ہاں! علی اسی کالج میں پڑھتا ہے۔ کیوں نہیں! ہمیں سب کا خیال رکھنا چاہیے۔

16 حروفِ نفی

انکار کے معنوں میں استعمال ہونے والے حروف، حروفِ نفی کہلاتے ہیں۔ جیسے: نہیں، نہ، مت، حاشا و کلا وغیرہ۔

جو مزا محنت کی کمائی میں ہے وہ حرام کی کمائی میں نہیں۔ مجھ سے پوچھے بغیر میدان میں مت جانا۔

ان جملوں میں خط کشیدہ الفاظ حروفِ نفی ہیں۔

مرکب / کلام

دو یا دو سے زیادہ بامعنی الفاظ کے مجموعے کو کلام یا مرکب کہتے ہیں۔ جیسے:

میری کتاب، نیک بچے، تین کتابیں، ادب و احترام، پاکستان ہمارا وطن ہے، امجد نے میچ جیت لیا۔

مرکب میں تمام الفاظ بامعنی ہوتے ہیں اور ان کا آپس میں ربط اور تعلق ہوتا ہے۔ الفاظ کی ترتیب اور ربط و تعلق سے مرکب یا جملہ مکمل اور واضح مفہوم دے گا۔

مرکب کی اقسام

مرکب یا کلام کی دو قسمیں ہیں:

1۔ مرکب تام 2۔ مرکب ناقص

1 مرکب تام

ایسا مرکب یا کلام جس کے پڑھنے یا سننے سے کہنے والے کا پورا مقصد اور بات سمجھ میں آ جائے، مرکب تام یا کلام تام کہلاتا ہے۔ جیسے:

مسلمان رمضان میں روزے رکھتے ہیں۔ قائدِ اعظم پاکستان کے بانی ہیں۔ کرکٹ میرا پسندیدہ کھیل ہے۔

مرکب تام کی اقسام

مرکب تام کی دو اقسام ہیں:

ا۔ جملہ انشائیہ ۲۔ جملہ خبریہ

1 جملہ انشائیہ

وہ جملہ جس سے کوئی خبر نہ ملے بلکہ اس میں کوئی کیفیت، خواہش، جذبہ، فعل امر، فعل نہی، سوال، تحسین، نفرین، تمنا، تاسف، دعا، تنبیہ، نصیحت یا ندا پائی جائے، جملہ انشائیہ کہلاتا ہے۔ جیسے:

1۔ جلدی کھانا کھاؤ۔ (فعل امر) 2۔ باغ میں کوئی نہ جائے۔ (فعل نہی) 3۔ اللہ تیری عمر دراز کرے۔ (دعا)

2 جملہ خبریہ

وہ جملہ جس میں کسی بات، واقعے یا حالت کی خبر دی جائے اور اس خبر میں سچ اور جھوٹ دونوں کا امکان ہو، جملہ خبریہ کہلاتا ہے۔

احمد کتاب پڑھتا ہے۔ زید کل لاہور جائے گا۔

ان سب جملوں میں کوئی خبر دی گئی ہے جو سچ بھی ہو سکتی ہے اور جھوٹ بھی، اس لیے یہ سب جملہ خبریہ کی مثالیں ہیں۔

جملہ خبریہ کی اقسام

جملہ خبریہ کی دو اقسام ہیں:

1۔ جملہ اسمیہ 2۔ جملہ فعلیہ

(الف) جملہ اسمیہ

وہ جملہ جس میں مسند الیہ (مبتدا) اور مسند (خبر) دونوں اسم ہوں، جملہ اسمیہ کہلاتا ہے۔ جیسے

احمد ذہین ہے۔ اسلام آباد شہر خوب صورت ہے۔

جملہ اسمیہ کے اجزا:-

جملہ اسمیہ کے چار اجزا ہوتے ہیں۔

1۔ اسم (مسند الیہ / مبتدا) 2۔ خبر 3۔ متعلق خبر / متعلق مبتدا 4۔ فعل ناقص

1۔ **اسم (مسند الیہ / مبتدا):** وہ شخص، چیز یا جگہ جس کے بارے میں کچھ بتایا جائے۔

2۔ **خبر:** کسی شخص، چیز یا جگہ کے بارے میں جو کچھ بتایا جائے، خبر کہلاتا ہے۔

3۔ **متعلق خبر / متعلق مبتدا:** جملے میں وہ الفاظ جو خبر یا مبتدا کے متعلق ہوں اور ان میں کسی خصوصیت کا رنگ پیدا کرتے ہوں۔

4۔ **فعل ناقص:** وہ فعل جس سے کسی شخص چیز یا جگہ کا کسی حالت یا کیفیت میں ہونا ظاہر ہو، فعل ناقص کہلاتا ہے۔

(ب) جملہ فعلیہ

وہ جملہ جو کم از کم ایک فعل اور ایک فاعل سے مل کر بنا ہو، جملہ فعلیہ کہلاتا ہے۔ اس میں فاعل مسند الیہ اور فعل مسند ہوتا ہے۔ جیسے: احمد نے خط لکھا۔ جاوید سو رہا ہے۔

ان جملوں میں احمد اور جاوید مسند الیہ یا مبتدا ہیں جو کہ فاعل ہیں اور "خط لکھا" اور "سو رہا ہے" مسند یا خبر ہیں جو کہ فعل ہیں۔ لہٰذا یہ دونوں جملہ فعلیہ کی مثالیں ہیں۔

جملہ فعلیہ کے اجزا:

جملہ فعلیہ کے مندرجہ ذیل چار اجزا ہیں:

1۔ فاعل　2۔ فعل　3۔ مفعول　4۔ متعلق فعل

1۔ فاعل:۔ ایسا کلمہ جو کام کرنے والے کو ظاہر کرے، فاعل کہلاتا ہے

2۔ فعل:۔ ایسا کلمہ جس سے کسی کام کا کرنا، ہونا یا سہنا ظاہر ہو فعل کہلاتا ہے۔

3۔ مفعول:۔ وہ شخص یا چیز جس پر کوئی فعل (کام) واقع ہوا ہو، مفعول کہلاتا ہے۔

4۔ متعلق فعل:۔ وہ الفاظ جو فعلیہ جملے میں فعل کے معنوں کی وضاحت کے لیے استعمال ہوں، متعلق فعل کہلاتے ہیں۔

② مرکب ناقص

مرکب ناقص ایسا مرکب ہے، جس کے پڑھنے یا سننے سے پورا مطلب سمجھ میں نہیں آتا۔ جیسے:

تیز گھوڑا۔　نیک آدمی،　رات اور دن،　چالاک بھیڑیا

مرکب ناقص کی اقسام

مرکب ناقص کی بہت سی قسمیں ہیں۔ مثلاً: مرکب اضافی، مرکب توصیفی، مرکب عطفی، مرکب عددی، مرکب جاری، مرکب اشاری، مرکب ندائیہ، مرکب تاکیدی، مرکب تابع مہمل، مرکب تابع موضوع، مرکب بیانی وغیرہ۔

① مرکب اضافی

وہ مرکب جو مضاف الیہ، حرفِ اضافت (کا، کی، کے) اور مضاف سے مل کر بنے، مرکب اضافی کہلاتا ہے۔ جیسے:

خدا کا بندہ　حامد کی کتاب　نیکی کا راستہ

فارسی میں حروفِ اضافت (کا، کے، کی) کی جگہ اضافتِ کسرہ (ِ) یا ہمزہ (ء) آتا ہے۔ جیسے: صاحبِ خانہ، نظریۂ پاکستان

② مرکب توصیفی

اسمِ صفت اور موصوف سے مل کر بننے والے مرکب کو مرکبِ توصیفی کہتے ہیں۔ جیسے: نیک آدمی، اونچا درخت مرکب توصیفی میں صفت پہلے اور موصوف بعد میں آتا ہے، فارسی مرکبات میں اردو کے برعکس موصوف پہلے اور صفت بعد میں آتی ہے۔ جیسے: مردِ میدان، بچۂ معصوم وغیرہ۔

③ مرکب عطفی

وہ مرکب جو معطوف الیہ، حرفِ عطف (واو) اور معطوف سے مل کر بنے، مرکبِ عطفی کہلاتا ہے۔ جیسے:

شام و سحر،　دن اور رات

حرفِ عطف سے پہلے آنے والے کلمے کو معطوف الیہ اور حرفِ عطف کے بعد آنے والے والے کلمے کو معطوف کہتے ہیں۔ جیسے اوپر کی مثالوں میں ''شام'' اور ''دن'' معطوف الیہ، ''و'' اور ''اور'' حروفِ عطف اور ''سحر'' اور ''رات'' معطوف ہیں۔

④ مرکب عددی

وہ مرکب جو کسی اسم کی تعداد یا گنتی کو ظاہر کرے، مرکب عددی کہلاتا ہے۔ یعنی اسم عدد اور معدود کے مجموعہ کو مرکب عددی کہتے ہیں۔ جیسے:　دس لڑکے　پانچ کرسیاں　تین درخت

ان مثالوں میں دس، پانچ اور تین اسمِ عدد ہیں جب کہ لڑکے، کرسیاں اور درخت اسمِ معدود ہیں۔

علمِ بیان

علمِ بیان سے مراد ایسا علم ہے، جس کے قواعد و ضوابط جاننے سے ایک ہی بات یا مضمون کو کئی طریقوں سے بیان کیا جاسکتا ہے۔ جس سے کلام میں رعنائی، دل کشی، جوش اور تاثیر پیدا ہوتی ہے۔ میر انیس کا یہ مصرع علم بیان کی وضاحت کے لیے کافی ہے۔

اک پھول کا مضموں ہو تو سو رنگ سے باندھوں

علمِ بیان، تشبیہ، استعارہ، مجازِ مرسل اور کنایہ پر مشتمل ہے۔ چوں کہ سالِ اول کے نصاب میں صرف تشبیہ اور استعارہ ہی شامل ہیں لہٰذا ذیل میں انھیں کو زیرِ بحث لایا جائے گا۔

تشبیہ:

تشبیہ عربی زبان کا لفظ ہے۔ جس کا مطلب مشابہت پیدا کرنا یا ایک چیز کو دوسری چیز کے مانند قرار دینا ہے۔

تعریف:

علمِ بیان کی اصطلاح میں جب ایک چیز کو کسی مشترک خوبی کی بنا پر کسی دوسری چیز کی مانند قرار دیا جائے تو اسے تشبیہ کہتے ہیں۔

وضاحت: تشبیہ کے لیے یہ لازمی شرط ہے کہ جس چیز سے تشبیہ دی جائے اُس میں وہ خوبی مسلمہ طور پر زیادہ ہو۔ اگر دونوں چیزوں میں یکساں نوعیت کی خوبی پائی جائے تو اسے تشبیہ نہیں بلکہ تشابہ کہیں گے۔ مثالیں ملاحظہ کیجیے۔

۱۔ اِس چشمے کا پانی برف کی مانند ٹھنڈا ہے۔　(تشبیہ)

۲۔ اس چشمے کا پانی اُس چشمے کی مانند ٹھنڈا ہے۔　(تشابہ)

۳۔ شازیہ پھول کی مانند ہے۔　(تشبیہ)

۴۔ شازیہ، ناہید کی مانند ہے۔　(تشابہ)

برف کی ٹھنڈک اور پھول کی خوب صورتی کو تو سبھی تسلیم کرتے ہیں، جب کہ کسی عام چشمے کے پانی کی ٹھنڈک یا کسی عام لڑکی کے حسن و جمال کا یقین سب کو نہیں ہوتا۔

ارکانِ تشبیہ

تشبیہ کے مندرجہ ذیل چار ارکان ہیں۔

۱۔ مُشبہ (Mushabbah)　جس چیز کو تشبیہ دی جائے، اُسے مشبہ کہتے ہیں۔

۲۔ مُشبہ بہٖ (Mushabbah behi)　جس چیز سے تشبیہ دی جائے اسے مشبہ بہٖ کہتے ہیں۔

نوٹ:　مشبہ اور مشبہ بہٖ کو طرفینِ تشبیہ بھی کہتے ہیں۔

۳۔ وجہِ تشبیہ / وجہِ شبہ:　وہ مشترک خوبی جو مشبہ اور مشبہ بہٖ میں پائی جائے، وجہ تشبیہ یا وجہ شبہ کہلاتی ہے۔

نوٹ: مشبہ اور مشبہ بہٖ میں پائی جانے والی خوبیاں ایک سے زیادہ بھی ہوسکتی ہیں۔

مثلاً: جب ہم یہ کہتے ہیں کہ ''اُس کا چہرہ پھول کی مانند ہے'' تو اس میں رنگ، خوب صورتی، نزاکت اور تازگی چار چیزیں مشترک یعنی وجہ شبہ ہیں۔

۴۔ حروفِ تشبیہ / اداتِ تشبیہ: وہ حروف جو تشبیہ دینے کے لیے استعمال کیے جائیں، حروفِ تشبیہ یا اداتِ تشبیہ کہلاتے ہیں۔ چند مشہور حروفِ تشبیہ مندرجہ ذیل ہیں:

جیسا، جیسے، جیسی، ایسا، ایسے، ایسی، مثل، مانند، طرح، سا، سے، سی، کہ، گویا، جوں، کا سا، کے سے، کی سی، یوں آسا، مثال، شکل، برنگ وغیرہ۔

نثری مثالیں اور ارکانِ تشبیہ کا جائزہ

۱۔ بچے کے رخسار ریشم کی طرح نرم و ملائم ہیں۔ ۲۔ دلہن تو چودہویں کے چاند کی مانند حسین ہے۔
۳۔ اس چشمے کا پانی شہد کی طرح میٹھا ہے۔

نمبر شمار	مشبہ	مشبہ بہ	حرفِ تشبیہ	وجہِ تشبیہ
۱۔	رخسار	ریشم	کی طرح	نرمی و ملائمت
۲۔	دلہن	چاند	کی مانند	حسن
۳۔	پانی	شہد	کی طرح	مٹھاس

شعری مثالیں اور ارکانِ تشبیہ کا جائزہ

۱۔ نازکی اس کے لب کی کیا کہیے — پنکھڑی اک گلاب کی سی ہے
۲۔ جگنو کی روشنی ہے کاشانۂ چمن میں — یا شمع جل رہی ہے پھولوں کی انجمن میں
۳۔ شام ہی سے بجھا سا رہتا ہے — دل ہے گویا چراغ مفلس کا
۴۔ شمع کی مانند ہم اس بزم میں — چشمِ تر آئے تھے دامن تر چلے
۵۔ زندگی ہے یا کوئی طوفان ہے — ہم تو اس جینے کے ہاتھوں مر چلے
۶۔ خوب صورت ستارہ آنکھوں سے — زندگی کا نصیب چمکا ہے

نمبر شمار	مشبہ	مشبہ بہ	حرفِ تشبیہ	وجہِ تشبیہ
۱۔	لب	گلاب کی پنکھڑی	کی سی	نزاکت
۲۔	جگنو	شمع	یا	روشنی
۳۔	دل	چراغ	گویا	بجھا، بجھا رہنا
۴۔	انسان	شمع	مانند	رونا
۵۔	زندگی	طوفان	یا	طوفانی کیفیت
۶۔	آنکھیں	ستارہ	×	چمک

کثیر الانتخابی سوالات

☆ ہر سوال کے چار ممکنہ جوابات دیے گئے ہیں، صحیح جواب کا انتخاب کریں۔

۱۔ تشبیہ کا لفظ .... سے نکلا ہے۔
(الف) مشبہ (ب) شبہ (ج) مشبہ بہ (د) وجہ شبہ (ب)

۲۔ شبہ کے کیا معنی ہیں۔
(الف) مترادف (ب) متضاد (ج) مماثلت (د) ہم معنی (ج)

۳۔ تشبیہ کے اصطلاحی معنی ہیں۔
(الف) ایک چیز کو دوسری چیز کے متضاد قرار دینا (ب) ایک چیز کو دوسری چیز کے مانند قرار دینا (ب)
(ج) ایک چیز کو دوسری چیز کے مترادف قرار دینا (د) ایک چیز کو دوسری چیز کے ہم معنی قرار دینا

۴۔ علم بیان کی رو سے تشبیہ سے مراد ہے:
(الف) مترادف الفاظ کا مجموعہ (ب) متضاد الفاظ کا مجموعہ (ج)
(ج) کسی چیز کو کسی مشترک خوبی کی بنا پر دوسری چیز کے مانند قرار دینا (د) الفاظ کو مجازی معنوں میں استعمال کرنا

۵۔ ارکان تشبیہ کتنے ہیں؟
(الف) دو (ب) تین (ج) چار (د) پانچ (ج)

۶۔ مشبہ کسے کہتے ہیں۔؟
(الف) وہ شے جس سے تشبیہ دی جائے (ب) وہ شے جس کو تشبیہ دی جائے
(ج) وہ جملہ جس میں وجہ شبہ ہو (د) وہ جملہ جس میں غرض تشبیہ پائی جائے (ب)

۷۔ وہ شے جس کو تشبیہ دی جائے۔
(الف) وجہ مشبہ کہتے ہیں (ب) غرض تشبیہ کہتے ہیں (ج) مشبہ کہتے ہیں (د) وجہ شبہ کہتے ہیں (ج)

۸۔ مشبہ بہ کہتے ہیں۔
(الف) وہ شے جس کو تشبیہ دی جائے (ب) وہ شے جس سے تشبیہ دی جائے
(ج) جس مقصد کے لیے تشبیہ دی جائے (د) خوبصورتی کو واضح کرنے کے لیے تشبیہ دی جائے (ب)

۹۔ وہ شے جس سے تشبیہ دی جائے۔
(الف) وجہ شبہ کہتے ہیں (ب) غرض تشبیہ کہتے ہیں (ج) مشبہ کہتے ہیں (د) مشبہ بہ کہتے ہیں (د)

۱۰۔ وہ مشترک خصوصیت یا صفت جو مشبہ اور مشبہ بہ میں پائی جائے۔
(الف) مشبہ کہتے ہیں (ب) مشبہ بہ کہتے ہیں (ج) وجہ شبہ کہتے ہیں (د) غرض تشبیہ کہتے ہیں (ج)

۱۱۔ جس مقصد کے لیے تشبیہ دی جائے۔
(الف) مشبہ کہتے ہیں (ب) مشبہ بہ کہتے ہیں (ج) وجہ شبہ کہتے ہیں (د) غرض تشبیہ کہتے ہیں (د)

۱۲۔ حروف تشبیہ کسے کہتے ہیں
(الف) جس مقصد کے لیے تشبیہ دی جائے (ب) وہ حروف جو تشبیہ دینے کے لیے استعمال ہوں
(ج) جس شے سے تشبیہ دی جائے (د) جس شے کو تشبیہ دی جائے (ب)

۱۳۔ جو حروف تشبیہ دینے کے لیے استعمال ہوں انھیں کیا کہتے ہیں۔
(الف) مشبہ (ب) مشبہ بہ (ج) حروفِ تشبیہ (د) وجہ شبہ (ج)

۱۴۔ حرفِ تشبیہ ہے:
(الف) تم (ب) ہم (ج) مانند (د) اور (ج)

۱۵۔ حروف تشبیہ کا دوسرا نام کیا ہے؟
(الف) مشبہ (ب) اداتِ تشبیہ (ج) مشبہ بہ (د) غرض تشبیہ (ب)

۱۶۔ تشبیہ ہے:
(الف) چاند چہرہ (ب) شیر کی طرح بہادر (ج) غالب (د) آتش نمرود (ب)

۱۷۔ ''رخسار پھول کی مانند ہے'' اس جملہ میں مشبہ کیا ہے۔
(الف) پھول (ب) رخسار (ج) کی (د) مانند (ب)

۱۸۔ سابقہ جملہ میں مشبہ بہ کیا ہے؟
(الف) پھول (ب) رخسار (ج) کی (د) مانند (الف)

۱۹۔ سابقہ جملہ میں حرف تشبیہ کیا ہے؟

(الف) پھول (ب) رخسار (ج) کی (د) مانند (د)

۲۰۔ طرفین تشبیہ کسے کہتے ہیں۔

(الف) مشبہ اور وجہ شبہ کو (ب) مشبہ بہ اور غرض تشبیہ کو (ج) مشبہ اور مشبہ بہ کو (د) حرف تشبیہ اور مشبہ بہ کو (ج)

۲۱۔ ''بلی کی کھال ریشم کی طرح نرم وملائم ہے'' اس میں ''کھال'' ہے: (بہاول پور بورڈ 2013ء)

(الف) مشبہ بہ (ب) مشبہ (ج) وجہ تشبیہ (د) حرف تشبیہ (ب)

پنجاب کے تمام تعلیمی بورڈز میں پوچھے گئے کثیر الانتخابی سوالات

1۔ تشبیہ اکلا ہے لفظ (ساہیوال بورڈ، 2015ء، سرگودھا بورڈ 2023-2018)(ساہی وال 2014)

(الف) مشبہ سے (ب) شبہ سے (ج) مشبہ بہ سے (د) وجہ شبہ سے (ب)

2۔ تشبیہ کا لغوی مطلب ہے (بہاول پور 2014، آزاد کشمیر 2014، ڈیرہ غازی خان 2014، ملتان بورڈ 2023-2015، بہاول پور بورڈ 18، راولپنڈی بورڈ 2022)

(الف) مستعار لینا (ب) تعریف کرنا (ج) ایک جیسا (د) ہم شکل ہونا (ج)

3۔ تشبیہ میں کسی چیز کو دوسری چیز کی مانند قرار دیا جاتا ہے (ساہیوال بورڈ، 2013ء)

(الف) حرف کی بنا پر (ب) معنی کی بنا پر (ج) غرض کی بنا پر (د) صفت کی بنا پر (د)

4۔ تشبیہ دینے کی وجہ ہوتی ہے (فیصل آباد بورڈ، 2013ء)(سرگودھا بورڈ 2022)

(الف) مشترک خوبی (ب) متضاد خوبی (ج) الگ الگ خوبی (د) ادھار لینا (الف)

5۔ جس شخص یا چیز کو تشبیہ دی جائے وہ کہلاتا ہے۔ (ملتان بورڈ 15، 2014، سرگودھا بورڈ 16، ساہی وال 17، ملتان، ساہی وال، ڈیرہ غازی خان 18، راولپنڈی بورڈ 2022)(آزاد جموں کشمیر 2022)(ساہیوال بورڈ 2023)

(الف) مشبہ (ب) مشبہ بہ (ج) وجہ شبہ (د) حرف تشبیہ (الف)

6۔ ایک چیز کو دوسری چیز کی مانند قرار دینا کہلاتا ہے (فیصل آباد بورڈ، 2015)(راولپنڈی بورڈ 2023)

(الف) استعارہ (ب) تلمیح (ج) تشبیہ (د) کوئی بھی نہیں (ج)

7۔ تشبیہ کی بنیاد ہوتی ہے (لاہور بورڈ 2013، بہاول پور بورڈ 2015)(آزاد جموں کشمیر 2022)

(الف) مجاز (ب) حقیقت (ج) ظاہریت (د) داخلیت (ب)

8۔ تشبیہ کے ارکان کی تعداد ہوتی ہے۔ (ڈیرہ غازی خان 2014، فیصل آباد 2014، لاہور 15-2014، ملتان 2013، سرگودھا 15-2013، ساہیوال بورڈ 2015، فیصل آباد بورڈ 16، لاہور بورڈ 17، راولپنڈی بورڈ 18)(فیصل آباد، ساہی وال بورڈ، راولپنڈی بورڈ 2019، ڈیرہ غازی خان بورڈ 2022)(سرگودھا بورڈ، بہاول پور بورڈ 2023)

(الف) تین (ب) چار (ج) پانچ (د) چھ (ب)

9۔ طرفین تشبیہ کہتے ہیں (بہاول پور، لاہور بورڈ، 2015)(ڈیرہ غازی خان بورڈ 2016، ساہی وال بورڈ 2017، ڈیرہ غازی خان، بہاول پور بورڈ 2019)(لاہور بورڈ 2022)(ساہیوال بورڈ 2023)

(الف) مشبہ اور وجہ شبہ کو (ب) مشبہ اور غرض تشبیہ کو (ج) مشبہ اور مشبہ بہ کو (د) حرف تشبیہ اور مشبہ کو (ج)

10۔ وہ مشترک صفت جو مشبہ اور مشبہ بہ میں پائی جائے کہلاتی ہے (گوجرانوالہ بورڈ 2015، آزاد کشمیر 2014)(فیصل آباد، گوجرانوالہ بورڈ 2014)(ڈی جی خان بورڈ 2023)

(الف) وجہ شبہ (ب) غرض شبہ (ج) حرف شبہ (د) طرفین تشبیہ (الف)

11۔ مشبہ اور مشبہ بہ کو کہتے ہیں۔ (راولپنڈی بورڈ 17، 2013، فیصل آباد بورڈ 2014، لاہور بورڈ 2014، ڈیرہ غازی خان بورڈ 18، 17، 15-2014، بہاول پور 17، 18، گوجرانوالہ 18، ملتان، فی بورڈ 18)(ساہی وال، سرگودھا، راولپنڈی، بہاول پور بورڈ 2019، 2022، ملتان بورڈ 2022)

(الف) مابین تشبیہ (ب) حسن تشبیہ (ج) طرفین تشبیہ (د) قطبین تشبیہ (ج)

12۔ تشبیہ کی نشاندہی کریں (فیصل آباد بورڈ، 2013، ملتان، راولپنڈی بورڈ۔17)(گوجرانوالہ بورڈ 2023)

(الف) میرا شہر آیا (ب) آبِ حیات (ج) اگر نظر (د) دودھ جیسی رنگت (د)

13۔ ایک چیز کو کسی مشترک صفت کی بنا پر دوسری چیز کی مانند قرار دینے کو کہتے ہیں۔ (لاہور بورڈ 18، 2013، راولپنڈی بورڈ 2013، بہاول پور بورڈ 15-14-2013، ڈیرہ غازی خان بورڈ 2015، 18، ملتان بورڈ 13، 15)

(الف) استعارہ (ب) تلمیح (ج) تشبیہ (د) مجاز مرسل (ج)

14۔ حروف تشبیہ کون سا لفظ ہے (ساہیوال بورڈ 2013، ملتان بورڈ 16، فیصل آباد، سرگودھا بورڈ 17)

(الف) شمع (ب) مانند (ج) بزم (د) چشم تر (ب)

15۔ اس میں تشبیہ ہے (ساہیوال بورڈ 2014، سرگودھا بورڈ 2013)

(الف) میرا چاند (ب) شیر کی طرح بہادر (ج) غالب (د) آتش نمرود (ب)

16۔ جوں، جیسا، مانند۔۔۔۔۔۔ کہلاتے ہیں (بہاول پور، لاہور بورڈ 2013، راولپنڈی بورڈ 16، فیصل آباد بورڈ 17، ساہی وال 18)(ڈیرہ غازی خان بورڈ 2019)(فیصل آباد بورڈ 2022)

(الف) مشبہ (ب) مشبہ بہ (ج) حرف تشبیہ (د) مجاز مرسل (ج)

17۔ ادات تشبیہ کہتے ہیں۔ (لاہور بورڈ 2014، فیصل آباد 2015)(ساہی وال بورڈ 2016، لاہور بورڈ 2019)

(الف) حروف تشبیہ (ب) مشبہ (ج) مشبہ بہ (د) طرفین تشبیہ (الف)

18۔ تشبیہ ہے (راولپنڈی بورڈ 2013، لاہور بورڈ 2015، گوجرانوالہ 16)(گوجرانوالہ بورڈ 2019)

(الف) چاہ یوسف (ب) میر (ج) شیر کی طرح (د) چاند چہرہ (ج)

19۔ تشبیہ کی نشاندہی کریں (راولپنڈی بورڈ 2013، ڈیرہ غازی خان بورڈ 2015)

(الف) ابن مریم (ب) سرو جیسا قد (ج) شہر میں اک چراغ تھا نہ رہا (د) آبِ حیات (ب)

20۔ جس چیز سے تشبیہ دی جائے (راولپنڈی بورڈ 2014، فیصل آباد، بہاول پور بورڈ 2015، سرگودھا بورڈ 16)

(الف) مشبہ (ب) مشبہ بہ (ج) استعارہ (د) وجہ شبہ (ب)

21۔ تشبیہ کے لیے لازم ہے (گوجرانوالہ بورڈ 2013، ڈیرہ غازی خان بورڈ 16)

(الف) مشترک آواز (ب) مشترک صفت (ج) تلمیح (د) وجہ شبہ (ب)

22۔ کسی شخص کی خوب صورتی یا دلیری وغیرہ کو بیان کرنا کہلاتا ہے (آزاد کشمیر بورڈ 2014)(ساہی وال بورڈ 2018)

(الف) وجہ شبہ (ب) مستعار لہ (ج) غرض تشبیہ (د) مستعار منہ (ج)

23۔ تشبیہ ہے (گوجرانوالہ بورڈ 17، 2015)(ڈیرہ غازی خان بورڈ 2019)

(الف) موتیوں جیسے دانت (ب) ابر باراں (ج) سیاہ آنکھیں (د) میر (الف)

24۔ وہ بنیادی خصوصیت جو مشبہ اور مشبہ بہ میں مشترک ہو کہلاتی ہے (لاہور بورڈ 2015)(بہاول پور بورڈ 2023)

(الف) طرفین تشبیہ (ب) وجہ جامع (ج) وجہ شبہ (د) غرض تشبیہ (ج)

25۔ حروف تشبیہ ہیں (بہاول پور بورڈ 2015)(فیصل آباد بورڈ 2019، ملتان بورڈ 2015)(سرگودھا بورڈ 2023)

(الف) مانند، طرح (ب) تم (ج) شیر دل (د) غرض تشبیہ (الف)

26۔ حرف تشبیہ استعمال ہوتا ہے (ملتان بورڈ 2015)

(الف) تشبیہ میں (ب) استعارہ میں (ج) تلمیح میں (د) کسی میں بھی نہیں (الف)

27۔ مشبہ کسے کہتے ہیں۔ (راولپنڈی بورڈ 2015)

(الف) وہ جملہ جس میں غرض تشبیہ ہو (ب) وہ جملہ جس میں وجہ شبہ ہو

(ج) وہ شے جس کو تشبیہ دی جائے (د) وہ شے جس سے تشبیہ دی جائے (ج)

28۔ تشبیہ کی نشاندہی کریں۔ (ساہیوال بورڈ 2015)

(الف) میرا شیر آیا (ب) آبِ حیات (ج) دودھ جیسی رنگت (د) کی مانند (ج)

29۔ تشبیہ کس بنیاد پر دی جاتی ہے۔(سرگودھابورڈ2015)
(الف) مبالغہ (ب) مشترک صفت (ج) جھوٹ (د) فریب (ب)

30۔ دلہن چاند کی طرح خوب صورت ہے۔ میں مشبہ ہے۔(ساہیوال بورڈ2015، راولپنڈی16، ملتان بورڈ17)
(الف) چاند (ب) خوب صورت (ج) دلہن (د) طرح (ج)

31۔ "بچہ چاند کی طرح ہے "اس میں "طرح" کیا ہے۔(ساہیوال بورڈ2014)
(الف) حرف تشبیہ (ب) وجہ جامع (ج) مشبہ (د) مشبہ بہ (الف)

32۔ "رخسار پھول کے مانند ہے" یہ جملہ علم بیان کی رُو سے کیا ہے۔(لاہور بورڈ2013، آزاد کشمیر بورڈ2017)
(الف) تلمیح (ب) تشبیہ (ج) استعارہ (د) مجازمرسل (ب)

33۔ "تیری زلفیں ہیں کہ ناگن "حرف تشبیہ کیا ہے(لاہور بورڈ، 2014,16)
(الف) زلفیں (ب) کہ (ج) ناگن (د) محبوب (ب)

34۔ "بچہ پھول جیسا ہے "میں بچہ کیا ہے(سرگودھابورڈ 2013,17، ملتان بورڈ16)(بہاولپور، سرگودھا، فیصل آباد بورڈز2018، لاہور بورڈ2019)
(الف) حروف تشبیہ (ب) مشبہ (ج) مشبہ بہ (د) طرفین تشبیہ (ب)

35۔ "چشمے کا پانی برف کی طرح ٹھنڈا ہے "اس میں غرض تشبیہ ہے(راولپنڈی بورڈ2015، ڈیرہ غازی خان2017)
(الف) برف کا بیان (ب) چشمہ کا بیان (ج) ٹھنڈک کا بیان (د) کی طرح (ج)

36۔ اس کنویں کا پانی شہد کی طرح میٹھا ہے(ملتان بورڈ2015)
(الف) تشبیہ ہے (ب) استعارہ ہے (ج) تلمیح ہے (د) کچھ بھی نہیں ہے (الف)

37۔ "شبیر فرشتوں کی طرح معصوم ہے "اس جملے میں وجہ شبہ ہے(ملتان بورڈ2014)
(الف) شبیر (ب) فرشتے (ج) طرح (د) معصومیت (د)

38۔ "رخسار پھول کی مانند ہے "اس جملے میں مشبہ بہ ہے(ملتان بورڈ2014)
(الف) پھول (ب) رخسار (ج) کی (د) مانند (الف)

39۔ اس کے دانت موتیوں کی طرح چمک رہے ہیں۔اس میں موتی کیا ہے(گوجرانوالہ بورڈ2013)
(الف) مشبہ (ب) مشبہ بہ (ج) وجہ جامع (د) وجہ شبہ (ب)

40۔ "وہ چاند کی طرح خوب صورت ہے"(گوجرانوالہ بورڈ2013)
(الف) تشبیہ (ب) استعارہ (ج) تلمیح (د) کوئی بھی نہیں (الف)

41۔ "بچہ پھول کی طرح ہے "میں" کی طرح" کیا ہے(گوجرانولہ بورڈ2015)
(الف) حرفِ تشبیہ (ب) غرضِ تشبیہ (ج) تشبیہ (د) نازک (الف)

42۔ "حبیب شیر کی طرح بہادر ہے "میں وجہ شبہ ہے(ساہیوال بورڈ، 2015)(گوجرانوالہ بورڈ2018،)
(الف) حبیب (ب) شیر (ج) کی طرح (د) بہادری (د)

43۔ "بس میں لٹک رہا تھا کوئی ہار کی طرح "اس مصرعے میں:(فیصل آباد بورڈ2015)(ساہیوال بورڈ2023)
(الف) تخلص ہے (ب) تشبیہ ہے (ج) تلمیح ہے (د) استعارہ ہے (ب)

44۔ بزم عدو میں صورت پروانہ دل مرا گو رشک سے جلا ترے قربان تو گیا۔اس میں تشبیہ ہے(سرگودھابورڈ16، 2015، بہاولپور بورڈ2022)
(الف) رشک سے جلا (ب) صورتِ پروانہ دل مرا (ج) رشک سے قربان گیا (د) بزم عدو میں رشک (ب)

45۔ ہستی اپنی حباب کی سی ہے یہ نمائش سراب کی سی ہے، اس شعر میں کون سی اصطلاح استعمال ہوتی ہے(راولپنڈی بورڈ2015)
(الف) استعارہ (ب) تشبیہ (ج) تلمیح (د) محاورہ (ب)

46۔ قائداعظم روشن ستارے کے مانند بھٹکی ہوئی قوم کے رہبر بنے۔اس میں ہے۔(گوجرانوالہ بورڈ2013)
(الف) تشبیہ (ب) استعارہ (ج) تلمیح (د) کوئی بھی نہیں (الف)

47۔ زندگی ہے یا کوئی طوفان ہے ہم تو اس جینے کے ہاتھوں مر چلے علم بیاں کی کون سی قسم اس شعر میں نظر آتی ہے۔(آزاد کشمیر بورڈ2014، سرگودھابورڈ2016)
(الف) تشبیہ (ب) استعارہ (ج) تلمیح (د) کنایہ (الف)

48۔ یہ حالت قامتِ خمیدہ جیسے شجرِ خزاں رسیدہ۔اس شعر میں لفظ جیسے ہے(آزاد کشمیر بورڈ2014)(بہاول پور بورڈ2023)
(الف) اداتِ تشبیہ (ب) مشبہ (ج) مشبہ بہ (د) غرض تشبیہ (الف)

49۔ بات جیسے صدائے خندہ گل ------ چال جیسے خرام ابر بہار۔ یہ شعر علم بیان کی کس قسم کو ظاہر کر رہا ہے۔(لاہور بورڈ2014)
(الف) تلمیح (ب) تشبیہ (ج) استعارہ (د) مجازمرسل (ب)

50۔ شام ہی سے بجھا سا رہتا ہے ------ دل ہے گویا چراغ مفلس کا، اس شعر میں تشبیہ دی گئی ہے۔(لاہور بورڈ2013)
(الف) شام بجھنے سے (ب) دل کو چراغ سے (ج) چراغ کو دل سے (د) دل کو مفلس سے (ب)

51۔ شمع کی مانند ہم اس بزم میں ------ چشم تر آئے تھے دامن تر چلے(بہاول پور بورڈ2014)
(الف) تشبیہ ہے (ب) استعارہ ہے (ج) تلمیح ہے (د) ردیف ہے (الف)

52۔ نازکی اس کے لب کی کیا کہیے پنکھڑی اک گلاب کی سی ہے۔اس شعر میں تشبیہ دی گئی ہے؟(فیصل آباد بورڈ14، بہاول پور بورڈ16، آزاد کشمیر بورڈ17)
(الف) لب کو گلاب سے (ب) لب کو پنکھڑی سے (ج) لب کو نازکی سے (د) لب کو نہیں دی گئی (ب)

53۔ منہب چاند کی طرح خوب صورت ہے۔ میں مشبہ ہے(لاہور بورڈ2016)(آزاد کشمیر بورڈ2015، ملتان بورڈ2016)
(الف) چاند (ب) کی طرح (ج) خوب صورت (د) منہب (د)

54۔ تشبیہ کے لغوی معنی کیا ہیں:(گوجرانوالہ بورڈ2015، بہاول پور بورڈ2017، راولپنڈی، لاہور بورڈ2018، ملتان بورڈ2022)
(الف) ہم شکل (ب) ایک چیز کو دوسری کی مانند قرار دینا
(ج) شبہ کرنا (د) مشترکہ صفت (ب)

55۔ نازکی اس کے لب کی کیا کہیے پنکھڑی اک گلاب کی سی ہے، اس شعر میں موجود ہے:(لاہور بورڈ2018)
(الف) استعارہ (ب) تشبیہ (ج) تلمیح (د) کنایہ (ب)

56۔ وہ چیز جس کے ساتھ کسی دوسری چیز کو تشبیہ دی جائے:(لاہور بورڈ2018)
(الف) مشبہ (ب) مشبہ بہ (ج) وجہ تشبیہ (د) غرض تشبیہ کہتے ہیں (ب)

57۔ اکرم شیر کی طرح بہادر ہے:(گوجرانوالہ بورڈ2018)
(الف) استعارہ ہے (ب) تشبیہ ہے (ج) تلمیح ہے (د) وجہ شبہ ہے (ب)

58۔ ارکان تشبیہ کتنے ہیں؟(راولپنڈی بورڈ15، فیصل آباد بورڈ16، ملتان، گوجرانوالہ، راولپنڈی بورڈ17، ساہیوال، سرگودھابورڈ2018، سرگودھابورڈ2022)
(الف) ایک (ب) دو (ج) تین (د) چار (د)

59۔ ''پانی برف کی طرح ٹھنڈا ہے'' اس فقرے میں کون سی ادبی اصطلاح استعمال ہوئی ہے:(سرگودھابورڈ2018)
(الف) تشبیہ (ب) استعارہ (ج) کنایہ (د) محاورہ (الف)

60۔ تشبیہ کی نشان دہی کیجیے۔(سرگودھابورڈ2018)
(الف) شیر آیا (ب) آبِ حیات (ج) دودھ جیسی رنگت (د) کی مانند (ج)

61۔ بلی کی کھال ریشم کی طرح ملائم ہے۔اس میں ملائم ہے:(راولپنڈی بورڈ2018)(ملتان بورڈ2019)
(الف) مشبہ (ب) مشبہ بہ (ج) وجہ شبہ (د) حرف تشبیہ (ج)

62۔ پنکھڑی اک گلاب کی سی ہے اس مصرع میں'' کی سی'' کیا ہے؟ (راولپنڈی بورڈ2018)(ڈی جی خان بورڈ2023)
(الف) مشبہ (ب) مشبہ بہ (ج) حرف تشبیہ (د) ردیف (ج)

63۔ تشبیہ دینے کے لیے استعمال کیے جانے والے الفاظ کہلاتے ہیں:(فیصل آباد بورڈ2018)
(الف) حروفِ تردید (ب) حروفِ شرط (ج) حروفِ تشبیہ (د) حروفِ استفہام (ج)

64۔ تشبیہ کس زبان کا لفظ ہے؟(آزاد کشمیر بورڈ2017،فیصل آباد بورڈ2018،سرگودھا بورڈ2022)(بہاول پور بورڈ2023)
(الف) فارسی (ب) عربی (ج) ترکی (د) ہندی (ب)

65۔ تشبیہ ہے۔(فیصل آباد بورڈ2018)
(الف) میرا بیٹا آگیا (ب) میرا شیر آگیا (ج) میرا چاند جیسا بیٹا آگیا (د) میرا دولہا آگیا (ج)

66۔ بچہ پھول جیسا ہے۔اس جملے میں بچہ کیا ہے؟(فیصل آباد بورڈ2018)
(الف) وجہ تشبیہ (ب) مشبہ بہ (ج) حرف تشبیہ (د) مشبہ (د)

67۔ ''نجمہ پھول کی طرح ہے'' کیا ہے؟(ڈیرہ غازی خان بورڈ2018)
(الف) استعارہ (ب) تشبیہ (ج) تلمیح (د) مجازِ مرسل (ب)

68۔ ''نوجوان چاند جیسا خوب صورت ہے''اس جملے میں استعمال ہوا/ہوئی ہے:(ملتان بورڈ2018)
(الف) استعارہ (ب) تشبیہ (ج) تلمیح (د) مطلع (ب)

69۔ ''رخسار پھول کی مانند ہے''اس جملے میں حرفِ تشبیہ ہے:(ملتان بورڈ2018)
(الف) رخسار (ب) پھول (ج) کی مانند (د) ہیں (ج)

70۔ ؎ ہستی اپنی حباب کی سی ہے یہ نمائش سراب کی سی ہے اس شعر میں '' کی سی'' کیا ہے؟(میر پور بورڈ18)
(الف) مشبہ (ب) مشبہ بہ (ج) وجہ شبہ (د) حروف تشبیہ (د)

71۔ ہائے یہ درد کی شب اور یہ پیہم آنسو گویا اک تاروں کی بارات چلی جاتی ہے۔ یہ شعر ہے۔(میر پور بورڈ2018)
(الف) تلمیح کا (ب) تشبیہ کا (ج) استعارہ کا (د) ان میں کوئی نہیں (ب)

72۔ ہستی اپنی حباب کی سی ہے یہ نمائش سراب کی سی ہے اس شعر میں کون سی اصطلاح استعمال ہوئی ہے؟(ڈیرہ غازی خان بورڈ17،میر پور بورڈ2018)
(الف) تشبیہ (ب) استعارہ (ج) تلمیح (د) محاورہ (الف)

73۔ پانی برف کی طرح ٹھنڈا ہے۔اس جملے میں پانی تشبیہ کا کون سا رکن ہے؟(میر پور بورڈ2018)
(الف) مشبہ (ب) مشبہ بہ (ج) وجہ شبہ (د) حرف تشبیہ (الف)

74۔ کسی شخص کی خوب صورتی یا بہادری کو بیان کرنا، کہلاتا ہے۔(ساہی وال بورڈ2018)
(الف) مشبہ (ب) مشبہ بہ (ج) حرفِ تشبیہ (د) غرضِ تشبیہ (د)

75۔ زندگی ہے یا کوئی طوفان ہے اس مصرعہ میں کون سی ادبی اصطلاح استعمال ہوئی ہے؟(گوجرانوالہ بورڈ،2016)
(الف) تشبیہ (ب) استعارہ (ج) تلمیح (د) کنایہ (الف)

76۔ فیضان پھول جیسا ہے،فقرے میں''فیضان'' کیا کہلاتا ہے:(فی بورڈ2018)
(الف) مستعانہ (ب) مشبہ (ج) مشبہ بہ (د) حرف تشبیہ (ب)

77۔ تشبیہ کی نشان دہی کیجیے:(بہاول پور بورڈ2018)
(الف) ابن مریم (ب) آب حیات (ج) سرو جیسا قد (د) آتش نمرود (ج)

78۔ پنکھڑی ایک گلاب کی سی ہے میں '' کی سی'' کیا ہے؟(گوجرانوالہ بورڈ2014،گوجرانوالہ 2017،لاہور،راولپنڈی بورڈ2018)(لاہور بورڈ2022)
(الف) مشبہ (ب) مشبہ بہ (ج) وجہِ شبہ (د) حرفِ تشبیہ (د)

79۔ پھول ہیں صحرا میں یا پریاں قطار اندر قطار، اس مصرعے میں کون سی اَدبی اصطلاح استعمال ہوئی ہے؟
(ڈیرہ غازی خان بورڈ2014،ساہی وال بورڈ2017)
(الف) تلمیح (ب) تشبیہ (ج) استعارہ (د) مجازِ مرسل (ب)

80۔ جس چیز کو دوسری چیز کے ساتھ تشبیہ دی جائے کہلاتا ہے:(راولپنڈی بورڈ2014،سرگودھا بورڈ2016،ساہی وال بورڈ2017،لاہور2015،لاہور بورڈ2019)
(الف) غرضِ تشبیہ (ب) وجہِ تشبیہ (ج) مشبہ (د) مشبہ بہ (ج)

81۔ حرف تشبیہ کی نشان دہی کیجیے:(سرگودھا2017،سرگودھا بورڈ2019)
(الف) کیوں کہ (ب) چوں کہ (ج) لیکن (د) گویا (ج)

82۔ تشبیہ دینے کے لیے استعمال کیے جانے والے الفاظ کہلاتے ہیں:(فیصل آباد2018،ملتان بورڈ2019)
(الف) حروفِ تردید (ب) حروفِ شرط (ج) حروفِ تشبیہ (د) حروفِ استفہام (ب)

83۔ بے روئے مثل ابر نہ نکلا غبارِ دل کہتے تھے ان کو برقِ تبسم ہنسی سے ہم
درج بالا شعر میں علمِ بیان کی کون سی صنعت استعمال ہوئی ہے؟(گوجرانوالہ بورڈ2018)
(الف) تشبیہ (ب) استعارہ (ج) کنایہ (د) مجازِ مرسل (الف)

84۔ تشبیہ ہے:(فیصل آباد2018،لاہور بورڈ2019)
(الف) میرا بیٹا آگیا (ب) میرا شیر آگیا (ج) میرا چاند جیسا بیٹا آگیا (د) میرا دولہا آگیا (ج)

85۔ ''نوجوان چاند جیسا خوب صورت ہے''اس جملے میں استعمال ہوا/ہوئی ہے:(ملتان بورڈ2018)
(الف) استعارہ (ب) تشبیہ (ج) تلمیح (د) مطلع (ب)

86۔ ''رخسا پھول کی مانند ہیں''اس جملے میں حرفِ تشبیہ ہے:(ملتان بورڈ2018)
(الف) رخسار (ب) پھول (ج) کی مانند (د) ہیں (ج)

87۔ یہ شعر ہے:(آزاد کشمیر بورڈ2018،فیصل آباد2019)
آئے ہی درد کی شب اور یہ پیہم آنسو گویا اک تاروں کی بارات چلی جاتی ہے:
(الف) تلمیح کا (ب) تشبیہ کا (ج) استعارہ کا (د) ان میں کوئی نہیں (ب)

88۔ پانی برف کی طرح ٹھنڈا ہے۔اس جملے میں تشبیہ کا کون سا رکن ہے؟(آزاد کشمیر بورڈ2018)
(الف) مشبہ (ب) مشبہ بہ (ج) وجہ شبہ (د) حرف تشبیہ (الف)

89۔ تشبیہ ہے:(لاہور بورڈ2017)
(الف) جوڑ کے تو کوہِ گراں تھے ہم (ب) حسن یوسف سا
(ج) پھر نئے محمود ہوں گے (د) ایسے ہی گل بدن تھے تو پیسے بچائے کیوں (ب)

90۔ اس شعر میں ''ہستی'' ۔۔۔۔۔۔ ہے(گوجرانوالہ بورڈ2019)
''ہستی اپنی حباب کی سی ہے یہ نمائش سراب کی سی ہے''
(الف) مشبہ (ب) مشبہ بہ (ج) وجہ تشبیہ (د) حرف تشبیہ (الف)

91۔ درج ذیل میں تشبیہ ہے:(ملتان بورڈ2019)
(الف) رستم وسہراب (ب) میرا شیر آیا (ج) پھول کی مانند (د) کوئی بھی نہیں (ج)

92۔ ''دانت موتی کی مانند چمک دار ہیں'' میں مشبہ کیا ہے؟(سرگودھا بورڈ2019)(لاہور بورڈ2023)
(الف) موتی (ب) دانت (ج) چمک دار (د) مانند (ب)

93۔ اس شعر میں کون سی اصطلاح استعمال ہوئی ہے؟(راولپنڈی بورڈ2015،آزاد کشمیر2016،ڈیرہ غازی خان2017،آزاد کشمیر2018،راولپنڈی بورڈ2019)
؎ ہستی اپنی حباب کی سی ہے یہ نمائش سراب کی سی ہے
(الف) تشبیہ (ب) استعارہ (ج) تلمیح (د) محاورہ (الف)

94۔ ''دلہن چاند کی طرح خوب صورت ہے''اس جملے میں چاند کیا ہے؟(راولپنڈی بورڈ2023-2019)(ساہی وال بورڈ2022)
(الف) مشبہ (ب) مشبہ بہ (ج) حرف تشبیہ (د) غرض تشبیہ (ب)

95- مثل، جیسا مانند کہلاتے ہیں؟ (ڈیرہ غازی خان بورڈ 2019)
(الف) سادہ حروف (ب) حروفِ تشبیہ (ج) حروفِ تاکید (د) حروف جار (ب)

96- بال ریشم کی طرح ملائم ہیں، میں "بال" ہیں: (ڈیرہ غازی خان بورڈ 2019)
(الف) وجہِ شبہ (ب) مشبہ بہ (ج) مشبہ (د) حروفِ تشبیہ (ج)

97- "بچہ چاند کی طرح حسین ہے" مشبہ ہے۔ (سرگودھا بورڈ 2022)
(A) چاند (B) کی طرح (C) بچہ (D) حسین (C)

96- کسی شخص کی خوب صورتی یا دلیری وغیرہ کو بیان کرنا کہلاتا ہے۔ (ساہی وال بورڈ 2022)
(A) وجہ شبہ (B) غرض تشبیہ (C) مستعارلہ (D) مستعارمنہ (B)

99- تشبیہ کس زبان کا لفظ ہے۔ (آزاد جموں کشمیر 2022)
(A) ہندی (B) ترکی (C) عربی (D) فارسی (C)

100- حروفِ تشبیہ کا دوسرا نام کیا ہے؟ (لاہور بورڈ 2022) (ڈی جی خان بورڈ 2023)
(A) مشبہ (B) ادات تشبیہ (C) مشبہ بہ (D) غرض تشبیہ (B)

101- مشبہ اور مشبہ بہ ---------- کہلاتے ہیں۔ (گوجرانوالہ بورڈ 2022) (گوجرانوالہ بورڈ، ملتان بورڈ 2023)
(A) طرفین تشبیہ (B) ادات تشبیہ (C) غرض تشبیہ (D) وجہ تشبیہ (A)

102- ادات تشبیہ کا دوسرا نام ---------- ہے۔ (گوجرانوالہ بورڈ 2022) (گوجرانوالہ بورڈ، ملتان بورڈ 2023)
(A) وجہ تشبیہ (B) طرفین تشبیہ (C) حروفِ تشبیہ (D) غرض تشبیہ (C)

103- ایک چیز کو دوسری چیز جیسا کہنا ---------- کہلاتا ہے۔ (گوجرانوالہ بورڈ 2022)
(A) تشبیہ (B) تلمیح (C) استعارہ (D) مشبہ (A)

104- تشبیہ کے لیے لازم ہے۔ (فیصل آباد بورڈ 2022)
(A) مشترک آواز (B) مشترک لفظ (C) مشترک بناوٹ (D) مشترک صفت (D)

105- حروفِ تشبیہ کو کہتے ہیں: (سرگودھا بورڈ 2023)
(A) مشبہ (B) مشبہ بہ (C) اداتِ تشبیہ (D) وجہ شبہ (C)

106- "کی سی ہے" علم بیان کی رو سے ہے: (لاہور بورڈ 2023)
(A) قافیہ (B) استعارہ (C) حرف تشبیہ (D) طرفین تشبیہ (C)

107- مشبہ اور مشبہ بہ کا ذکر ہوتا ہے: (لاہور بورڈ 2023)
(A) استعارہ میں (B) ردیف میں (C) تشبیہ میں (D) تلمیح میں (C)

108- "پتھروں جیسے کڑے لفظ نہ پھینکو مجھ پر ٹوٹ جاتا ہوں بہت جلد بکھر جاتا ہوں" اس شعر میں پتھر ہے: (لاہور بورڈ 2023)
(A) مشبہ بہ (B) مشبہ (C) اداتِ تشبیہ (D) طرفین تشبیہ (A)

109- توڑ دینا نہ کہیں سنگ جفا سے اس کو۔ دل ہے نازک سا مرا جیسے ہو شیشہ پیارے۔ اس شعر میں مشبہ بہ ہے: (ڈی جی خان بورڈ 2023)
(A) دل (B) شیشہ (C) نازک (D) سنگ (B)

110- سہا ہوا تھا کوئی گنہگار کی طرح مصرع میں وجہ تشبیہ ہے: (فیصل آباد بورڈ 2023)
(A) سہا ہوا ہونا (B) کوئی (C) گنہگار (D) کی طرح (A)

111- تشبیہ میں انھیں "طرفین تشبیہ" کہا جاتا ہے: (فیصل آباد بورڈ 2023)
(A) مشبہ اور مشبہ بہ (B) مشبہ اور حرف تشبیہ (C) وجہ شبہ اور غرض تشبیہ (D) مشبہ اور وجہ شبہ (A)

۲۔ استعارہ

استعارہ: استعارہ عربی زبان کا لفظ ہے۔ جس کا مطلب ادھار لینا ہے۔

تعریف: : اگر کوئی لفظ اپنے حقیقی معنوں کی بجائے مجازی معنوں میں استعمال ہو اور اس کے حقیقی اور مجازی معنوں میں تشبیہ کا تعلق موجود ہو تو اسے استعارہ کہتے ہیں۔

وضاحت: لفظ" چاند" اپنے حقیقی معنوں میں آسمان پر موجود ایک سیارے کا نام ہے جو رات بھر چاندنی بکھیرتا ہے۔ لیکن جب یہ لفظ کسی شخص کے لیے استعمال کیا جائے تو مجازی معنوں میں استعمال ہوگا۔ یعنی اُس شخص کو چاند کہہ کر اس کی خوب صورتی کو واضح کرنا مقصود ہوگا۔ بعینہٖ لفظ "شیر" حقیقی معنوں میں جنگل کا درندہ ہے۔ اور مجازی معنوں میں بہادر شخص تصور کیا جاتا ہے۔ چناں چہ کسی حسین کو "چاند" اور کسی بہادر کو "شیر" کہنا استعارہ ہے۔ استعارہ کی بنیاد بھی تشبیہ پر ہی ہوتی ہے۔ فرق یہ ہے کہ تشبیہ میں کسی ایک چیز کو دوسری کی مانند قرار دیا جاتا ہے۔ جب کہ استعارہ میں ایک چیز کو ہو بہو وہی چیز قرار دے دیا جاتا ہے۔ مثلاً

☆ تم چاند کی طرح خوب صورت ہو۔ (تشبیہ) ☆ تم چاند ہو۔ (استعارہ)

ارکانِ استعارہ

استعارہ کے مندجہ ذیل تین ارکان ہیں:

ا۔ مستعارلہٗ: (Mustaarlahoo) جس شخص یا چیز کے لیے کوئی لفظ مستعار لیا جائے، مستعارلہٗ کہلاتا ہے۔

۲۔ مستعارمنہٗ: (Mustaarminho) جس سے کوئی لفظ ادھار لیا جائے، مستعارمنہٗ کہلاتا ہے۔

نوٹ: مستعارلہٗ اور مستعارمنہٗ کو طرفین استعارہ بھی کہتے ہیں۔ نیز یہ بات بھی یاد رہنی چاہیے کہ استعارہ میں مستعارلہٗ کا ذکر نہیں ہوتا۔ البتہ قرینے سے معلوم کیا جا سکتا ہے۔

۳۔ وجہ جامع: مستعارلہٗ اور مستعارمنہٗ میں پائی جانے والی مشترک خوبی وجہ جامع کہلاتی ہے، وجہ جامع کا بھی استعارہ میں ذکر موجود نہیں ہوتا البتہ غور کرنے سے سمجھا جا سکتا ہے۔

نثری مثالیں اور ارکانِ استعارہ کا جائزہ

ا۔ میرے شیر نے میدان مار لیا۔ ۲۔ وہ جنت کی حور ہے۔
۳۔ اس کی پلکوں پر موتی چمک رہے ہیں۔ ۴۔ وہ تو چودھویں کا چاند ہے۔

نمبر شمار	مستعارلہٗ	مستعارمنہٗ	وجہ جامع
ا۔	بیٹا	شیر	بہادری
۲۔	لڑکی	حور	خوب صورتی، پاک دامنی
۳۔	آنسو	موتی	چمک
۴۔	محبوب	چاند	خوب صورتی

شعری مثالیں اورارکانِ استعارہ کا جائزہ

۱۔ پلکوں پر مچل رہے ہیں انجم — کس چاند سے آنکھ جا لڑی ہے
۲۔ بھیجا خط کا کیا اُس بت نے بند — اب خدایا موت کا پیغام بھیج
۳۔ پلکوں سے گر نہ جائیں یہ موتی سنبھال لو — دنیا کے پاس دیکھنے والی نظر کہاں
۴۔ کس شیر کی آمد ہے کہ رن کانپ رہا ہے — رن ایک طرف چرخِ کہن کانپ رہا ہے

نمبر شمار	مستعارلہٗ	مستعارمنہٗ	وجہ جامع
۱	آنسو	انجم	چمک
۔	محبوب	چاند	خوب صورتی
۲	محبوب	بت	خوب صورتی، بے حسی
۳	آنسو	موتی	چمک
۴	بہادر شخص	شیر	بہادری

نوٹ: مثال نمبر ا کے دونوں مصرعوں میں استعارہ موجود ہے۔

تشبیہ اور استعارہ میں فرق

نمبر شمار	تشبیہ	استعارہ
ا۔	تشبیہ، استعارے کی ابتدائی صورت ہے۔	استعارہ، تشبیہ کی بلیغ ترین صورت ہے
۲۔	تشبیہ کی بنیاد حقیقت پر مبنی ہوتی ہے۔	استعارہ کی بنیاد مجاز پر ہوتی ہے۔
۳۔	تشبیہ میں مشبہ اور مشبہ بہ دونوں کا ذکر ہوتا ہے	استعارے میں صرف مستعار منہٗ کا ذکر ہوتا ہے۔
۴۔	ارکانِ تشبیہ چار ہیں۔ جن میں سے کبھی چار اور کبھی تین اور کبھی دو کا ذکر ہوتا ہے۔	ارکانِ استعارہ تین ہیں جن میں سے صرف ایک یعنی مستعار منہٗ کا ہی ذکر ہوتا ہے۔

کثیر الانتخابی سوالات

☆ ہر سوال کے چار ممکنہ جوابات دیے گئے ہیں، صحیح جواب کا انتخاب کریں۔

ا۔ استعارہ کس زبان کا لفظ ہے؟
(الف) فارسی (ب) اردو (ج) عربی (د) ہندی (ج)

۲۔ استعارہ کے لغوی معنی کیا ہیں؟
(الف) شمار کرنا (ب) ادھار دینا (ج) قرض اتارنا (د) مستعار لینا (د)

۳۔ اگر کوئی لفظ اپنے مجازی معنوں میں اس طرح استعمال ہو کہ اس کے حقیقی اور مجازی معنوں میں تشبیہ کا تعلق ہو تو اسے ...... کہتے ہیں۔
(الف) تشبیہ (ب) تلمیح (ج) استعارہ (د) مجاز مرسل (ج)

۴۔ ارکان استعارہ کتنے ہیں؟
(الف) ایک (ب) دو (ج) تین (د) چار (ج)

۵۔ مستعارلہ کسے کہتے ہیں۔
(الف) وہ شے جس کے لیے کوئی لفظ ادھار لیا جائے (ب) وہ شے جس سے کوئی لفظ ادھار لیا جائے (الف)
(ج) وہ مشترک صفت جو مستعارلہ اور مستعارمنہ میں پائی جائے (د) جس مقصد کے لیے لفظ ادھار لیا جائے

٦۔ وہ چیز یا شخص جس کے لیے کوئی لفظ ادھار لیا جائے:
(الف) مستعارمنہ کہتے ہیں (ب) مستعارلہ کہتے ہیں (ج) وجہ جامع کہتے ہیں (د) استعارہ کہتے ہیں (ب)

۷۔ مستعارمنہ کسے کہتے ہیں؟
(الف) وہ شے جس سے کوئی لفظ مستعار لیا جائے (ب) وہ شے جس کے لیے کوئی لفظ مستعار لیا جائے
(ج) وہ شے جس میں استعارہ پایا جائے (د) وہ شے جس میں تشبیہ کا تعلق پایا جائے (الف)

۸۔ وہ شے جس سے کوئی لفظ مستعار لیا جائے:
(الف) مستعارلہ کہتے ہیں (ب) استعارہ کہتے ہیں (ج) مستعارمنہ کہتے ہیں (د) وجہ جامع کہتے ہیں (ج)

۹۔ وجہ جامع کسے کہتے ہیں؟
(الف) وہ مشترک صفت جو مستعارمنہ اور مستعارلہ میں پائی جائے (ب) جس مقصد کے لیے تشبیہ دی جائے
(ج) خوبصورتی کو نمایاں کرنے کے لئے تشبیہ دی جائے (د) وہ مشترک صفت جو مشبہ اور مشبہ بہ میں پائی جائے (الف)

۱۰۔ وہ مشترک صفت جو مستعارلہ اور مستعارمنہ میں پائی جائے۔
(الف) استعارہ (ب) مستعارلہ (ج) مستعارمنہ (د) وجہ جامع (د)

۱۱۔ طرفین استعارہ کسے کہتے ہیں؟
(الف) استعارہ اور وجہ جامع کو (ب) مستعارلہ اور وجہ جامع کو
(ج) مستعارمنہ اور وجہ جامع کو (د) مستعارلہ اور مستعارمنہ کو (د)

۱۲۔ استعارہ ہے:
(الف) میرا چاند (ب) شیر کی طرح بہادر (ج) غالب (د) آتش نمرود (الف)

۱۳۔ ''دیکھو میرا چاند آیا ہے'' اس جملہ میں مستعارلہ کیا ہے؟
(الف) چاند (ب) بیٹا (ج) باپ (د) ماں (ب)

۱۴۔ سابقہ جملہ میں مستعارمنہ ہے:
(الف) چاند (ب) بیٹا (ج) بھائی (د) شوہر (الف)

۱۵۔ سابقہ جملہ میں وجہ جامع ہے
(الف) چاند (ب) بیٹا (ج) خوبصورتی (د) ذہانت (ج)

۱٦۔ ''صنم نے مار ڈالا'' اس جملے میں مستعارلہ کی نشاندہی کریں۔
(الف) دوست (ب) دشمن (ج) محبوب (د) عاشق (ج)

۱۷۔ سابقہ جملے میں مستعارمنہ کی نشان دہی کریں۔
(الف) محبوب (ب) صنم (ج) دوست (د) دشمن (ب)

۱۸۔ سابقہ جملے میں وجہ جامع کی نشان دہی کریں۔
(الف) دشمنی (ب) محبت (ج) سنگ دلی (د) فراخ دلی (ج)

۱۹۔ ''پلکوں سے گر نہ جائیں یہ موتی سنبھال لو۔ دنیا کے پاس دیکھنے والی نظر کہاں'' اس شعر میں مستعارلہ کی نشاندہی کریں۔
(الف) آنسو (ب) موتی (ج) نظر (د) پلکیں (الف)

۲۰۔ سابقہ شعر میں مستعارمنہ کی نشاندہی کریں۔
(الف) آنسو (ب) موتی (ج) نظر (د) پلکیں (ب)

۲۱۔ استعارہ میں آتا ہے: (بہاول پور بورڈ 2013ء)
(الف) حرف تشبیہ (ب) وجہ جامع (ج) مشبہ (د) مشبہ بہ (ب)

۲۲۔ طرفین کا ہونا ضروری ہے۔
(الف) استعارہ میں (ب) تلمیح میں (ج) کنایہ میں (د) تشبیہ میں (د)

۲۳۔ علم بیان کی اعلیٰ اور بلیغ شکل ہے۔
(الف) تشبیہ (ب) کنایہ (ج) استعارہ (د) تلمیح (ج)

پنجاب کے تمام تعلیمی بورڈز میں پوچھے گئے کثیرالانتخابی سوالات

1۔ استعارہ میں آتا ہے۔ (گوجرانوالہ بورڈ، ڈیرہ غازی خان بورڈ، بہاول پور بورڈ 2013) (ڈی جی خان، ساہیوال بورڈ 2015) (ملتان بورڈ 2023)
(الف) حرف (ب) وجہ جامع (ج) مشبہ (د) مشبہ بہ (ب)

2۔ وہ مشترک صفت جو مستعارلہ اور مستعارمنہ میں پائی جاتی ہے کہلاتی ہے۔ (بہاول پور 2014، راولپنڈی بورڈ 15، سرگودھا بورڈ 16) (ڈیرہ غازی خان بورڈ 2018، بہاول پور بورڈ 2022، فیصل آباد بورڈ 2022)
(الف) مشبہ (ب) مشبہ بہ (ج) وجہ جامع (د) وجہ شبہ (ج)

3۔ استعارہ ہے: (بہاول پور بورڈ 2014)
(الف) چاند جیسا ہونا (ب) میرا چاند (ج) چاند کی طرح خوب صورت (د) چاند سا (ب)

4۔ استعارہ کا لغوی مطلب ہے: (فیصل آباد بورڈ، سرگودھا بورڈ، راولپنڈی بورڈ، 2013، راولپنڈی، آزاد کشمیر، بہاول پور 2014، گوجرانوالہ، راولپنڈی، بہاول پور بورڈ 16، فیصل آباد، لاہور بورڈ 17، گوجرانوالہ، راولپنڈی بورڈ 17، لاہور، ملتان بورڈ 18، سرگودھا بورڈ 2015) (راولپنڈی بورڈ 2019، سرگودھا بورڈ 2022، لاہور بورڈ 2022، ڈیرہ غازی خان بورڈ 2022) (بہاول پور بورڈ 2023)
(الف) ادھار لینا (ب) ایک جیسا ہونا (ج) تعریف کرنا (د) ہم شکل ہونا (الف)

5۔ اگر مجازی اور حقیقی معنوں میں تشبیہ کا تعلق پایا جائے تو: (ڈیرہ غازی خان بورڈ، 2013، سرگودھا بورڈ 2015)
(الف) ردیف ہوگی (ب) تلمیح ہوگی (ج) تشبیہ ہوگی (د) استعارہ ہوگا (د)

6۔ گلی میں نکلا چاند" چاند" ہے۔ (ڈیرہ غازی خان بورڈ، 2013)
(الف) استعارہ (ب) تلمیح (ج) تشبیہ (د) وجہ تشبیہ (الف)

7۔ "میرا چاند آ گیا" اس میں وجہ جامع ہے: (ڈیرہ غازی خان بورڈ، 2014)
(الف) چاند (ب) خوب صورتی (ج) بیٹا (د) آ گیا (ب)

8۔ وجہ جامع کس کا رکن ہے: (ڈیرہ غازی خان بورڈ، آزاد کشمیر بورڈ، 2014) (گوجرانوالہ بورڈ، 2015) (سرگودھا بورڈ 2016، فیصل آباد بورڈ 2019) (راولپنڈی بورڈ، ساہیوال بورڈ 2023)
(الف) تشبیہ کا (ب) تلمیح کا (ج) علمِ بیان کا (د) استعارہ کا (د)

9۔ میرے چاند! اب بیٹھ کر سبق یاد کرو۔ اس جملے میں کون سی اصطلاح موجود ہے: (ڈیرہ غازی خان بورڈ، 2014)
(الف) استعارہ (ب) تلمیح (ج) تشبیہ (د) محاورہ (الف)

10۔ "جب چلا چاند مدینے کا سوئے ربِ جلیل" اس مصرع میں استعارہ ہے (فیصل آباد بورڈ، 2013)
(الف) مدینہ (ب) چلا (ج) چاند (د) جب (ج)

11۔ استعارہ ہے: (فیصل آباد بورڈ، 2014) (فیصل آباد بورڈ 2016، بہاول پور بورڈ 2017، آزاد کشمیر بورڈ 2018، لاہور بورڈ 2019)
(الف) میرا چاند (ب) شیر کی طرح بہادر (ج) غالب (د) آتشِ نمرود (الف)

12۔ جس سے مستعار لیا جائے اسے کہتے ہیں: (ساہیوال بورڈ 15، 2013، لاہور بورڈ، 17، 2015، ڈیرہ غازی خان بورڈ 17، راولپنڈی، ملتان بورڈ 18) (راولپنڈی بورڈ 2019)
(الف) مستعارلہ (ب) مستعارمنہ (ج) مشبہ (د) وجہ جامع (ب)

13۔ استعارہ میں لفظ استعمال ہوتا ہے (لاہور، ساہی وال بورڈ، 2013، لاہور، گوجرانوالہ بورڈ 16، فیصل آباد بورڈ 18، ملتان بورڈ 2022، سرگودھا بورڈ 2022) (راولپنڈی بورڈ، فیصل آباد بورڈ 2023)
(الف) حقیقی معنوں میں (ب) مجازی معنوں میں (ج) لغوی معنوں میں (د) اصطلاحی معنوں میں (ب)

14۔ "اسلم شیر ہے" میں اسلم کیا ہے؟ (ساہیوال بورڈ، 2013)
(الف) مستعارلہ (ب) مستعارمنہ (ج) وجہ جامع (د) مشبہ (الف)

15۔ استعارہ کے کتنے ارکان ہوتے ہیں؟ (لاہور بورڈ، بہاول پور بورڈ 2017، لاہور، گوجرانوالہ، ملتان، راولپنڈی، بہاول پور بورڈ 2018) (گوجرانوالہ، ساہی وال، ڈیرہ غازی خان بورڈ 2019) (ساہیوال بورڈ، 2013، ملتان بورڈ، 2013,14,15، لاہور بورڈ، 2014، راولپنڈی، گوجرانوالہ بورڈ، ڈیرہ غازی خان، فیصل آباد، 2015، راولپنڈی بورڈ 2022) (لاہور بورڈ 2022) (لاہور بورڈ 2023)
(الف) دو (ب) تین (ج) چار (د) پانچ (ب)

16۔ "میرا چاند کہاں ہے" کیا ہے؟ (ساہیوال بورڈ، 2013) (سرگودھا بورڈ 2014، لاہور، بہاول پور 2019)
(الف) تشبیہ (ب) استعارہ (ج) تلمیح (د) مستعارلہ (ب)

17۔ جس چیز کے لیے لفظ ادھار لیا جائے کہلاتا ہے۔ (آزاد کشمیر، ساہیوال بورڈ، 2014، گوجرانوالہ، ملتان، سرگودھا بورڈ 2015، راولپنڈی بورڈ 16، بہاول پور بورڈ 2015,17، ساہی وال بورڈ 2017، ڈیرہ غازی خان بورڈ 2022) (گوجرانوالہ بورڈ 2023)
(الف) مستعارلہ (ب) مستعارمنہ (ج) وجہ جامع (د) مشبہ (الف)

18۔ ایک روشن دماغ تھا نہ رہا۔.......... شہر میں اک چراغ تھا نہ رہا۔ علم بیان کی کون سی قسم اس شعر میں نظر آتی ہے: (لاہور بورڈ، 2014)
(الف) تشبیہ (ب) استعارہ (ج) تلمیح (د) کنایہ (ب)

19۔ "صنم آخر خدا نہیں ہوتا" مستعارلہ کی نشاندہی کیجیے۔ (لاہور بورڈ، 2014)
(الف) محبوب (ب) عاشق (ج) رقیب (د) خدا (الف)

20۔ "میرا چاند کہاں ہے" میں چاند کیا ہے؟ (سرگودھا بورڈ، 2013)
(الف) تشبیہ (ب) استعارہ (ج) تلمیح (د) مستعارلہ (ب)

21۔ "سلیم شیر ہے" میں شیر کیا ہے؟ (سرگودھا بورڈ، 2013) (سرگودھا 2014، سرگودھا بورڈ 2017)
(الف) مستعارلہ (ب) مستعارمنہ (ج) مشبہ (د) جامع (ب)

22۔ "کس شیر کی آمد ہے کہ رن کانپ رہا ہے" مصرعے میں ہے۔ (راولپنڈی بورڈ، 2013) (سرگودھا بورڈ، گوجرانوالہ بورڈ 2017، بہاول پور بورڈ 2022)
(الف) تشبیہ (ب) استعارہ (ج) تلمیح (د) مستعارلہ (ب)

23۔ "پلکوں سے گر نہ جائیں یہ موتی سنبھال لو" اس میں موتی کیا ہے؟ (ملتان بورڈ، 2013) (آزاد کشمیر بورڈ 2018، سرگودھا بورڈ 2017)
(الف) مستعارلہ (ب) مستعارمنہ (ج) وجہ جامع (د) مشبہ (ب)

24۔ استعارہ میں لفظ کے حقیقی اور مجازی معنوں کے مابین...... تعلق ہوتا ہے۔ (ملتان بورڈ، 2013)
(الف) تلمیح کا (ب) مستعارلہ کا (ج) تشبیہ کا (د) حرف تشبیہ کا (ج)

25۔ پلکوں پر مچل رہے ہیں انجم اس مصرعے میں مستعارلہ ہے۔ (ملتان بورڈ، 2014) (ڈی جی خان، بہاول پور بورڈ 2023)
(الف) پلکوں (ب) انجم (ج) چمک دمک (د) آنسو (د)

26۔ استعارہ ہے: (گوجرانوالہ بورڈ، 2013) (ملتان بورڈ، 2014)
(الف) گلاب چہرہ (ب) چمکتی آنکھیں (ج) چاند صورت (د) الف اور ج (د)

27۔ استعارہ کی بنیاد رکھی جاتی ہے۔ (سرگودھا بورڈ، 2013) (ساہی وال بورڈ 2022) (آزاد جموں کشمیر 2022) (گوجرانوالہ بورڈ، راولپنڈی بورڈ 2023)
(الف) حقیقت پر (ب) مجاز پر (ج) دونوں پر (د) کسی پر بھی نہیں (ب)

28۔ بتوں پہ جا کے دل مبتلا نہیں پکارتا ہوں تو کہتا ہے، جا نہیں آتا یہ شعر علم بیان کی کون سی قسم کو ظاہر کر رہا ہے۔ (آزاد کشمیر بورڈ، 14)
(الف) تشبیہ (ب) استعارہ (ج) تلمیح (د) کنایہ (ب)

29۔ "کس چاند سے آنکھ جا لڑی ہے" میں مستعارمنہ ہے۔ (آزاد کشمیر بورڈ، 2014) (گوجرانوالہ بورڈ 2015)
(الف) محبوب (ب) خوب صورتی (ج) آنکھ (د) چاند (د)

30۔ طرفین استعارہ سے مراد ہے۔ (راولپنڈی، گوجرانوالہ بورڈ، 2015، ساہی وال، آزاد کشمیر 2017، فیصل آباد بورڈ 18) (سرگودھا بورڈ 2019) (ملتان بورڈ 2023)
(الف) مستعارلہ اور مستعارمنہ (ب) وجہ جامع
(ج) شیر دل (د) رستم (الف)

31۔ استعارہ کا رکن ہے: (لاہور بورڈ، 2015) (ملتان بورڈ 2017)
(الف) وجہ جامع (ب) حروف تشبیہ (ج) مشبہ (د) غرضِ تشبیہ (الف)

32۔ استعارہ کس زبان کا لفظ ہے:(ساہیوال بورڈ، بہاول پور بورڈ، 2015، گوجرانوالہ، آزاد کشمیر، راولپنڈی بورڈ 17، ساہی وال بورڈ 18)(ڈیرہ غازی خان بورڈ 2019)(آزاد جموں کشمیر 2022)(فیصل آباد بورڈ 2023)
(الف) فارسی کا (ب) عربی کا (ج) اُردو کا (د) ہندی کا (ب)

33۔ ''میرا چاند آرہا ہے''۔ میں مستعارلہ کی نشاندہی کیجیے۔(ڈی جی خان بورڈ، 2015)
(الف) بیٹا (ب) چاند (ج) آنا (د) خوب صورتی (الف)

34۔ بارش اُتری ان آنکھوں میں۔ اس میں ''آنسو'' ہیں۔(ملتان بورڈ، 2015)
(الف) مستعارلہ (ب) مستعارمنہ (ج) وجہ جامع (د) طرفینِ استعارہ (الف)

35۔ ''رات بھر چاند کے ہمراہ پھرا کرتے تھے'' ''چاند'' ہے۔(ملتان بورڈ، فیصل آباد بورڈ، 2015)(فیصل آباد بورڈ 2023)
(الف) مستعارلہ (ب) مستعارمنہ (ج) وجہ جامع (د) غرضِ تشبیہ (ب)

36۔ ''دیکھو میرا چاند آیا'' اس جملے میں مستعارلہ کیا ہے۔(راولپنڈی بورڈ، 2015)(بہاول پور بورڈ 2018)
(الف) چاند (ب) بیٹا (ج) دیکھو (د) آیا (ب)

37۔ جس چیز کا نام یا صفت استعارے کے طور پر استعمال کی جائے، وہ کہلاتی ہے۔(فیصل آباد بورڈ، 2015)
(الف) مستعارلہ (ب) مستعارمنہ (ج) وجہ جامع (د) مشبہ بہ (ب)

38۔ ''پلکوں پہ مچل رہے ہیں انجم'' میں انجم کیا ہے؟(لاہور بورڈ، گوجرانوالہ بورڈ، 2016، ڈیرہ غازی خان بورڈ 2022)
(الف) مستعارلہ (ب) مستعارمنہ (ج) وجہ جامع (د) وجہ شبہ (ب)

39۔ میرے چاند! اب بیٹھ کر سبق یاد کرو، اس جملے میں کون سی ادبی اصطلاح موجود ہے؟(لاہور بورڈ، گوجرانوالہ بورڈ، 2016)
(الف) استعارہ (ب) تشبیہ (ج) تلمیح (د) محاورہ (الف)

40۔ میرا چاند سکول گیا ہے۔ جملے میں چاند کیا ہے:(فنی بورڈ 2018)
(الف) تشبیہ (ب) تلمیح (ج) استعارہ (د) مجازِ مرسل (ج)

41۔ استعارہ ہے:(فیصل آباد بورڈ، 2016)
(الف) میرا چاند (ب) شیر کی طرح بہادر (ج) غالب (د) چاہِ یوسفؑ (الف)

42۔ استعارہ میں آتا ہے:(فیصل آباد بورڈ، 2016)(ساہی وال بورڈ 2014، ڈیرہ غازی خان بورڈ 2016، گوجرانوالہ، سرگودھا بورڈ 2018، ڈیرہ غازی خان بورڈ 2019)
(الف) حرف تشبیہ (ب) مشبہ (ج) مشبہ بہ (د) وجہ جامع (د)

43۔ ''میرا چاند سویا ہے'' مثال ہے:(فیصل آباد بورڈ، 2016)
(الف) تشبیہ کی (ب) استعارہ کی (ج) تلمیح کی (د) وجہ جامع کی ۔ (ب)

44۔ الفاظ کا حقیقی معنی کے بجائے مجازی معنوں میں استعمال کہلاتا ہے:(ملتان بورڈ، 2016، بہاول پور بورڈ 2022)
(الف) تشبیہ (ب) استعارہ (ج) تلمیح (د) قافیہ (ب)

45۔ استعارہ کی نشاندہی کیجیے(ملتان بورڈ، 2016)(ساہی وال بورڈ 2022)
(الف) موتیوں جیسے دانت (ب) صبرِ ایوبؑ (ج) تاجِ سردارا (د) کس شیر کی آمد ہے (د)

46۔ جو لفظ مستعار لیا جائے اُسے کہتے ہیں:(ملتان بورڈ، 2016)(آزاد جموں کشمیر 2022)
(الف) مستعارلہ (ب) مشبہ (ج) استعارہ (د) وجہ جامع (ج)

47۔ استعارہ میں ''لفظ'' استعمال ہوتا ہے:(ملتان بورڈ، 2016)
(الف) حقیقی معنوں میں (ب) مجازی معنوں میں (ج) لغوی معنوں میں (د) اصطلاحی معنوں میں (ب)

48۔ ارکانِ استعارہ کی تعداد ہے:(ملتان، ڈیرہ غازی خان، لاہور، گوجرانوالہ، راولپنڈی بورڈ، 2016، سرگودھا بورڈ 17، ملتان، بہاول پور، گوجرانوالہ، راولپنڈی بورڈ 18، بہاول پور بورڈ 2022، فیصل آباد بورڈ 2022)(ملتان بورڈ 2023)
(الف) دو (ب) تین (ج) چار (د) پانچ (ب)

48۔ ماں کہتی ہے میرا چاند آیا۔ اس جملے میں چاند ہے:(راولپنڈی بورڈ، 2016)
(الف) تشبیہ (ب) استعارہ (ج) تلمیح (د) مطلع (ب)

49۔ ''وجہ جامع'' اہم رکن ہے:(سرگودھا بورڈ، 2016)
(الف) استعارہ کا (ب) تلمیح کا (ج) تشبیہ کا (د) مقطع کا (الف)

50۔ ''پلکوں سے نہ گر جائیں یہ موتی سنبھال لو'' اس میں مستعارمنہ ہے(سرگودھا بورڈ، 2016، سرگودھا بورڈ 2022)
(الف) پلکوں (ب) موتی (ج) سنبھال (د) کوئی بھی نہیں (ب)

51۔ ''میرا شیر آرہا ہے'' اس میں مستعارلہ ہے:(سرگودھا بورڈ، 2016)
(الف) بہادر بیٹا (ب) شیر (ج) میرا (د) کوئی بھی نہیں (الف)

52۔ ''کس شیر کی آمد ہے کہ رَن کانپ رہا ہے''...... اس مصرعے میں کون سی ادبی اصطلاح استعمال ہوئی ہے؟(بہاولپور بورڈ 2016)
(الف) محاورہ (ب) تلمیح (ج) تشبیہ (د) استعارہ (د)

53۔ ''میری حور آرہی ہے''؛ میں وجہ جامع کی نشان دہی کیجئے:(ڈی جی خان بورڈ، 2016)
(الف) میری (ب) آرہی (ج) حور (د) خوب صورتی (د)

54۔ استعارہ ہے:(ڈی جی خان بورڈ، 2016)
(الف) میرا چاند (ب) آتشِ نمرود (ج) دودھ سا سفید (د) حیدر کرار (الف)

55۔ استعارہ میں آتا ہے:(فیصل آباد بورڈ، 2017)
(الف) حرف تشبیہ (ب) مشبہ (ج) وجہ جامع (د) مشبہ بہ (ج)

56۔ وہ دیکھو میرا چاند آیا:(فیصل آباد بورڈ، 2017)
(الف) تشبیہ ہے (ب) استعارہ ہے (ج) تلمیح ہے (د) وجہ جامع ہے (ب)

57۔ میرے چاند تو کہاں تھا؟ اس جملے میں مستعارمنہ ہے:(لاہور بورڈ، 2017)
(الف) بیٹا (ب) چاند (ج) تو (د) کہاں (ب)

58۔ استعارہ میں لفظ استعمال ہوتا ہے۔(ملتان بورڈ، 2017)
(الف) حقیقی معنوں میں (ب) مجازی معنوں میں (ج) لغوی معنوں میں (د) اصلی معنوں میں (ب)

59۔ ''کس شیر کی آمد ہے کہ رن کانپ رہا ہے'' اس مصرعے میں شیر ہے۔(ملتان بورڈ، 2017)
(الف) مستعارلہ (ب) مستعارمنہ (ج) وجہ جامع (د) وجہ شبہ (ب)

60۔ ''عابد شیر ہے'' میں ''عابد'' ہے۔(ملتان بورڈ، 2017)
(الف) مستعارمنہ (ب) مستعارلہ (ج) وجہ جامع (د) تلمیح (ب)

61۔ استعارہ کا رکن ہے۔(ملتان بورڈ، 2017)
(الف) مشبہ (ب) طرفین تشبیہ (ج) وجہ جامع (د) حرف تشبیہ (ج)

62۔ ''میرا شیر آیا'' میں شیر کیا ہے؟(سرگودھا، 2017)
(الف) مستعارلہ (ب) مستعارمنہ (ج) مشبہ (د) مشبہ بہ (ب)

63۔ استعارہ کی نشان دہی کیجیے۔(سرگودھا، 2017)
(الف) موتیوں جیسے دانت (ب) صبرِ ایوبؑ (ج) تاجِ سردارا (د) کس شیر کی آمد ہے (د)

64۔ پلکوں پہ مچل رہے ہیں انجم کس چاند سے آنکھ جا لڑی ہے۔ یہ شعر ہے۔(سرگودھا، 2017)
(الف) تلمیح کا (ب) استعارہ کا (ج) تشبیہ کا (د) ردیف کا (ب)

65۔ ''کس شیر کی آمد ہے کہ رَن کانپ رہا ہے''۔۔۔۔ اس مصرعے میں ہے۔(گوجرانوالہ بورڈ، 2017)
(الف) تشبیہ (ب) تلمیح (ج) استعارہ (د) حرف تشبیہ (ج)

66۔ استعارہ کی بنیاد رکھی جاتی ہے۔(راولپنڈی بورڈ، 2023-2017)
(الف) حقیقت پر (ب) مجاز پر (ج) حقیقت اور مجاز پر (د) کسی پر بھی نہیں (ب)

67۔ استعارہ ہے:(بہاول پور بورڈ، 2017)
(الف) ہاتھی جیسے دانت (ب) آتش نمرود (ج) میرا شیر آیا (د) ہری ہری گھاس (ج)

68- استعارہ کی نشاندہی کیجیے۔(بہاول پور بورڈ،2017)

(الف) راجہ اندر کا اکھاڑہ (ب) بے روئے مشل ابرنہ نکلا غبار دل

(ج) انیس بیس کا فرق (د) میں اس گل کو پیغام دیتا ہزاروں (د)

69- استعارہ کی بنیاد رکھی جاتی ہے۔(ڈی جی خان بورڈ،2017)(ساہی وال بورڈ2016، راولپنڈی بورڈ، ڈیرہ غازی خان بورڈ2017، سرگودھا بورڈ2018)

(الف) حقیقت پر (ب) مجاز پر (ج) تخیل پر (د) تصور پر (ب)

70- ''پلکوں سے گر نہ جائیں یہ موتی سنبھال لو'' اس میں مستعارلہ، کیا ہے؟(ڈی جی خان بورڈ،2017)

(الف) پلکیں (ب) موتی (ج) آنکھیں (د) آنسو (د)

71- ایک روشن دماغ تھا نہ رہا شہر میں ایک چراغ تھا نہ رہا استعارہ ہے۔(آزاد کشمیر بورڈ،2017)

(الف) روشن دماغ (ب) شہر (ج) نہ رہا (د) چراغ (د)

72- استعارہ کی نشاندہی کیجیے۔(آزاد کشمیر بورڈ،2017)(ساہی وال بورڈ2019)

(الف) چاند کی طرح خوب صورت (ب) آبِ حیات (ج) میرا چاند آیا (د) شیر کی طرح بہادر (ج)

73- استعارہ میں...... آتا ہے:(گوجرانوالہ بورڈ2018)

(الف) وجہ جامع (ب) حرفِ تشبیہ (ج) مشبہ (د) مشبہ بہ (الف)

74- استعارہ کی بنیاد رکھی جاتی ہے؟(سرگودھا بورڈ2018)

(الف) حقیقت پر (ب) مجاز پر (ج) حقیقت اور مجاز پر (د) کسی پر نہیں (ب)

75- استعارہ میں آتا ہے؟(گوجرانوالہ بورڈ2018)

(الف) حرفِ تشبیہ (ب) وجہ جامع (ج) مشبہ (د) مشبہ بہ (ب)

76- استعارہ کس زبان کا لفظ ہے۔۔۔۔۔۔(لاہور بورڈ، راولپنڈی بورڈ، گوجرانوالہ بورڈ2018)

(الف) فارسی (ب) عربی (ج) اردو (د) ہندی (ب)

77- استعارہ کی نشاندہی کیجیے:(فیصل آباد بورڈ2018)

(الف) پانی برف کی طرح ٹھنڈا ہے (ب) اسلم شیر ہے (ج) نارِ نمرود (د) طوفانِ نوح (ب)

78- وہ مشترک صفت جو مستعارلہ اور مستعارمنہ میں پائی جاتی ہے، کہلاتی ہے۔(ڈیرہ غازی خان بورڈ2018)

(الف) مستعارمنہ (ب) مستعارلہ (ج) وجہ جامع (د) وجہ تشبیہ (ج)

79- جس چیز کے لیے کوئی لفظ ادھار لیا جائے، کہلاتا ہے۔(ڈیرہ غازی خان بورڈ2018)(ملتان، ساہی وال، راولپنڈی بورڈ2018، بہاول پور بورڈ، ساہی وال بورڈ2017)

(الف) مستعارلہ (ب) مستعارمنہ (ج) وجہ شبہ (د) وجہ جامع (الف)

80- خدا ترا ابت ناداں دراز سن تو کرے۔مصرع مثال ہے:(ڈیرہ غازی خان بورڈ 2018)

(الف) مستعارلہ کی (ب) مستعارمنہ کی (ج) استعارہ کی (د) مجازِ مرسل کی (ج)

81- وہ چیز جس کے لیے کوئی لفظ مستعار لیا جائے، کہلاتی ہے:(ملتان بورڈ2018)

(الف) مستعارلہ (ب) مستعارمنہ (ج) مستعار (د) وجہ جامع (الف)

82- ''وہ دیکھو! رستم آرہا ہے''۔اس جملے میں رستم کیا ہے؟(آزاد کشمیر بورڈ2018)(سرگودھا بورڈ2019)

(الف) مستعارلہ (ب) مستعارمنہ (ج) وجہ جامع (د) مشبہ (ب)

83- استعارہ ہے۔(آزاد کشمیر بورڈ2018)

(الف) میں نے اس گل کو پیغام بھیجا (ب) حُسنِ یوسف (ج) چاند سا چہرہ (د) غارِ حرا (الف)

84- استعارہ ہے۔

(الف) میرا بیٹا چاند کی طرح خوب صورت ہے (ب) ارحم اچھی شخصیت کے مالک ہیں

(ج) یہ لڑکا گیدڑ کی طرح بزدل ہے (د) میرا چاند آیا (د)

85- ''پلکوں سے گر نہ جائیں یہ موتی سنبھال لو'' اس میں موتی ہے۔(آزاد کشمیر بورڈ2018)

(الف) تشبیہ (ب) تلمیح (ج) استعارہ (د) قافیہ (ج)

86- وہ شخص یا چیز جس کے لیے کوئی لفظ مستعار لیا جائے، اُسے کہتے ہیں۔(ساہی وال بورڈ2018)

(الف) مستعارلہ (ب) مستعارمنہ (ج) مشبہ (د) مشبہ بہ (الف)

87- ''میرا چاند آرہا ہے'' میں مستعارلہ کی نشاندہی کیجیے:(بہاول پور بورڈ2018)

(الف) بیٹا (ب) چاند (ج) آنا (د) خوب صورتی (الف)

88- استعارہ کے حقیقی اور مجازی معنوں میں کون سا تعلق پایا جاتا ہے؟ :(بہاول پور بورڈ2018)(فیصل آباد بورڈ، ساہی وال بورڈ2019)

(الف) مشبہ کا (ب) تشبیہ کا (ج) تلمیح کا (د) مستعارلہ کا (ب)

89- درج ذیل میں کون سا رکن استعارہ ہے؟:(بہاول پور بورڈ2018)(گوجرانوالہ بورڈ2019)

(الف) مشبہ (ب) مشبہ بہ (ج) غرض تشبیہ (د) مستعارلہ (د)

90- مشترک خوبی کی بنیاد پر کسی چیز کو ہو بہو دوسری چیز قرار دینا، کہلاتا ہے؟(ڈیرہ غازی خان بورڈ2018)

(الف) تشبیہ (ب) استعارہ (ج) کنایہ (د) تلمیح (ب)

91- ''بزمِ عدو میں صورت پروانہ دل میرا'' مشبہ کی نشان دہی کیجیے:(لاہور بورڈ2019)

(الف) دل (ب) بزم (ج) پروانہ (د) صورت (الف)

92- استعارہ ہے:(گوجرانوالہ بورڈ2019)

(الف) مرے خورشید کبھی تو بھی اٹھا اپنی نقاب (ب) حسنِ یوسف

(ج) چاند سا چہرہ (د) غارِ حرا (الف)

93- ''آمد ہے کربلا کے نیستان میں، شیر کی'' یہ مصرع کا ہے۔(گوجرانوالہ بورڈ2019)

(الف) تلمیح کا (ب) تشبیہ (ج) استعارہ (د) ان میں کوئی نہیں (ج)

94- یہ شعر ہے:(فیصل آباد بورڈ2019)

کیا مرے حال پہ سچ مچ اسے غم تھا قاصد تو نے دیکھا تھا ستارہ سرِ مژگاں کوئی

(الف) تلمیح کا (ب) استعارہ کا (ج) تشبیہ کا (د) ردیف کا (ب)

95- استعارہ میں مشترک صفت کہلاتی ہے:(ملتان بورڈ2019)(گوجرانوالہ بورڈ2023)

(الف) مستعارہ منہ (ب) مستعارلہ (ج) وجہ جامع (د) طرفین استعارہ (ج)

96- مستعارمنہ، سے مراد ہے۔(ملتان بورڈ2019)

(الف) جس کے لیے کوئی لفظ مستعار لیا جائے (ب) جس سے کوئی لفظ مستعارہ لیا جائے

(ج) وجہِ جامع (د) طرفین استعارہ (ب)

97- ''کس شیر کی آمد ہے کہ رن کانپ رہا ہے'' اس میں مستعارلہ ہے:(ملتان بورڈ2019)(سرگودھا بورڈ2023)

(الف) شیر (ب) رن (ج) بہادر شخص (د) محبوب (ج)

98- ''کس شیر کی آمد ہے کہ رن کانپ رہا ہے'' اس میں مستعارمنہ ہے:(ساہی وال بورڈ2019)

(الف) آمد (ب) حضرت عباس (ج) رن (د) شیر (د)

99- ''کس شیر کی آمد ہے کہ رن کانپ رہا ہے'' اس مصرعے میں شیر ہے:(سرگودھا بورڈ2019)

(الف) مستعالہ (ب) مستعارمنہ (ج) وجہِ جامع (د) وجہِ شبہ (ب)

100- ''وہ میرا چاند ہے'' اس میں کون سی اصطلاح استعمال ہوئی ہے:(راولپنڈی بورڈ2019)

(الف) محاورہ (ب) تشبیہ (ج) استعارہ (د) تلمیح (ج)

101- استعارہ سے مراد ہے:(بہاول پور بورڈ2019)

(الف) لفظ کو حقیقی معنوں میں استعمال کرنا (ب) لفظ کو مجازی معنوں میں استعمال کرنا

(ج) لفظ کو مترادف کے طور پر استعمال کرنا (د) لفظ کو متضاد معنوں میں استعمال کرنا (ب)

102- استعارہ ہے:(بہاول پور بورڈ2019)

(الف) پھول سا چہرہ (ب) من و سلویٰ (ج) سرِ مژگاں ستارے (د) شش و پنج میں (ج)

103- "جانے نہ جانے گل ہی نہ جانے باغ تو سارا جانے ہے" اس میں مستعارلہ، ہے: (بہاول پور بورڈ2019)
(الف) باغ (ب) جانے نہ جانے (ج) گل (د) محبوب (ا)

104- وجہ جامع اہم رُکن ہے: (بہاول پور بورڈ2022)
(A) تشبیہ کا (B) تلمیح کا (C) کنایہ کا (D) استعارہ کا (D)

105- "ریشم جیسے بال" میں مشبہ کیا ہے؟ (ملتان بورڈ2022)
(A) بال (B) ریشم (C) جیسے (D) کوئی نہیں (A)

106- "میں اُس گل کو پیغام دیتا ہزاروں" مثال میں مستعارلہ کیا ہے؟ (ملتان بورڈ2022)
(A) گل (B) محبوب (C) پیغام (D) ہزاروں (B)

107- استعارہ کی بنیاد.............. پر ہوتی ہے۔ (سرگودھا بورڈ2023)
(A) حقیقت (B) مجاز (C) تخیل (D) لفظ (B)

108- استعارہ میں لفظ کن معنوں میں استعمال ہوتا ہے۔ (ملتان بورڈ2022) (بہاول پور بورڈ2023)
(A) حقیقی (B) لغوی (C) مجازی (D) سماجی (C)

109- وجہ جامع کس کا رکن ہے؟ (آزاد جموں کشمیر2022)
(A) استعارہ کا (B) تشبیہ کا (C) تلمیح کا (D) علم بیان کا (A)

110- وہ شے جس کے لیے مستعار لیا جائے اسے کہتے ہیں۔ (آزاد جموں کشمیر2022) (ملتان بورڈ2023)
(A) مشبہ (B) مستعارمنہ (C) مستعارلہ (D) مشبہ بہ (C)

111- کس چاند سے آنکھ جا لڑی ہے میں "چاند" ہے: (لاہور بورڈ2022) (ساہیوال بورڈ2023)
(A) مشبہ (B) استعارہ (C) مستعارلہ (D) مستعارمنہ (D)

112- مستعارلہ اور مستعارمنہ کو کیا کہتے ہیں: (لاہور بورڈ2022) (فیصل آباد بورڈ، بہاول پور بورڈ2023)
(A) طرفین تشبیہ (B) وجہ جامع (C) طرفین استعارہ (D) وجہ شبہ (C)

113- استعارہ کی نشاندہی کیجئے۔ (گوجرانوالہ بورڈ2022)
(A) موتیوں جیسے دانت (B) برف کی طرح ٹھنڈا (C) کس شیر کی آمد ہے؟ (D) تاج سر دارا (C)

114- جو لفظ مستعار لیا جائے اسے ---------- کہتے ہیں۔ (گوجرانوالہ بورڈ2022)
(A) وجہ جامع (B) مشبہ (C) تشبیہ (D) استعارہ (D)

115- وہ مشترکہ صفت جو مستعارلہ اور مستعارمنہ میں پائی جائے ---------- کہلاتی ہے۔ (گوجرانوالہ بورڈ2022)
(A) وجہ جامع (B) حرف تشبیہ (C) وجہ مشبہ (D) استعارہ (A)

116- طرفین تشبیہ سے مراد ---------- ہے۔ (گوجرانوالہ بورڈ2022)
(A) مشبہ (B) مشبہ اور مشبہ بہ (C) وجہ تشبیہ (D) مشبہ بہ (B)

117- استعارہ کے ارکان کی تعداد ---------- ہے۔ (گوجرانوالہ بورڈ2022) (سرگودھا بورڈ2023)
(A) دو (B) تین (C) چار (D) پانچ (B)

118- " پلکوں پہ مچل رہے ہیں انجم" مصرع میں کیا خوبی موجود ہے؟
(A) تشبیہ (B) تلمیح (C) استعارہ (D) کنایہ (C)

119- طرفین استعارہ کون سے ہیں؟ (ساہیوال بورڈ2023)
(A) مستعارلہٗ (B) مستعارمنہٗ (C) مستعارلہٗ، مستعارمنہٗ (D) وجہ جامع (C)

120- "صنم آخر خدا نہیں ہوتا" اس مصرعہ میں صنم ہے: (ساہیوال بورڈ2023)
(A) مستعارلہٗ (B) مستعارمنہٗ (C) وجہ جامع (D) مشبہ بہ (B)

121- لفظ مجازی معانی میں استعمال ہوتا ہے: (سرگودھا بورڈ2023)
(A) تشبیہ میں (B) استعارہ میں (C) تلمیح میں (D) ردیف میں (B)

122- استعارہ اصطلاح ہے: (لاہور بورڈ2023)
(A) علم بیان کی (B) علم الکلام کی (C) علم التعلیم کی (D) کوئی بھی نہیں (A)

123- جس چیز کا نام یا صفت استعارہ کے طور پر استعمال کی جائے وہ کہلاتی ہے: (لاہور بورڈ2023)
(A) مشبہ (B) مستعارلہ (C) مستعارمنہ (D) مشبہ بہ (C)

124- "گر یار کی مرضی ہوئی سر جوڑ کے بیٹھے" اس مصرع میں "یار" ہے: (ڈی جی خان بورڈ2023)
(A) وجہ جامع (B) مستعارلہ (C) مستعارمنہ (D) طرفین استعارہ (C)

125- استعارہ کا انحصار ہوتا ہے: (ڈی جی خان بورڈ2023)
(A) مجاز پر (B) حقیقت پر (C) لغوی معنوں پر (D) حقیقت مجاز دونوں پر (A)

126- ----- میں تشبیہ دینے کی بجائے بعینہٖ وہی چیز فرض کر لی جاتی ہے۔ (ڈی جی خان بورڈ2023)
(A) تلمیح (B) تشبیہ (C) استعارہ (D) تشبیہ و استعارہ (C)

127- گر مال دیا یار نے تو مال میں خوش ہیں مصرع میں استعارہ ہے: (فیصل آباد بورڈ2023)
(A) مال (B) خوش (C) یار (D) دیا (C)

128- تین ارکان ہوتے ہیں: (فیصل آباد بورڈ2023)
(A) تشبیہ کے (B) استعارہ کے (C) تلمیح کے (D) ردیف کے (B)

129- طرفین استعارہ کہتے ہیں: (راولپنڈی بورڈ2023)
(A) مستعار کو (B) مستعارلہ اور مستعارمنہ کو (C) مشبہ اور مشبہ بہ کو (D) وجہ جامع (B)

130- مستعار لیے گئے شخص یا چیز کو کہتے ہیں: (گوجرانوالہ بورڈ2023)
(A) مستعارمنہ (B) مستعارلہ (C) ردیف (D) مجاز (A)

علمِ بدیع

بدیع کا لفظی مطلب انوکھا، اچھوتا اور نادر ہے۔ علم بدیع سے مراد وہ علم ہے جس کے تحت کلام کو لفظی اور معنوی خوبیوں سے مزین کیا جاتا ہے۔ علم بدیع کا انحصار دو امور پر ہوتا ہے: ۱۔ صنائع لفظی ۲۔ صنائع معنوی

صنائع صنعت کی جمع ہے۔ صنعتوں کی ایک طویل فہرست ہے لیکن سال اول کے نصاب میں صرف ایک صنعتِ تلمیح شامل ہے۔ صنعت تلمیح کا تعلق صنائع معنوی سے ہے۔

۳۔ تلمیح

تلمیح:

تلمیح عربی زبان کا لفظ ہے جس کا مطلب ہے۔ اشارہ کرنا یا اچٹتی سی نگاہ ڈالنا۔

تعریف:

۱۔ نظم یا نثر میں کسی آیت، حدیث، کسی مشہور تاریخی واقعے یا قصے کی طرف ایک دو لفظوں میں اشارہ کرنا تلمیح کہلاتا ہے۔
۲۔ کسی مذہبی، سیاسی، تاریخی یا افسانوی واقعے کی طرف چند الفاظ میں اشارہ کرنا تلمیح کہلاتا ہے۔

وضاحت:

شاعر یا ادیب ایک دو لفظ ایسے استعمال کر کے جن کے پس منظر میں کوئی طویل واقعہ ہو اپنے قاری کے ذہن میں پورا واقعہ تازہ کر دیتا ہے۔ گویا تلمیح دریا کو کوزے میں بند کرنے کا عمل ہے۔ تلمیحات کے استعمال سے کلام میں بلاغت پیدا ہوتی ہے۔ چند مشہور تلمیحات درج ذیل ہیں:

آبِ حیات، آتشِ نمرود، ابنِ مریم، دمِ عیسیٰ، جامِ جم، جوئے شیر، عاد و ثمود، صبرِ ایوب، حسنِ یوسف، چاہِ یوسف، گنجِ قارون، خیبر شکن، طائرِ سدرہ، طوفانِ نوح، کوہ طور، چاہِ بابل، باغِ ارم، تختِ طاؤس، قصرِ دارا، یدِ بیضا، خضر، سکندر، لیلیٰ، مجنوں، قیس، شیریں، فرہاد، مانی و بہزاد وغیرہ۔

چند مشہور تلمیحات

آبِ حیات: وہ روایتی پانی جس کی نسبت کہا گیا ہے کہ اس کا ایک قطرہ پینے کے بعد انسان امر ہو جاتا ہے۔ (یہ پانی چشمۂ ظلمات میں بتایا گیا ہے، کہتے ہیں کہ حضرت الیاسؑ اور حضرت خضرؑ نے یہ پانی پی کر ابدی عمر حاصل کی، لیکن سکندر اس کی تلاش میں بحرِ ظلمات تک گیا تو بے نیل مرام واپس آیا) آبِ بقا، آبِ حیواں۔

آتشِ نمرود: وہ آگ جو خدائی کا دعویٰ کرنے والے بادشاہ نمرود نے حضرت ابراہیمؑ کو جلانے کے واسطے روشن کی اور جیسا کہ قرآن پاک میں اشارہ ہے کہ حضرت ابراہیمؑ کو اس میں ڈالا گیا تو خدا کے حکم سے وہ ٹھنڈی ہوئی اور گلزار بن گئی۔

ابنِ مریم: حضرت عیسیٰؑ جو حضرت مریمؑ کے بطن سے پیدا ہوئے تھے۔ لقب حضرت عیسیٰؑ کیوں کہ آپ کو حضرت مریمؑ کے بطن سے خدا تعالیٰ نے بذریعہ روح القدس پیدا کیا اور آپؑ کو یہ معجزہ دیا تھا کہ آپ بیماروں، اندھوں اور مردہ آدمیوں کو تندرست و زندہ کر دیتے تھے۔

دمِ عیسیٰ: بے جان چیز میں روح پھونک دینے یا جان ڈال دینے کا عمل، حیات بخشی، روح پروری۔

جامِ جم: ایران کے بادشاہ جمشید کا پیالہ جس پر ہندی خطوط اور شکلیں بنی ہوئی تھیں۔ (کہتے ہیں کہ ان خطوط سے آیندہ کا حال بتایا جا سکتا تھا اور اس میں احوال عالم کا مشاہدہ کیا جا سکتا تھا)، جام جہاں نما، ساغر جم۔

جوئے شیر: اس نہر کا نام جو فرہاد نے اپنی محبوبہ شیریں کے لیے کھودی تھی۔

عاد: عاد اصل میں حضرت نوحؑ کی چوتھی پشت سے تھے (عاد بن عوض بن ارم بن سام بن نوح) اور ان کے نام پر اس قوم کو پکارا جاتا ہے۔ قوم عاد کو مشہور روایات کے مطابق ایک عظیم آندھی سے تباہ کیا گیا تھا۔

صبرِ ایوبؑ: حضرت ایوبؑ اللہ کے پیغمبر تھے، ابتلائے الٰہی سے مال و اولاد سب فنا ہوا اور خود کوڑھ کی بیماری میں مبتلا ہو گئے مگر ان مصائب میں بھی ثابت قدم رہے جس کے صلہ میں اللہ تعالیٰ نے اپنی نعمتوں سے آپ کو خوب نوازا اسی لیے صبرِ ایوب کی مثال دی جاتی ہے۔

حسنِ یوسف: حضرت یوسفؑ کی خوب صورتی جس پر زلیخا عاشق تھی اور جس کی وجہ سے زلیخا کی سہیلیوں نے پھل کے بجائے اپنی انگلیاں کاٹ لی تھیں۔

چاہِ یوسف: نواحِ شام میں، طبریہ کے نزدیک، ایک کنواں۔ روایت ہے کہ حضرت یوسفؑ کے بھائی ان کو سیر کرانے کے بہانے جنگل میں لے گئے اور باہم مشورہ کر کے انھیں ایک ایسے کنویں میں ڈال دیا جو عرصے سے خشک پڑا تھا۔ حجازی اسماعیلیوں کا ایک قافلہ سامان تجارت لے کر شام سے مصر کی طرف جا رہا تھا۔ کنواں دیکھ کر اہلِ قافلہ نے پانی کے لیے اس میں ڈول ڈالا جسے پکڑ کر حضرت یوسفؑ کنویں سے باہر آ گئے۔ قافلے والوں نے انھیں غلام کے طور پر اپنے قافلے میں شامل کر لیا اور مصر لے گئے۔

گنجِ قارون: حضرت موسیٰؑ کے زمانے کا دولت مند جس کے خزانے کی چابیاں چالیس اونٹ اٹھاتے تھے۔ حضرت موسیٰؑ نے اُسے زکوٰۃ دینے کو کہا تو اس نے انکار کر دیا جس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے اسے خزانے سمیت زیرِ زمین دفن کر دیا۔

طائرِ سدرہ: سدرۃ المنتہیٰ پر قیام کرنے والا پرندہ، مراد: حضرت جبریل علیہ السلام۔

طوفانِ نوح: وہ طوفانِ آب جو حضرت نوحؑ کے زمانے میں لوگوں کے گناہوں کی وجہ سے آیا تھا۔ حضرت نوحؑ نے ایک کشتی بنا کر اس میں ہر قسم کے جانوروں کا ایک جوڑا رکھ لیا تھا اور اپنے خاندان سمیت اس میں سوار ہو گئے تھے۔ طوفان کے بعد کشتی کوہ ارارات میں ٹھہری۔

کوہِ طور: ملک شام کی وہ مشہور پہاڑی جس پر خداوند تعالیٰ نے حضرت موسیٰؑ کو اپنی تجلی دکھائی تھی، جس کے اثر سے حضرت موسیٰؑ بے ہوش ہو گئے تھے اور کوہ طور جل کر سرمے کی مانند سیاہ ہو گیا تھا۔

چاہِ بابل: دنیا کے قدیم ترین آثار میں چاہِ بابل بھی شامل ہے۔ اس کنویں کا ذکر قرآن مجید کے علاوہ بائبل میں بھی آیا ہے۔

باغِ ارم: ایک بے نظیر باغ جو یمن کے بادشاہ شداد نے بنوایا تھا، بہشت شداد، اس میں قدم رکھتے ہی وہ مر گیا تھا۔

تختِ طاؤس: مغل شہنشاہ شاہ جہاں نے تخت نشینی کے بعد اپنے لیے ایک نہایت قیمتی تخت تیار کرایا جو تختِ طاؤس کہلاتا تھا۔

قصرِ دارا: ایران کے بادشاہ دارا کا محل جسے دیکھ کر عقلِ انسان حیران ہوتی تھی۔

یدِ بیضا: چمکتا ہوا سفید ہاتھ، حضرت موسیٰؑ کے معجزے کی تلمیح، جب حضرت موسیٰؑ اپنا ہاتھ بغل میں ڈال کر نکالتے تو وہ بہت چمکتا اور دیکھنے والوں کی آنکھیں چندھیا جاتیں، یہ ان کا ایک معجزہ تھا۔

خضر: ایک پیغمبر کا لقب ہے، اس لقب کی وجہ محققین نے یہ بیان کی ہے کہ وہ جس جگہ بیٹھ جاتے تھے یا جہاں سے گزر جاتے وہ جگہ سبز و شاداب ہو جاتی، بھولے بھٹکوں کی رہنمائی کرتے ہیں، ان کی پیغمبری میں اختلاف ہے۔ بعض ان کو نبی کہتے ہیں اور بعض ولی۔

سکندر: مشہور یونانی فاتح جس نے ہندوستان، ایران اور چین کا کچھ حصہ بھی فتح کیا تھا، حضرت عیسیٰؑ سے تقریباً سوا تین سو سال قبل فوت ہوا۔ کہا جاتا ہے کہ آئینہ اسی کی ایجاد ہے۔ تاریخ میں عموماً سکندرِ اعظم کے لقب سے یاد کیا گیا ہے۔

لیلیٰ: عشق کی مشہور داستان میں قیس (مجنوں) کی محبوبہ جو سیاہ فام تھی۔

مجنوں: لیلیٰ کے عاشق کا نام ہے۔

قیس: لیلیٰ کے عاشق کا نام جو کہ قبیلہ عامر سے تھا، مجنوں۔

شیریں: ایرانی بادشاہ خسرو پرویز کی ملکہ، ایک تاریخی کردار اور لوک داستان شیریں فرہاد میں ذکر کردہ شریں، جس پر فرہاد عاشق ہو گیا تھا۔

فرہاد: شیریں کا عاشق، خسرو پرویز کا رقیب جو ایک نہر (جوئے شیر) کھودنے پر مامور کیا گیا تھا۔ شیریں کی موت کی جھوٹی خبر پا کر تیشے سے سر مار کر مر گیا۔

مانی: ایک مشہور نقاش کا نام جو جھوٹی نبوت کا دعویٰ کرتا اور نقاشی اپنا معجزہ قرار دے کر لوگوں کو اپنی طرف رجوع کیا کرتا تھا۔

بہزاد: شاہ اسماعیل صفوی کے عہد میں ایران کے ایک مشہور نقاش اور پیر سعید احمد تبریزی کا شاگرد تھا۔ جس کا نام اور کام ادبیات میں تلمیح کے طور پر مستعمل ہے۔

مشہور شعری تلمیحات

نمبر شمار	اشعار	اشعار میں موجود تلمیحات
۱۔	بے خطر کود پڑا آتشِ نمرود میں عشق	(آتشِ نمرود)
	عقل ہے محوِ تماشائے لبِ بام ابھی	
۲۔	آ رہی ہے چاہِ یوسف سے صدا	(چاہِ یوسف)
	دوست یاں تھوڑے ہیں اور بھائی بہت	
۳۔	اک کھیل ہے اورنگِ سلیماں مرے نزدیک	(اورنگِ سلیماں)
	اک بات ہے اعجازِ مسیحا مرے آگے	(اعجازِ مسیحا)
۴۔	سبق ملا ہے یہ معراجِ مصطفیٰؐ سے مجھے	(معراجِ مصطفیٰؐ)
	کہ عالمِ بشریت کی زد میں ہے گردوں	
۵۔	ہم نے کیا کیا نہ ترے عشق میں محبوب کیا	
	صبرِ ایوب کیا گریۂ یعقوب کیا	(صبرِ ایوب، گریۂ یعقوب)
۶۔	ابنِ مریم ہوا کرے کوئی	(ابنِ مریم)
	میرے دُکھ کی دوا کرے کوئی	

۷۔	کیا کیا خضر نے ۔ سکندر سے	(خضر،سکندر)
	اب کسے رہنما کرے کوئی	
۸۔	کیا فرض ہے کہ سب کو ملے ایک سا جواب	
	آؤ نا ہم بھی سیر کریں کوہِ طور کی	(کوہِ طور)
۹۔	آگ ہے ، اولادِ ابراہیم ہے نمرود ہے	(ابراہیم،نمرود)
	کیا کسی کو پھر کسی کا امتحاں مقصود ہے	
۱۰۔	دیکھ لیلیٰ تیرے مجنوں کا کلیجہ کیا ہے	(لیلیٰ،مجنوں)
	خاک میں مل کے بھی کہتا ہے کہ بگڑا کیا ہے	

کثیرالانتخابی سوالات

☆ ہر سوال کے چار ممکنہ جوابات دیے گئے ہیں صحیح جواب کا انتخاب کریں۔

۱۔ تلمیح کس زبان کا لفظ ہے؟
(الف) فارسی (ب) عربی (ج) اردو (د) ہندی (ب)

۲۔ تلمیح کے لغوی معنی کیا ہیں۔
(الف) کنارا (ب) ملانا (ج) اشارہ (د) دوبارہ (ج)

۳۔ تلمیح کسے کہتے ہیں۔
(الف) تاریخی واقعے کی طرف اشارہ (ب) کسی ایک چیز کو دوسری چیز سے ملانا
(ج) نظم کا پہلا شعر (د) مرثیہ کا پہلا شعر (الف)

۴۔ وہ الفاظ یا تراکیب جو کسی تاریخی واقعہ کی طرف اشارہ کریں .... کہلاتے ہیں۔
(الف) تشبیہ (ب) مجازِ مرسل (ج) استعارہ (د) تلمیح (د)

۵۔ تلمیح ہے۔
(الف) آبِ حیات (ب) موتیوں جیسے دانت (ج) شیر (د) پھول اور کانٹے (الف)

۶۔ ’’بے خطر کود پڑا آتشِ نمرود میں عشق ۔ عقل ہے محوِ تماشائے لبِ بام ابھی‘‘ اس شعر میں تلمیح ہے:
(الف) عشق (ب) عقل (ج) لبِ بام (د) آتشِ نمرود (د)

۷۔ وہ لفظ جو قرآنی آیت یا حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف اشارہ کرے:
(الف) تشبیہ ہوتی ہے (ب) استعارہ ہوتی ہے (ج) مجازِ مرسل ہوتی ہے (د) تلمیح کہلاتی ہے (د)

۸۔ ’’آ رہی ہے چاہِ یوسف سے صدا ۔ دوست یاں تھوڑے ہیں اور بھائی بہت‘‘ اس شعر میں تلمیح ہے:
(الف) صدا (ب) دوست (ج) بھائی (د) چاہِ یوسف (د)

۹۔ ’’ابنِ مریم ہوا کرے کوئی ۔ میرے دکھ کی دوا کرے کوئی‘‘ اس شعر میں تلمیح کی نشاندہی کریں۔
(الف) ابنِ مریم (ب) مریم (ج) دکھ (د) دوا (الف)

۱۰۔ ’’انا الحق‘‘ ہے: (بہاول پور بورڈ 2013ء)
(الف) استعارہ (ب) تلمیح (ج) تشبیہ (د) وجہ تشبیہ (ب)

۱۱۔ ’’جو کوئی کر سکا نہ وہ فرہاد کر گیا‘‘ میں ’’فرہاد‘‘ کیا ہے؟ (بہاول پور بورڈ 2013ء)
(الف) تلمیح (ب) تشبیہ (ج) استعارہ (د) کوئی نہیں (الف)

پنجاب کے تمام تعلیمی بورڈز میں پوچھے گئے کثیرالانتخابی سوالات

-1 تلمیح ہے۔ (بہاول پور بورڈ، 2013، بہاول پور بورڈ 2022) (سرگودھا بورڈ 2022)
(الف) ابنِ مریم (ب) چاند سا چہرہ (ج) غالب (د) موتی سمجھ کے چن لیے (ا)

-2 ’’انا الحق‘‘ ہے۔ (ڈیرہ غازی خان، بہاول پور بورڈ، 2013) (فیصل آباد بورڈ 2014)
(الف) استعارہ (ب) تلمیح (ج) تشبیہ (د) وجہ تشبیہ (ب)

-3 تلمیح کا معنی ہے۔ (گوجرانوالہ، لاہور بورڈ، 2013، لاہور بورڈ، ساہیوال بورڈ، ڈیرہ غازی خان بورڈ، بہاول پور بورڈ 2014، ساہی وال، راولپنڈی، سرگودھا بورڈ 2015، گوجرانوالہ، ڈیرہ غازی خان 2016، آزاد کشمیر بورڈ 17، فیصل آباد، سرگودھا بورڈ 18) (لاہور، ڈیرہ غازی خان بورڈ 2019) (گوجرانوالہ بورڈ 2022، ڈیرہ غازی خان بورڈ 2022) (راولپنڈی بورڈ 2023)
(الف) نرم کرنا (ب) کم کرنا (ج) زیادہ کرنا (د) اشارہ کرنا (د)

-4 ’’آبِ حیات‘‘ کیا ہے۔ (بہاول پور بورڈ، 2014)
(الف) استعارہ (ب) تشبیہ (ج) تلمیح (د) مستعارلہ (ج)

-5 جس کلام میں کسی تاریخی واقعہ کا ذکر آئے: (ڈیرہ غازی خان بورڈ، 2013) (فیصل آباد بورڈ 2014)
(الف) تشبیہ کہلاتی ہے (ب) استعارہ کہلاتی ہے (ج) مطلع ہوتا ہے (د) تلمیح ہوتا ہے (د)

-6 صنعت ہے: (ڈیرہ غازی خان بورڈ، 2013)
(الف) تشبیہ (ب) استعارہ (ج) تلمیح (د) ردیف (ج)

-7 بے خطر کود پڑا آتشِ نمرود میں عشق: (ڈیرہ غازی خان بورڈ، 2013) (فیصل آباد بورڈ، 2014) (فیصل آباد، آزاد کشمیر، بہاول پور بورڈ 2016، ملتان، بہاول پور، آزاد کشمیر 2018)
(الف) تشبیہ ہے (ب) استعارہ ہے (ج) تلمیح ہے (د) ردیف ہے (ج)

-8 تلمیح کہتے ہیں (فیصل آباد بورڈ، راولپنڈی بورڈ 13، لاہور بورڈ، ڈی جی خان بورڈ، 15، گوجرانوالہ، راولپنڈی بورڈ 16,17، فیصل آباد، ساہی وال بورڈ 18)
(الف) کسی ایک چیز کو دوسری چیز کی مانند قرار دینا (ب) تاریخی واقعہ کی طرف اشارہ
(ج) غزل کے دوسرے شعر کو (د) آخری شعر کو (ب)

-9 ’’یہ طارق کا، صلاح الدین کا، محمود کا پرچم‘‘ میں ’’طارق‘‘، ’’صلاح الدین‘‘ اور ’’محمود‘‘ ہیں (فیصل آباد بورڈ، 2013)
(الف) تشبیہات (ب) استعارات (ج) تلمیحات (د) اصنعات (ج)

-10 درست تلمیح کی نشاندہی کیجیے۔ (فیصل آباد بورڈ، 2013)
(الف) ابنِ آدم (ب) ابوالقاسم (ج) ابن الوقت (د) ابنِ مریم (د)

-11 تلمیح کی نشاندہی کیجیے۔ (فیصل آباد بورڈ، 2014) (ڈیرہ غازی خان بورڈ، ملتان، سرگودھا، ساہی وال، سرگودھا بورڈ 2019) (آزاد جموں کشمیر 2022، فیصل آباد بورڈ 2022)
(الف) چاند چہرہ (ب) چاند کی طرح (ج) ابنِ مریم (د) کوہ پیا (ج)

-12 تلمیح ہے۔ (ساہیوال بورڈ، 2013)
(الف) زخمِ جگر (ب) داورِ محشر (ج) انصاف طلب (د) بیدادگری (ب)

-13 ’’ابنِ مریم ہوا کرے کوئی‘‘ میں تلمیح ہے: (ساہیوال بورڈ، 2013) (راولپنڈی بورڈ 2016، فیصل آباد، ڈیرہ غازی بورڈ 2019)
(الف) کرے (ب) ہوا (ج) کوئی (د) ابنِ مریم (د)

-14 ’’آ رہی ہے چاہِ یوسف سے صدا‘‘ یہ مصرع علم بدیع کی رو سے ہے۔ (لاہور بورڈ، 2013)
(الف) استعارہ (ب) تشبیہ (ج) تلمیح (د) مستعارلہ (ج)

15۔ بے خطر کود پڑا آتشِ نمرود میں عشق   عقل ہے محوِ تماشائے لبِ بام ابھی   اس شعر میں تلمیح ہے۔(لاہور بورڈ،2013)
(الف) محوِ تماشائے (ب) لبِ بام (ج) بے خطر (د) آتشِ نمرود (د)

16۔ ''سماں الفقر فخری کا رہا شانِ امارت میں'' یہ مصرع علم بدیع کی رو سے کیا ہے۔(لاہور بورڈ،2014)
(الف) تلمیح (ب) تشبیہ (ج) استعارہ (د) مستعارلہ (الف)

17۔ ''اورنگِ سلیماں'' کیا ہے؟(سرگودھا بورڈ،2013)(سرگودھا بورڈ 2016، لاہور، فیصل آباد، ملتان 2018، لاہور بورڈ 2019)(آزاد جموں کشمیر 2022)
(الف) استعارہ (ب) تلمیح (ج) مستعارلہ (د) تشبیہ (ب)

18۔ ''ابن مریم'' علم بدیع کی رو سے ہے۔(سرگودھا بورڈ،2013)(لاہور بورڈ 2022)
(الف) استعارہ (ب) تلمیح (ج) تشبیہ (د) مستعارلہ (ب)

19۔ اشارہ کرنے کو کہتے ہیں۔(راولپنڈی بورڈ،2013)
(الف) استعارہ (ب) تشبیہ (ج) مستعارلہ (د) تلمیح (د)

20۔ تلمیح ہے۔(راولپنڈی بورڈ،2013)(بہاول پور بورڈ 2015)
(الف) گل مراد (ب) موتیوں جیسے دانت (ج) چاند چہرہ (د) آبِ حیات (د)

21۔ تلمیح میں کس طرف اشارہ کیا جاتا ہے۔(راولپنڈی بورڈ،2013)
(الف) لفظ کے مجازی معنی (ب) غزل کا پہلا شعر (ج) غزل کا آخری شعر (د) مشہور تاریخی واقعہ (د)

22۔ کسی تاریخی، مذہبی یا افسانوی واقعے کی طرف اشارہ کرنا کہلاتا ہے۔(گوجرانوالہ بورڈ، ملتان بورڈ،2013)(راولپنڈی بورڈ،2014)
(گوجرانوالہ بورڈ،2015، ملتان بورڈ 2022)
(الف) تلمیح (ب) تشبیہ (ج) استعارہ (د) کنایہ (الف)

23۔ ''چاہِ یوسف'' کیا ہے؟(گوجرانوالہ بورڈ،2013)(راولپنڈی بورڈ،2014)(لاہور بورڈ 2023)
(الف) تلمیح (ب) تشبیہ (ج) استعارہ (د) کنایہ (الف)

24۔ ابنِ مریم ہوا کرے کوئی   میں ابن مریم ہے۔(ملتان بورڈ،2014)(گوجرانوالہ بورڈ 2023)
(الف) تشبیہ (ب) تلمیح (ج) استعارہ (د) کنایہ (ب)

25۔ ''ابنِ مریم'' اور ''آبِ حیات'' کیا ہیں:(لاہور بورڈ،2015)
(الف) قافیہ (ب) ردیف (ج) مطلع (د) تلمیح (د)

26۔ تلمیح ہے:(بہاول پور بورڈ،2015)
(الف) واقعہ معراج (ب) ادھار لینا (ج) برقرار رکھنا (د) مانند (الف)

27۔ ''تختِ سلیماں'' ہے۔(ڈی جی خان بورڈ،2015)
(الف) استعارہ (ب) ردیف (ج) قافیہ (د) تلمیح (د)

28۔ تلمیح...... زبان کا لفظ ہے۔(ملتان بورڈ،2015)(ڈیرہ غازی خان بورڈ 2022)(راولپنڈی، ساہیوال، بہاول پور بورڈ 2023)
(الف) اُردو (ب) عربی (ج) ہندی (د) فارسی (ب)

29۔ ''خیبر شکن'' ہے۔(ملتان بورڈ، فیصل آباد بورڈ،2015)(فیصل آباد بورڈ، ساہیوال بورڈ 2023)
(الف) تلمیح (ب) تشبیہ (ج) استعارہ (د) حرفِ تشبیہ (الف)

30۔ تلمیح کا لفظ لیا گیا ہے۔(ساہیوال بورڈ،2015)
(الف) عربی سے (ب) فارسی سے (ج) ہندی سے (د) سنسکرت (الف)

31۔ ''تیشے بغیر مر نہ سکا کوہکن اسد'' میں تلمیح ہے:(ساہیوال بورڈ،2015)
(الف) تیشے (ب) اسد (ج) کوہکن (د) بغیر (ج)

32۔ تلمیح کی نشاندہی کریں۔(راولپنڈی بورڈ،2015)
(الف) آبِ حیات (ب) موتیوں جیسے دانت (ج) میرا چاند (د) پھول اور کانٹے (الف)

33۔ کسی شعر یا نثر میں ''محمود و ایاز'' کا ذکر ہو تو وہ ادبی اصطلاح میں کیا ہے؟(راولپنڈی بورڈ،2015)
(الف) تشبیہ (ب) استعارہ (ج) محاورہ (د) تلمیح (د)

34۔ غالب کے خط میں ''کشتی نوح'' ہے۔(سرگودھا بورڈ،2015)
(الف) تشبیہ (ب) استعارہ (ج) مشبہ (د) تلمیح (د)

35۔ ''آتشِ نمرود'' اور ''آبِ حیات'' علم بدیع کی رُو سے ہیں؟(سرگودھا بورڈ،2015)
(الف) تشبیہ (ب) استعارہ (ج) تلمیح (د) مجازِ مرسل (ج)

36۔ ''جو کوئی کر سکا نہ وہ فرہاد کر گیا''(بورڈ،2015)
(الف) تلمیح (ب) تشبیہ (ج) استعارہ (د) کوئی نہیں (الف)

37۔ لغوی معنی اشارہ کرنا کے ہیں:(بورڈ،2015)
(الف) تشبیہ کے (ب) استعارہ کے (ج) تلمیح کے (د) مستعارلہ کے (ج)

38۔ تلمیح ہے:(لاہور بورڈ، گوجرانوالہ بورڈ،2016)(ملتان بورڈ 2023)
(الف) چشمِ آہو (ب) دیدہ بینا (ج) تیشۂ فرہاد (د) دلِ بے تاب (ج)

39۔ کسی شعر یا عبارت میں کسی مشہور واقعے یا قصے کی طرف اشارہ کرنے کو کہتے ہیں:(لاہور بورڈ، گوجرانوالہ بورڈ،2016)
(سرگودھا بورڈ 2023)
(الف) تلمیح (ب) استعارہ (ج) روزمرہ (د) تشبیہ (الف)

40۔ تلمیح کی نشان دہی کیجیے۔(گوجرانوالہ بورڈ،2016)
(الف) ابنِ آدم (ب) ابوالقاسم (ج) ابن الوقت (د) ابنِ مریم (د)

41۔ کسی شعر یا نثر میں ''محمود و ایاز'' کا ذکر ہو تو ادبی اصطلاح میں اسے کہیں گے:(گوجرانوالہ بورڈ،2016)
(الف) تشبیہ (ب) استعارہ (ج) تلمیح (د) محاورہ (ج)

42۔ بے خطر کود پڑا آتشِ نمرود میں عشق   اس میں آتشِ نمرود ہے:(فیصل آباد بورڈ،2016)
(الف) استعارہ (ب) قافیہ (ج) تلمیح (د) ردیف (ج)

43۔ کلام میں کسی تاریخی واقعہ کی طرف اشارہ کہلاتا ہے:(ملتان بورڈ،2016)
(الف) تشبیہ (ب) استعارہ (ج) ردیف (د) تلمیح (د)

44۔ ان میں سے کون سی تلمیح ہے؟(ملتان بورڈ،2016)
(الف) سماں الفقر فخری کا رہا (ب) چاند سا چہرہ (ج) لوہے شیر (د) صنم آخر کر خدا نہیں ہوتا (الف)

45۔ ''ابنِ مریم ہوا کرے کوئی'' مصرع میں خوبی موجود ہے:(راولپنڈی بورڈ،2016)
(الف) مطلع (ب) مقطع (ج) تلمیح (د) قافیہ (ج)

46۔ تلمیح کس زبان کا لفظ ہے:(فیصل آباد بورڈ 15، راولپنڈی بورڈ 2016، بہاول پور بورڈ، راولپنڈی، ڈیرہ غازی خان، ملتان بورڈ 18)(گوجرانوالہ، فیصل آباد، راولپنڈی بورڈ 2019)
(الف) فارسی (ب) اُردو (ج) عربی (د) ہندی (ج)

47۔ ''سماں الفقر فخری کا رہا شانِ امارت میں'' شعری خوبی بتائیں:(راولپنڈی بورڈ،2016)
(الف) تشبیہ (ب) استعارہ (ج) تلمیح (د) مجازِ مرسل (ج)

48۔ ''اک کھیل ہے اورنگِ سلیماں مرے نزدیک'' اس میں ہے:(سرگودھا بورڈ،2016)(راولپنڈی بورڈ 2023)
(الف) تشبیہ (ب) استعارہ (ج) کنایہ (د) تلمیح (د)

49۔ ''آ رہی ہے چاہِ یوسف سے صدا'' اس میں ہے:(سرگودھا بورڈ،2016)(فیصل آباد بورڈ 2023)
(الف) استعارہ (ب) تلمیح (ج) تشبیہ (د) کنایہ (ب)

50۔ ''بے خطر کود پڑا آتشِ نمرود میں عشق''! اس مصرعے میں ''آتشِ نمرود'' ادبی اصطلاح کے حوالے سے کیا ہے؟(بہاول پور بورڈ 2016)
(الف) استعارہ (ب) تشبیہ (ج) محاورہ (د) تلمیح (د)

51- کسی مشہور واقعے کی طرف اشارہ کرنے کو کیا کہتے ہیں؟ (بہاول پور بورڈ،2016)(بہاول پور، فیصل آباد بورڈ2017، گوجرانوالہ، راولپنڈی بورڈ2018)
(الف) تشبیہ (ب) استعارہ (ج) تلمیح (د) ردیف (ج)

52- ''ابنِ مریم ہوا کرے کوئی''؛ اس مصرع میں ''ابنِ مریم'' کیا ہے؟ (ڈی جی خان بورڈ،2016)
(الف) استعارہ (ب) تلمیح (ج) شبیہ (د) کنایہ (ب)

53- ''جامِ جم سے مرا جامِ سفال اچھا ہے''؛ اس میں ہے: (ڈی جی خان بورڈ،2016)
(الف) استعارہ (ب) تشبیہ (ج) تلمیح (د) ارکان تشبیہ (ج)

54- کسی تاریخی واقعہ کی طرف اشارہ کرنے کو کیا کہتے ہیں؟ (فیصل آباد بورڈ،2017)
(الف) تلمیح (ب) تشبیہ (ج) استعارہ (د) کنایہ (الف)

55- کسی تاریخی واقعہ کی طرف اشارہ کرنے کو کیا کہتے ہیں؟ (فیصل آباد بورڈ،2017)
(الف) استعارہ (ب) تشبیہ (ج) کنایہ (د) تلمیح (د)

56- ''حسنِ یوسف'' کس کی مثال ہے: (لاہور بورڈ،2017)
(الف) تشبیہ (ب) استعارہ (ج) تلمیح (د) مشبہ (ج)

57- ''آ رہی ہے چاہِ یوسف سے صدا'' اس مصرع میں ہے: (لاہور بورڈ،2017)
(الف) تشبیہ (ب) استعارہ (ج) تلمیح (د) مقطع (ج)

58- اورنگِ سلیماں کیا ہے: (لاہور بورڈ،2017)
(الف) استعارہ (ب) تشبیہ (ج) تلمیح (د) حرفِ تشبیہ (ج)

59- ''آ رہی ہے چاہِ یوسف سے صدا دوست یاں تھوڑے ہیں اور بھائی بہت'' اس شعر میں چاہِ یوسف ہے۔ (ملتان بورڈ،
2017)(گوجرانوالہ، راولپنڈی بورڈ2019، راولپنڈی بورڈ2022)
(الف) تشبیہ (ب) استعارہ (ج) تلمیح (د) محاورہ (ج)

60- ''تلمیح'' کی نشان دہی کیجیے: (سرگودھا بورڈ،2017)
(الف) پیرِ کنعاں (ب) چاند جیسا (ج) رواں، دواں (د) آتے آتے (الف)

61- ''تلمیح کی نشان دہی کیجیے: (سرگودھا بورڈ،2017)
(الف) ابنِ مریم (ب) ابوالقاسم (ج) ابن الوقت (د) ابنِ آدم (الف)

62- تلمیح ہے۔ (سرگودھا بورڈ،2017)
(الف) تو شیر ہے (ب) بزمِ عدو میں صورت پروانہ دل مر
(ج) جور کے تو کوہ گراں تھے ہم (د) کچل ڈالا تھا تاج سر دارا (د)

63- آگ ہے، اولادِ ابراہیم ہے، نمرود ہے کیا کسی کو پھر کسی کا امتحاں مقصود ہے۔ یہ شعر ہے۔ (سرگودھا بورڈ،2017)
(الف) تلمیح کا (ب) استعارہ کا (ج) تشبیہ کا (د) ردیف کا (الف)

64- ''اورنگ سلیمان'' کیا ہے؟ (گوجرانوالہ بورڈ،2017)
(الف) استعارہ (ب) تلمیح (ج) تشبیہ (د) حرفِ تشبیہ (ب)

65- ''آ رہی ہے چاہِ یوسف سے صدا'' اس مصرع میں موجود ہے۔ (راولپنڈی بورڈ،2017)
(الف) کنایہ (ب) مجازِ مرسل (ج) تلمیح (د) استعارہ (ج)

66- تلمیح استعمال ہوتی ہے۔ (راولپنڈی بورڈ،2017)(سرگودھا بورڈ2018، راولپنڈی بورڈ2019)
(الف) نظم میں (ب) نثر میں (ج) نظم ونثر دونوں میں (د) کسی میں بھی نہیں (ج)

67- ''یہ طارق کا، صلاح الدین کا، محمود کا پرچم'' میں طارق، صلاح الدین اور محمود ہیں۔ (راولپنڈی بورڈ،2017)
(الف) تشبیہات (ب) تلمیحات (ج) استعارات (د) اضعاف (ب)

68- اے ذوق کسی ہمدمِ دیرینہ کا ملنا بہتر ہے ملاقاتِ مسیحا و خضر سے، مسیحا و خضر ہے۔ (ساہیوال بورڈ،2017)
(الف) تشبیہ (ب) استعارہ (ج) تلمیح (د) کنایہ (ج)

69- کسی کلام میں تاریخی واقعہ کی طرف اشارہ کرنا کہلاتا ہے۔ (ساہیوال بورڈ،2017)
(الف) تشبیہ (ب) استعارہ (ج) کنایہ (د) تلمیح (د)

70- ''آتشِ نمرود'' مثال ہے۔ (ساہیوال بورڈ،2017)
(الف) تشبیہ کی (ب) استعارہ کی (ج) تلمیح کی (د) کنایہ کی (ج)

71- تلمیح ہے۔ (بہاول پور بورڈ،2017)
(الف) شیر جیسی دھاڑ (ب) یدِ بیضا (ج) سرو قد (د) موتیوں جیسے دانت (ب)

72- کلام میں کسی تاریخی واقعہ کی طرف اشارہ کہلاتا ہے۔ (بہاولپور بورڈ،2017)
(الف) استعارہ (ب) تشبیہ (ج) تلمیح (د) مجازِ مرسل (ج)

73- تلمیح کی نشان دہی کریں۔ (ڈی جی خان بورڈ،2017)
(الف) چاند چہرہ (ب) ابنِ مریم (ج) کوہ پیا (د) چاند کی طرح (ب)

74- ''بے خطر کود پڑا آتشِ نمرود میں عشق'' اس مصرع میں ''آتشِ نمرود'' کیا ہے۔ (آزاد کشمیر بورڈ،2017)
(الف) استعارہ (ب) مجازِ مرسل (ج) تلمیح (د) تشبیہ (ج)

75 کسی شعر یا عبارت میں ''طوفانِ نوح'' کا ذکر ہو تو کون سی اصطلاح ہوگی: (لاہور بورڈ2018)
(الف) استعارہ (ب) تشبیہ (ج) تلمیح (د) مجازِ مرسل (ج)

76 نظم یا نثر میں کسی سیاسی، تاریخی، مذہبی یا افسانوی واقعہ کی طرف اشارہ کرنا کہلاتا ہے: (لاہور بورڈ2018)(بہاول پور بورڈ2019)
(الف) تشبیہ (ب) تلمیح (ج) استعارہ (د) مجازِ مرسل (ب)

76 آ رہی ہے چاہِ یوسف سے صدا............ دوست یاں تھوڑے ہیں اور بھائی بہت: (گوجرانوالہ بورڈ2018)
درج بالا شعر میں کون سی شعری اصطلاح استعمال ہوئی ہے؟
(الف) استعارہ (ب) تشبیہ (ج) کنایہ (د) تلمیح (د)

77- کسی تاریخی واقعے کی طرف اشارہ کرنا .... کہلاتا ہے: (گوجرانوالہ بورڈ2018)
(الف) تلمیح (ب) استعارہ (ج) تشبیہ (ج) مشبہ (الف)

78- کسی شعر میں یا نثر میں ''محمود و ایاز'' کا ذکر ہو تو کون سی ادبی اصطلاح استعمال ہوتی ہے: (سرگودھا بورڈ2018)
(الف) تشبیہ (ب) محاورہ (ج) تلمیح (ج) کنایہ (ج)

79- تلمیح استعمال ہوتی ہے: (سرگودھا بورڈ2018)
(الف) نثر میں (ب) غزل میں (ج) نظم میں (د) نظم و نثر میں (د)

80- آ رہی ہے چاہِ یوسف سے صدا دوست یاں تھوڑے ہیں اور بھائی بہت۔ چاہِ یوسف ہے: (راولپنڈی بورڈ18)
(الف) تشبیہ (ب) استعارہ (ج) تلمیح (د) کنایہ (ج)

81- کسی مشہور واقعے کی طرف اشارہ کرنے کو کہتے ہیں: (راولپنڈی بورڈ2018)
(الف) استعارہ (ب) تشبیہ (ج) تلمیح (د) مجازِ مرسل (ج)

82- اورنگ سلیمان ہے: (فیصل آباد بورڈ2018)
(الف) تشبیہ (ب) حرفِ تشبیہ (ج) استعارہ (د) تلمیح (د)

83- تلمیح ہے۔ (ڈیرہ غازی خان بورڈ2018)
(الف) موتیوں جیسے دانت (ب) برف کی طرح ٹھنڈا پانی (ج) آبِ حیات (د) شیر جیسا (ج)

84- ''آتشِ نمرود'' مثال ہے: (ملتان بورڈ2018، بہاول پور بورڈ2022)
(الف) تشبیہ کی (ب) استعارہ کی (ج) تلمیح کی (د) مشبہ کی (ج

85۔ گرامر کی رو سے "اورنگِ سلیماں" ہے: (ملتان بورڈ 2018)
(الف) استعارہ (ب) تشبیہ (ج) تلمیح (د) حروف تشبیہ (ج)

86۔ "آرہی ہے چاہِ یوسف سے صدا" اس مصرع میں صنعت ہے۔ (آزاد کشمیر بورڈ 2018) (لاہور، راولپنڈی بورڈ 2017)
(الف) تلمیح (ب) استعارہ (ج) تشبیہ (د) مشبہ (الف)

87۔ "بے خطر کود پڑا آتشِ نمرود میں عشق" اس مصرعے میں آتشِ نمرود ادبی اصطلاح میں کیا ہے؟ (آزاد کشمیر بورڈ 2018)
(الف) تشبیہ (ب) تلمیح (ج) استعارہ (ج) مقطع (ب)

88۔ "حسنِ یوسف" میں کون سی شعری اصطلاح ہے؟ (ساہی وال بورڈ 2018)
(الف) استعارہ (ب) مجازِ مرسل (ج) تلمیح (ج) تشبیہ (ج)

89۔ سیف اللہ سے شخصیت مراد ہوتی ہے: (فنی بورڈ 2018)
(الف) طارق بن زیادؒ (ب) محمود غزنویؒ (ج) خالید بن ولیدؓ (د) صلاح الدین ایوبیؒ (ج)

90۔ "چاہِ یوسف" ہے۔۔ (فنی بورڈ 2018) (ساہی وال بورڈ 2019)
(الف) تلمیح (ب) استعارہ (ج) تشبیہ (د) قافیہ (الف)

91۔ "آتشِ نمرود" کیا ہے: (بہاول پور بورڈ 2018) (ملتان بورڈ 2019)
(الف) استعارہ (ب) کنایہ (ج) تلمیح (د) روزمرہ (ج)

92۔ اے ذوق کسی ہمدمِ دیرینہ کا ملنا بہتر ہے ملاقاتِ مسیحا و خضر ہے مسیحا و خضر ہے: (ساہی وال بورڈ 2017)
(الف) تشبیہ (ب) استعارہ (ج) محاورہ (د) تلمیح (د)

93۔ آگ ہے، اولادِ ابراہیم ہے نمرود ہے کیا کسی کو پھر کسی کا امتحاں مقصود ہے یہ شعر ہے: (سرگودھا بورڈ 2017)
(الف) تلمیح کا (ب) استعارہ کا (ج) تشبیہ کا (د) ردیف کا (الف)

94۔ "قاروں نے راستے میں لٹایا خزانہ کیا" اس مصرع میں ہے: (فیصل آباد بورڈ 2019)
(الف) تشبیہ (ب) استعارہ (ج) تلمیح (د) مقطع (ج)

95۔ "اک بات ہے اعجازِ مسیحا میرے آگے"، تلمیح کی نشان دہی کیجیے: (ملتان بورڈ 2019)
(الف) اک بات (ب) میرے آگے (ج) اعجاز (د) اعجازِ مسیحا (د)

96۔ تلمیح ہے: (بہاول پور بورڈ 2019)
(الف) شیر کی طرح (ب) یدِ بیضا (ج) سروقد (د) پھول ہیں صحرا میں (ب)

97۔ تلمیح کی مثال کون سی ہے؟ (راولپنڈی بورڈ) 2019
(الف) بلال شیر ہے (ب) بلال کا شیر کی طرح بہادر ہے (ج) بلال شاعر ہے (د) روحِ بلالی نہ رہی (د)

98۔ تلمیح ہے: (بہاول پور بورڈ 2019)
(الف) شیر دل فوجی (ب) بکری کی طرح بزدل (ج) سر آنکھوں پر بٹھانا (د) تیشۂ فرہاد (د)

99۔ تلمیح ہے: (بہاول پور بورڈ 2019)
(الف) باغِ جناح (ب) اورنگ زیب (ج) اورنگِ سلیمان (د) کوہِ ہمالیہ (ج)

100۔ ایک ناوک نے اس کی مژگاں کے...............طائرِ سدرہ تک شکار کیا، میں تلمیح ہے: (بہاول پور بورڈ 2022)
(A) طائرِ سدرہ (B) ناوک (C) مژگاں (D) شکار (A)

101۔ "محمود و ایاز" قواعد کی رُو سے کیا ہے؟ (ملتان بورڈ 2022)
(A) تشبیہ (B) تلمیح (C) استعارہ (D) تاریخ (B)

102۔ تلمیح میں کسی ایسے واقعہ کی طرف اشارہ ہوتا ہے جو۔ (راولپنڈی بورڈ 2022)
(A) قرآنی ہو (B) نباتاتی ہو (C) سائنسی ہو (D) حسابی ہو (A)

103۔ درج ذیل میں سے کون سی تلمیح نہیں ہے؟ (سرگودھا بورڈ 2022) (ساہیوال بورڈ 2023)
(A) صبرِ ایوب (B) دمِ عیسیٰ (C) چاؤ قتن (D) آتش نمرود (C)

104۔ "الفقر فخری" علم بدیع کی رو سے کیا ہے؟ (ساہی وال بورڈ 2022)
(A) کنایہ (B) تلمیح (C) تشبیہ (D) استعارہ (B)

105۔ ان میں سے تلمیح کیا ہے (لاہور بورڈ 2022)
(A) آگ (B) سمندر (C) بادشاہ (D) آبِ حیات (D)

106۔ "آتشِ نمرود" ادبی اصطلاح میں ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ہے۔ (گوجرانوالہ بورڈ 2022)
(A) تلمیح (B) استعارہ (C) تشبیہ (D) محاورہ (A)

107۔ جس چیز کے لیے صنعت ادھار لی جائے، اسے کہتے ہیں۔ (فیصل آباد بورڈ 2022)
(A) وجہ جامع (B) حرفِ تشبیہ (C) مستعارلہ (D) مستعارمنہ (C)

108۔ "میں ہوں سقراط، مجھے زہر پلایا جائے" اس میں استعمال ہوئی ہے۔
(A) تلمیح (B) تشبیہ (C) تضاد (D) ان میں سے کوئی نہیں (A)

109۔ "آبِ حیات" ہے۔ (فیصل آباد بورڈ 2022)
(A) تلمیح (B) تشبیہ (C) استعارہ (D) ردیف (A)

110۔ اداتِ تشبیہ کہتے ہیں: (ڈیرہ غازی خان بورڈ 2022)
(A) حروفِ تشبیہ (B) مشبہ (C) مشبہ بہ (D) طرفین تشبیہ (A)

111۔ "اس کنویں کا پانی شہد کی طرح میٹھا ہے" اس میں ہے۔
(A) تشبیہ (B) استعارہ (C) تلمیح (D) کچھ بھی نہیں (A)

112۔ "صبرِ ایوب" مثال ہے: (گوجرانوالہ بورڈ 2023)
(A) تشبیہ کی (B) استعارہ کی (C) تلمیح کی (D) علم بیان کی (C)

113۔ "گنجِ قاروں" کیا ہے؟ (بہاول پور بورڈ 2023)
(A) تشبیہ (B) استعارہ (C) کنایہ (D) تلمیح (D)

114۔ ۔۔۔۔ کا علم بدیع سے تعلق ہے: (لاہور بورڈ 2023)
(A) تلمیح (B) استعارہ (C) تشبیہ (D) تشبیہ۔استعارہ (A)

115۔ "آتشِ نمرود" اور "آبِ حیات" گرامر کی رو سے ہیں: (ملتان بورڈ 2023)
(A) تشبیہ (B) استعارہ (C) تلمیح (D) کنایہ (C)

116۔ چل رہی ہے حرفِ کُن سے اب تلک۔ اک کہانی اتنے کرداروں کے بیچ۔ اس میں حرفِ کُن ہے: (ڈی جی خان بورڈ 2023)
(A) استعارہ (B) تشبیہ (C) تلمیح (D) قافیہ (C)

117۔ اے مرے دور کی زلیخا سن۔ یوسف متقی نہیں ہوں میں۔ اس شعر میں موجود ہے: (ڈی جی خان بورڈ 2023)
(A) تلمیح (B) استعارہ (C) تشبیہ (D) صنعت تکرار (A)

118۔ "میں ڈٹا ہوا ہوں صداقتوں کے محاذ پر مری کربلا کی روایتیں مرے ساتھ ہیں" اس شعر میں کربلا ہے: (لاہور بورڈ 2023)
(A) تشبیہ (B) تلمیح (C) استعارہ (D) صنعتِ تضاد (B)

شعری اصطلاحات

جب کوئی لفظ اپنے لغوی معانی کی بجائے کسی ایسے مخصوص معانی میں استعمال ہو جس کے بارے میں ماہرینِ علم و فن متفق ہوں تو اسے اصطلاح (Term) کہتے ہیں۔ ہر علم اور فن کی اپنی مخصوص اصطلاحات ہوتی ہیں۔ جن کی مدد سے اس علم یا فن کو آسانی سے سمجھا جا سکتا ہے۔ شاعری میں بھی کچھ اصطلاحات مروج ہیں۔ جن کو شعری اصطلاحات کہا جاتا ہے۔ سالِ اوّل کے نصاب میں صرف چار اصطلاحات قافیہ، ردیف، مطلع اور مقطع شامل ہیں۔ ذیل میں ان پر قدرے تفصیل سے روشنی ڈالی جائے گی۔ البتہ ضمنی طور پر چند دیگر اصطلاحات کا بھی سرسری تعارف کرانا ضروری خیال کیا گیا ہے۔

١۔ شعر: شعر عربی زبان کا لفظ ہے جو شعور سے مشتق ہے۔ اس کے لغوی معنی جاننا بوجھنا کے ہیں۔ اصطلاحی طور پر شعر اس کلامِ موزوں کو کہتے ہیں، جس میں تاثیر اور حسن ادا ہو۔ شعر دو مصرعوں پر مشتمل ہوتا ہے۔

٢۔ مصرع: مصرع کا لفظی مطلب ہے دروازے کا ایک تختہ یعنی کواڑ۔ اصطلاحی طور پر شعر کا آدھا حصہ مصرع کہلاتا ہے۔ بعض مصرعے اس قدر مقبول ہو جاتے ہیں کہ وہ مثال اور سند کی حیثیت اختیار کر لیتے ہیں۔ مثلاً

١۔ جو چاہے آپ کا حسنِ کرشمہ ساز کرے
٢۔ فرنگ کی رگِ جاں پنجۂ یہود میں ہے
٣۔ لہو خورشید کا ٹپکے، اگر ذرّے کا دل چیریں

٣۔ بیت: لفظی مطلب ہے گھر جب کہ اصطلاحی طور پر وہ شعر جس کے دونوں مصرعے ہم قافیہ ہوں، بیت کہلاتا ہے۔ مثلاً

دل میں اک لہر سی اُٹھی ہے ابھی
کوئی تازہ ہوا چلی ہے ابھی

٤۔ فرد: ایسا شعر جو تنہا ہو یعنی کسی غزل، نظم، قصیدہ یا مثنوی کا جز و نہ ہو اس شعر کے دونوں مصرعوں کا ہم قافیہ ہونا ضروری نہیں۔ ایسے متفرق اور مفرد اشعار، شاعر کے دیوان میں ''فردیات'' کے عنوان سے درج ہوتے ہیں۔

٥۔ شاعر: شاعر کا لفظی مطلب ہے ''صاحب شعور'' یعنی سوجھ بوجھ رکھنے والا جب کہ اصطلاحی طور پر وہ شخص شاعر کہلاتا ہے۔ جو اپنے خیالات کو شعری جامہ پہناتا ہے۔

٦۔ تخلص: لفظی مطلب ہے رہائی پانا، خالص ہو جانا، جدا ہو جانا، شعری اصطلاح میں وہ مختصر نام جسے شاعر اپنے اشعار میں استعمال کرتے ہیں۔ تخلص کہلاتا ہے۔ تخلص کا استعمال شعرائے ایران کی ایجاد ہے۔

٧۔ غزل: غزل کے لغوی معنی عورتوں سے بات چیت کرنے کے ہیں۔ نیز ہرن کے مُنھ سے نکلنے والی اُس دردناک آواز کو بھی غزل کہتے ہیں جب شکاری کتے اس کو دبوچنے کو ہوں اور اس کے سینگ کسی جھاڑی وغیرہ میں پھنس جائیں۔ مگر اصطلاح میں غزل سے مراد شاعری کی وہ قسم ہے جس میں معاملاتِ حسن و عشق کا بیان خلوصِ دل کی چاشنی کے ساتھ ایک خاص ہیت (Form) اور آہنگ کے ساتھ موجود ہو۔ غزل کا ہر شعر جداگانہ حیثیت کا حامل ہوتا ہے۔ پہلا شعر مطلع اور آخری شعر مقطع کہلاتا ہے۔

٨۔ قصیدہ: قصیدہ عربی زبان کا لفظ ہے اس کے لغوی معنی مغز اور گودے کے ہیں۔ اصطلاحی طور پر قصیدہ شاعری کی وہ قسم ہے جس میں کسی شخص کی تعریف اور شان و شوکت بیان کی گئی ہو۔ قصیدے کے چار اجزا (حصے) ہوتے ہیں۔ تشبیب، گریز، مدح اور دعا۔ یہ چاروں باہم مل کر قصیدے کی تکمیل کرتے ہیں۔

٩۔ تضمین: تضمین کے لغوی معنی ہیں شامل کرنا، ملانا، جگہ دینا۔ اصطلاح شعرا میں کسی مشہور مضمون یا شعر کو اپنے شعر میں داخل کرنا، کسی دوسرے شاعر کے شعر کو بعینہٖ اپنے کلام میں شامل کرنا، تضمین کہلاتا ہے۔

مطلع

مطلع عربی زبان کا لفظ ہے جس کے لغوی معانی ہیں ''طلوع ہونے کی جگہ'' یا ''چاند اور سورج کے نکلنے کی جگہ'' شعری اصطلاح میں غزل یا قصیدے کا پہلا شعر جس کے دونوں مصرعے ہم قافیہ ہوں، مطلع کہلاتا ہے۔

☆ اگر کسی غزل کے پہلے شعر کے دونوں مصرعے ہم قافیہ نہ ہوں تو اسے پہلا شعر کہا جائے گا، مطلع نہیں۔

☆ مطلع غزل کا نقیب ہوتا ہے۔ جس طرح نقیب بادشاہ کی آمد کا اعلان کرتا ہے اسی طرح مطلع ایک ایسا آہنگ قائم کرتا ہے جس کی فضا میں باقی اشعار اپنا رنگ جماتے ہیں۔

☆ غزل میں ایک سے زیادہ مطلعے بھی ہو سکتے ہیں۔ مگر یہ سب مطلعے شروع میں اور یکے بعد دیگرے آتے ہیں۔ پہلے مطلع کے بعد آنے والے مطلع کو مطلع ثانی، زیب مطلع اور حسنِ مطلع کہا جاتا ہے۔ اگر تیسرا شعر بھی ہم قافیہ و ہم ردیف ہو تو اسے مطلع ثالث کہیں گے۔

مثالیں:

دل میں اک لہر سی اُٹھی ہے ابھی
کوئی تازہ ہوا چلی ہے ابھی
شور برپا ہے خانۂ دل میں
کوئی دیوار سی گری ہے ابھی

مندرجہ بالا اشعار میں پہلا شعر مطلع ہے اور دوسرا عام شعر ہے۔

١.

کون دنیا میں با وفا نکلا
یہ تمھاری زباں سے کیا نکلا
وہ اِدھر بھول کر جو آ نکلا
میں نے جانا کہ مدعا نکلا
بت کدہ دیکھ کر ہوئی عبرت
میرے منھ سے خدا خدا نکلا

مندرجہ بالا ان اشعار میں سے پہلا شعر مطلع ہے، دوسرا حسنِ مطلع اور تیسرا عام شعر ہے۔

٢.

غضب کیا ترے وعدے پہ اعتبار کیا
تمام رات قیامت کا انتظار کیا
کسی طرح جو نہ اس بت نے اعتبار کیا
مری وفا نے مجھے خوب شرمسار کیا
ہنسا ہنسا کے شبِ وصل اشکبار کیا
تسلیاں مجھے دے دے کر بے قرار کیا
تجھے تو وعدۂ دیدار ہم سے کرنا تھا
یہ کیا کیا کہ جہاں کو امیدوار کیا

ان اشعار میں پہلا شعر مطلع، دوسرا حسن مطلع، تیسرا مطلع ثالث اور چوتھا عام شعر ہے۔

٣.

عجب واعظ کی دینداری ہے یا رب
عداوت ہے اسے سارے جہاں سے
کوئی اب تک نہ یہ سمجھا کہ انساں
کہاں جاتا ہے، آتا ہے کہاں سے
وہیں سے رات کو ظلمت ملی ہے
چمک تارے نے پائی ہے جہاں سے

اس غزل کے پہلے شعر کے دونوں مصرعے ہم قافیہ نہیں ہیں۔ لہٰذا اسے مطلع نہیں کہیں گے۔

کثیرالانتخابی سوالات

☆ ہر سوال کے چار ممکنہ جوابات دیے گئے ہیں، صحیح جواب کا انتخاب کریں۔

۱۔ مطلع کا لغوی مطلب کیا ہے؟
(الف) شروع ہونا (ب) اختتام ہونا (ج) طلوع ہونے کی جگہ (د) غروب ہونے کی جگہ (ج)

۲۔ مطلع کہتے ہیں:
(الف) غزل کے آخری شعر کو (ب) غزل کے ہر شعر کو (ج) غزل کے پہلے شعر کو (د) قصیدہ کے آخری شعر کو (ج)

۳۔ مطلع کی نشان دہی کریں۔
(الف) اثر اس کو ذرا نہیں ہوتا (ب) تم میرے پاس ہوتے ہو گویا
(ج) میرے آشیاں کے تو تھے چار تنکے (د) جو برائی تھی میرے نام سے منسوب ہوئی (الف)

۴۔ قصیدہ کے پہلے شعر کو کہتے ہیں۔
(الف) مقطع (ب) مطلع (ج) قافیہ (د) ردیف (ب)

۵۔ غزل کے پہلے شعر کو کہتے ہیں۔
(الف) مقطع (ب) مطلع (ج) قافیہ (د) ردیف (ب)

۶۔ ''حسن مطلع'' آتا ہے: (بہاول پور بورڈ 2013ء)
(الف) اصل مطلع کے بعد (ب) اصل مطلع سے پہلے (ج) غزل کے آخر میں (د) درمیان میں (الف)

پنجاب کے تمام تعلیمی بورڈز میں پوچھے گئے کثیرالانتخابی سوالات

1۔ مطلع کہتے ہیں۔ (ساہیوال بورڈ، فیصل آباد بورڈ، ڈیرہ غازی خان بورڈ، بہاول پور بورڈ، راولپنڈی بورڈ، 2013، ساہیوال بورڈ، فیصل آباد بورڈ، لاہور بورڈ، 2014، ساہیوال بورڈ، بہاولپور بورڈ، 2015، ملتان، راولپنڈی بورڈ 16) (فیصل آباد بورڈ 2023)
(الف) نظم کے پہلے شعر کو (ب) غزل کے پہلے شعر کو (ج) نظم کے آخری شعر کو (د) غزل کے آخری شعر کو (ب)

2۔ یہ شعر غزل میں کیا ہے؟ اثر اس کو، ذرا نہیں ہوتا رنج، راحت فزا نہیں ہوتا (بہاول پور بورڈ، 2013، ساہیوال بورڈ، 2015، 17)
(الف) مطلع (ب) مقطع (ج) قافیہ (د) ردیف (الف)

3۔ مطلع کے دونوں مصرعے ہوتے ہیں۔ (بہاول پور بورڈ، 2013، 2022) (فیصل آباد بورڈ، ڈیرہ غازی خان بورڈ، راولپنڈی بورڈ، 2014) (گوجرانوالہ بورڈ، ملتان بورڈ، 2015) (سرگودھا بورڈ 2019) (سرگودھا بورڈ، بہاول پور بورڈ، گوجرانوالہ بورڈ 2023)
(الف) ہم قافیہ (ب) ہم معنی (ج) ذو معنی (د) ہم راہ (الف)

4۔ ''حسن مطلع'' آتا ہے۔ (بہاول پور بورڈ، 2013، گوجرانوالہ بورڈ 18) (بہاول پور بورڈ 2019) (ڈیرہ غازی خان بورڈ 2022)
(الف) اصل مطلع کے بعد (ب) اصل مطلع سے پہلے (ج) غزل کے آخر میں (د) درمیان میں (الف)

5۔ غزل کا دوسرا شعر جس کے دونوں مصرعے ہم قافیہ ہوں کہلاتے ہیں: (بہاول پور بورڈ، 2014) (آزاد جموں کشمیر 2022)
(الف) مطلع (ب) مطلع ثانی (ج) حسن مطلع (د) مقطع (ج)

6۔ ''مطلع'' کے لغوی معنی ہیں: (لاہور بورڈ، 2013) (ملتان بورڈ، لاہور بورڈ، بہاول پور بورڈ، 2014) (ڈی جی خان بورڈ، راولپنڈی بورڈ، 2015، گوجرانوالہ، فیصل آباد، بہاول پور بورڈ 16، لاہور، سرگودھا، بہاول پور، ڈیرہ غازی خان بورڈ، 17، راولپنڈی، ڈیرہ غازی خان، آزاد کشمیر بورڈ 18) (لاہور، ساہی وال، سرگودھا، راولپنڈی بورڈ 2019، سرگودھا بورڈ 2022، گوجرانوالہ بورڈ 2022) (فیصل آباد بورڈ 2023)
(الف) طلوع ہونے کی جگہ (ب) غروب ہونے کی جگہ (ج) سونے کی جگہ (د) لیٹنے کی جگہ (الف)

7۔ دونوں مصرعے ہم قافیہ و ہم ردیف ہوتے ہیں۔ (بہاول پور بورڈ، 2014) (آزاد جموں کشمیر 2022)
(الف) ردیف (ب) قافیہ (ج) مقطع (د) مطلع (د)

8۔ شعری اصطلاح کہلاتی ہے۔ (بہاول پور بورڈ، 2014)
(الف) مطلع (ب) تشبیہ (ج) استعارہ (د) تلمیح (الف)

9۔ مطلع کا مصرع ہے۔ (ڈی جی خان بورڈ، 2013)
(الف) مرے آشیاں کے تو تھے چار تنکے (ب) تم مرے پاس ہوتے ہو گویا
(ج) جس سر کو غرور آج ہے یاں تاج وری کا (د) رکھتے میرے بھی غم شمار اے کاش (ج)

10۔ یہ آرزو تھی تجھے گل کے روبرو کرتے ہم اور بلبلِ بے تاب گفتگو کرتے۔ شعری اصطلاح میں اسے کیا کہیں گے: (2013)
(الف) ردیف (ب) قافیہ (ج) مقطع (د) مطلع (د)

11۔ مطلع پہلا شعر ہوتا ہے۔ (فیصل آباد بورڈ، 2013)
(الف) نظم کا (ب) نظم اور غزل کا (ج) غزل اور قصیدے کا (د) غزل کا (ج)

12۔ مطلع غزل کا .... ہوتا ہے۔ (فیصل آباد بورڈ، راولپنڈی بورڈ، 2013) (فیصل آباد بورڈ، 2015)
(الف) نقیب (ب) نصیب (ج) تشبیب (د) رقیب (الف)

13۔ مطلع کس زبان کا لفظ ہے؟ (سرگودھا بورڈ، 2013، سرگودھا بورڈ، ملتان بورڈ، 2015، ملتان، راولپنڈی، ساہی وال، ڈیرہ غازی خان بورڈ 17، آزاد کشمیر بورڈ 18) (گوجرانوالہ بورڈ، ملتان، ساہی وال بورڈ 2019)
(الف) فارسی (ب) ہندی (ج) عربی (د) سندھی (ج)

14۔ بھلا تا لاکھ ہوں لیکن برابر یاد آتے ہیں الٰہی ترکِ الفت پر وہ کیوں کر یاد آتے ہیں۔ (راولپنڈی بورڈ، 2014)
(الف) عام شعر (ب) مطلع ثانی (ج) مطلع (د) مقطع (ج)

15۔ غزل کا...... مطلع کہلاتا ہے۔ (ملتان بورڈ، 2013)
(الف) پہلا شعر (ب) دوسرا شعر (ج) آخری شعر (د) تیسرا شعر (الف)

16۔ مطلع کے دونوں مصرعے .... ہوتے ہیں۔ (ملتان بورڈ، آزاد کشمیر بورڈ، 2014)
(الف) ہم وزن (ب) ہم بحر (ج) ہم الفاظ (د) ہم قافیہ (د)

17۔ رسمِ جفا کامیاب دیکھیے کب تک رہے حُبِ وطن مستِ خواب دیکھیے کب تک رہے۔ غزل میں یہ شعر (ملتان بورڈ، 2014)
(الف) مطلع ہے (ب) مقطع ہے (ج) قافیہ ہے (د) ردیف ہے (الف)

18۔ مطلع کی بنیادی پہچان ہے۔ (گوجرانوالہ بورڈ، 2013)
(الف) غزل کا پہلا شعر (ب) غزل کا آخری شعر (ج) تخلص کا استعمال (د) غزل کا تیسرا شعر (الف)

19۔ غزل کے پہلے شعر کے دونوں مصرعوں میں قافیہ اور ردیف موجود ہو تو اسے کیا کہتے ہیں۔ (گوجرانوالہ بورڈ، 2013) (لاہور، گوجرانوالہ، ملتان، ڈیرہ غازی خان بورڈ 2018، ڈیرہ غازی خان بورڈ 2019)
(الف) مطلع (ب) مقطع (ج) ردیف (د) قافیہ (الف)

20۔ اُفق پر چاند اور سورج نکلنے کی جگہ کو کہتے ہیں۔ (گوجرانوالہ بورڈ، 2013) (ساہی وال بورڈ 2022) (لاہور بورڈ 2023)
(الف) مطلع (ب) مقطع (ج) ردیف (د) قافیہ (الف)

21۔ حسنِ مطلع کی تعداد ہو سکتی ہے۔ (آزاد کشمیر بورڈ، 2014)
(الف) ایک (ب) دو (ج) تین (د) چار (الف)

22۔ مطلع کے دونوں مصرعوں کا ہم قافیہ ہونا: (گوجرانوالہ بورڈ، 2015) (بہاول پور بورڈ 2023)
(الف) ضروری ہے (ب) غیر ضروری ہے (ج) ممکن نہیں (د) غلط ہے (الف)

23۔ غزل یا قصیدے کا پہلا شعر جس کے دونوں مصرعے ہم قافیہ اور ہم ردیف ہوں، کہلاتا ہے: (لاہور بورڈ، ڈیرہ غازی خان بورڈ، 2015)
(الف) مقطع (ب) مطلع (ج) قافیہ (د) ردیف (ب)

24۔ مطلع آتا ہے: (بہاول پور بورڈ، 2015)
(الف) قصیدہ اور غزل میں (ب) آپ بیتی میں (ج) نظموں میں (د) کوئی بھی نہیں (الف)

25۔ اگر غزل میں تیسرا شعر بھی ہم قافیہ اور ہم ردیف ہو تو اُسے کہتے ہیں؛(بہاول پور بورڈ،2015)(ڈیرہ غازی خان بورڈ2022)
(الف) حسنِ مطلع (ب) مطلع اول (ج) مطلع ثالث (د) مطلع ثانی (ج)

26۔ مطلع ہوتا ہے۔(ڈیرہ غازی خان بورڈ،2015)(لاہور بورڈ2023)
(الف) مرثیے میں (ب) غزل میں (ج) مثنوی میں (د) آزاد نظم میں (ب)

27۔ اگر کسی غزل کے پہلے شعر کے دونوں مصرعے ہم قافیہ نہ ہوں تو وہ کہلائے گا۔ (ساہیوال بورڈ،2015)(ملتان بورڈ2019،ڈیرہ غازی خان بورڈ2022)
(الف) مطلع (ب) غزل کا آخری شعر (ج) مقطع (د) غزل کا پہلا شعر (د)

28۔ غزل کے پہلے شعر کو کہتے ہیں۔(راولپنڈی بورڈ،15،ڈیرہ غازی خان بورڈ 16،فیصل آباد،ملتان،گوجرانوالہ،راولپنڈی بورڈ 17،لاہور،ملتان،گوجرانوالہ،راولپنڈی،آزاد کشمیر بورڈ 18)
(الف) مطلع (ب) مقطع (ج) قافیہ (د) ردیف (الف)

29۔ مطلع میں دونوں مصرعوں کے ہم قافیہ ہونے کے علاوہ کیا شرط لازم ہے؟(راولپنڈی بورڈ،2015)
(الف) دونوں مصرعے ہم ردیف (ب) تخلص (ج) ہم ردیف و ہم قافیہ (د) غزل کا پہلا شعر (د)

30۔ گل کو ہوتا صبا قرار اے کاش رہتی ایک آدھ دن بہار اے کاش شعر غزل میں کیا ہوتا ہے؟(فیصل آباد بورڈ،2015)
(الف) مقطع (ب) قافیہ (ج) مطلع (د) ردیف (ج)

31۔ اس کے لغوی معنی "طلوع ہونے کی جگہ" کے ہیں:(فیصل آباد بورڈ،2015)
(الف) مقطع (ب) مطلع (ج) قافیہ (د) ردیف (ب)

32۔ مطلع کی تعریف یہ ہے کہ شعر کے دونوں مصرعے:(لاہور بورڈ،2016)
(الف) ایک جیسے ہوں (ب) ایک دوسرے سے مختلف ہوں
(ج) قافیہ اور ردیف کے پابند نہ ہوں (د) ہم قافیہ اور ہم ردیف ہوں (د)

33۔ اگر غزل میں تیسرا شعر بھی ہم قافیہ و ہم ردیف ہو تو اسے کہتے ہیں:(ملتان بورڈ،2016)(فیصل آباد بورڈ2018)(ساہی وال بورڈ2022)
(الف) مطلع (ب) مطلع ثانی (ج) مطلع ثالث (د) مقطع (ج)

34۔ غزل یا قصیدے کا پہلا شعر ہوتا ہے:(راولپنڈی بورڈ،2016)
(الف) مقطع (ب) حسنِ مطلع (ج) مطلع (د) تخلص (ج)

35۔ مطلع ہوتا ہے:(سرگودھا بورڈ،2016،2022)
(الف) مرثیے میں (ب) غزل میں (ج) مثنوی میں (د) رُباعی میں (ب)

36۔ اگر کسی غزل کے پہلے شعر کے دونوں مصرعے ہم قافیہ نہ ہوں تو وہ کہلائے گا:(سرگودھا بورڈ،2016)
(الف) مطلع (ب) غزل کا آخری شعر (ج) مقطع (د) غزل کا پہلا شعر (د)

37۔ غزل کا پہلا شعر جس کے دونوں مصرعے ہم قافیہ ہوں اُسے کیا کہتے ہیں:(بہاول پور بورڈ،2016)
(الف) ردیف (ب) قافیہ (ج) مطلع (د) مقطع (ج)

38۔ غزل اور قصیدے میں کس کا ہونا ضروری ہے؟(ڈی جی خان بورڈ،2016)
(الف) قافیہ (ب) ردیف (ج) مطلع (د) مقطع (الف)

39۔ طلوع ہونے یا ابھرنے کی جگہ کو کہتے ہیں:(فیصل آباد بورڈ،2017)(فیصل آباد بورڈ2019)
(الف) قافیہ (ب) ردیف (ج) مطلع (د) مقطع (ج)

40۔ اصطلاح میں......... شعر غزل کا مطلع ہوتا ہے۔(ملتان بورڈ،2017)(ساہی وال بورڈ2019)(بہاول پور بورڈ2023)
(الف) پہلا (ب) دوسرا (ج) آخری (د) آخری سے پہلا (الف)

41۔ مطلع......... کا پہلا شعر ہوتا ہے۔(گوجرانوالہ بورڈ،2017)
(الف) مرثیے (ب) مثنوی (ج) غزل اور قصیدے (د) حمد (ج)

42۔ اثر اس کو ذرا نہیں ہوتا رنج، راحت فزا نہیں ہوتا درج ذیل میں سے کیا ہے؟(ساہیوال بورڈ،2017)
(الف) مطلع (ب) مقطع (ج) تلمیح (د) مجازِ مرسل (الف)

43۔ مطلع ہوتا ہے:(بہاول پور،فنی بورڈ2018)
(الف) مرثیے میں (ب) غزل میں (ج) مثنوی میں (د) آزاد نظم میں (ب)

44۔ گل کو ہوتا صبا! قرار اے کاش!(آزاد کشمیر بورڈ،2017)
(الف) مقطع (ب) مطلع (ج) غزل کا عام شعر (د) آخری شعر (ب)

45۔ گل کو ہوتا صبا قرار اے کاش رہتی ایک آدھ دن بہار اے کاش:(گوجرانوالہ بورڈ2018)
درج بالا شعر غزل میں کیا ہے؟
(الف) مطلع (ب) مقطع (ج) ردیف (د) قافیہ (الف)

46۔ مطلع کے دونوں مصرعے......... ہوتے ہیں:(گوجرانوالہ بورڈ2018)(ڈیرہ غازی خان بورڈ2022)
(الف) ہم معنی (ب) ہم قافیہ (ج) ذو معنی (د) ہم زبان (ب)

47۔ مطلع کی بنیادی پہچان کیا ہے؟(سرگودھا بورڈ2018)
(الف) ردیف (ب) دونوں مصرعے ہم قافیہ ہوں (ج) آخری شعر (د) تعلّی (ب)

48۔ اصطلاح میں مطلع غزل کا کون سا شعر ہوتا ہے؟؟(سرگودھا بورڈ2018)(ساہیوال بورڈ2023)
(الف) پہلا (ب) دوسرا (ج) تیسرا (د) چوتھا (الف)

49۔ اگر کسی غزل کے پہلے شعر کے دونوں مصرعے ہم قافیہ نہ ہوں تو وہ کہلائے گا:؟(سرگودھا بورڈ2018)
(الف) مطلع (ب) غزل کا آخری شعر (ج) مقطع (د) غزل کا پہلا شعر (د)

50۔ اثر اس کو ذرا نہیں ہوتا رنج راحت فزا نہیں ہوتا اس شعر کو کیا کہیں گے؟(فیصل آباد بورڈ2018)
(الف) مقطع (ب) پہلا شعر (ج) مطلع (د) حسن مطلع (ج)

51۔ اگر غزل میں دوسرا شعر بھی ہم قافیہ اور ہم ردیف ہو تو اسے کہتے ہیں:(فیصل آباد بورڈ2018)
(الف) مطلع اول (ب) حسن مطلع (ج) مطلع ثالث (د) مطلع ثانی (ب)

52۔ اردو غزل میں زیادہ سے زیادہ مطلع پائے گئے ہیں۔(فیصل آباد بورڈ2018)(لاہور بورڈ2022)
(الف) دو (ب) تین (ج) چار (د) پانچ (ب)

53۔ غزل یا قصیدے کا پہلا شعر جس کے دونوں مصرعے ہم قافیہ ہوں، کہلاتا ہے۔(ڈیرہ غازی خان بورڈ2023-2018)
(الف) قافیہ (ب) مقطع (ج) مطلع (د) ردیف (ج)

54۔ مطلع آتا ہے:(ڈیرہ غازی خان بورڈ2018)(ڈیرہ غازی خان بورڈ، بہاول پور بورڈ2015)
(الف) نظم میں (ب) ترکیب بند میں (ج) غزل میں (د) گیت میں (ج)

55۔ دونوں مصرعوں کا ہم قافیہ اور ہم ردیف ہونا ضروری ہے:(ڈیرہ غازی خان بورڈ2018)
(الف) غزل کے لیے (ب) نظم کے لیے (ج) مقطع کے لیے (د) مطلع کے لیے (د)

56۔ کچھ غلط بھی تو نہیں تھا، میرا انتہا ہونا آتش و آب کا ممکن نہیں، یکجا ہونا۔ یہ شعر ہے۔(آزاد کشمیر بورڈ2018)(راولپنڈی بورڈ2019)
(الف) مطلع کا (ب) مقطع کا (ج) تلمیح کا (د) تشبیہ کا (الف)

57۔ اگر کسی غزل کے پہلے شعر کے دونوں مصرعے ہم قافیہ نہ ہوں تو وہ کہلائے گا۔(ساہی وال بورڈ2018)
(الف) قطعہ (ب) غزل کا آخری شعر (ج) مقطع (د) غزل کا پہلا شعر (د)

58۔ یہ شعر غزل میں کیا ہے:(راولپنڈی بورڈ2014،فیصل آباد2015،ملتان بورڈ2016،آزاد کشمیر2017)
گل کو ہوتا صبا قرار اے کاش رہتی اِک آدھ دِن بہار اے کاش
(الف) مطلع ہے (ب) مطلع نہیں ہے (ج) مقطع نہیں بلکہ ردیف ہے (د) مقطع ہے (الف)

59۔ یہ شعر۔۔۔۔۔کا ہے۔(گوجرانوالہ بورڈ، بہاول پور 2019)

"پھرے راہ سے وہ، یہاں آتے آتے — اجل مر رہی تو، کہاں آتے آتے"

(الف) تلمیح (ب) مطلع (ج) مقطع (د) ان میں سے کوئی نہیں (ب)

60۔ یہ شعر ہے:(فیصل آباد بورڈ 2019)

"جس سر کو غرور آج ہے یاں تاج وری کا — کل اس پہ یہیں شور ہے پھر نوحہ گری کا

(الف) مطلع کا (ب) مقطع کا (ج) تلمیح کا (د) تشبیہ کا (الف)

61۔ مطلع کی نشاندہی کریں (ڈیرہ غازی خان بورڈ 2019)

(الف) اثر اس کو ذرا نہیں ہوتا (ب) تم میرے پاس ہوتے ہو گویا

(ج) مرے آشیاں کے تو تھے چار تنکے (د) جو برائی تھی میرے نام سے منسوب ہوئی (الف)

62۔ اصطلاح میں یہ شعر کہلاتا ہے:(بہاول پور بورڈ 2019)

جو برائی تھی مرے نام سے منسوب ہوئی — دوستو! کتنا برا تھا مرا اچھا ہونا

(الف) مطلع (ب) مقطع (ج) تلمیح (د) عام شعر (د)

63۔ "مطلع"، قواعد کی رُو سے ہے:(بہاول پور بورڈ 2022)(ڈی جی خان، سرگودھا بورڈ، ساہیوال بورڈ 2023)

(A) ضمیر (B) اسم (C) ظرف مکاں (D) ظرف زماں (C)

64۔ مطلع کی اصطلاح قصیدے کے علاوہ اور کس صنف سخن میں استعمال ہوتی ہے؟(ملتان بورڈ 2022)

(A) رباعی (B) مرثیہ (C) غزل (D) مثنوی (C)

65۔ مطلع، غزل کا کون سا شعر ہوتا ہے؟(ملتان بورڈ 2022)

(A) پہلا (B) دوسرا (C) تیسرا (D) آخری (A)

66۔ شعری اصطلاح میں مطلع غزل کا کون سا شعر ہوتا ہے؟ (سرگودھا بورڈ 2022)(ملتان بورڈ 2023)

(A) دوسرا (B) تیسرا (C) آخری (D) پہلا (D)

67۔ اگر غزل میں دوسرے شعر میں دونوں مصرعے بھی ہم قافیہ ہوں تو اسے۔۔۔۔۔۔۔۔۔کہتے ہیں۔ (گوجرانوالہ بورڈ 2022)

(A) مطلع (B) مطلع اوّل (C) مطلع ثانی (D) مطلع ثالث (C)

68۔ غزل میں دو مطلع ہونے کی صورت میں دوسرا مطلع کیا کہلائے گا؟

(A) شعر (B) حسن مطلع (C) مطلع (D) کچھ نہیں (B)

69۔ مطلع زیادہ ہوں تو آخری مطلع کے بعد والا شعر، کہلائے گا۔ (گوجرانوالہ بورڈ 2023)

(A) حُسن مطلع (B) شانِ مطلع (C) حقیقی مطلع (D) استعارہ (A)

70۔ دل دھڑکنے کا سبب یاد آیا۔۔۔۔وہ تیری یاد تھی اب یاد آیا یہ شعر غزل کا ہے: (بہاول پور بورڈ 2023)

(A) مقطع (B) حسن مطلع (C) مطلع ثانی (D) مطلع (D)

71۔ غزل اور قصیدے میں لازم ہے: (سرگودھا بورڈ 2023)

(A) تخلص (B) ردیف (C) مطلع (D) مقطع (C)

72۔ مطلع کے دونوں مصرعوں کا۔۔۔۔ہونا ضروری ہے: (راولپنڈی بورڈ، ملتان بورڈ 2023)

(A) برابر (B) مناسب (C) ہم قافیہ (D) موزوں (C)

73۔ غزل کا پہلا شعر کہلاتا ہے: (راولپنڈی بورڈ 2023)

(A) ردیف (B) قافیہ (C) مقطع (D) مطلع (D)

۲۔ مقطع

مقطع کے لفظی معانی کٹنے کی جگہ۔ یا کسی چیز کے ختم ہونے کی جگہ کے ہیں۔ شاعری کی اصطلاح میں غزل یا قصیدے کا آخری شعر جس میں شاعر کا تخلص موجود ہو مقطع کہلاتا ہے۔

☆ اگر کسی غزل کے آخری شعر میں تخلص موجود نہ ہو تو اسے غزل کا آخری شعر تو کہا جائے گا، مقطع نہیں کہا جائے گا۔
☆ اگر غزل کے کسی شعر میں شاعر کا تخلص موجود ہو مگر وہ غزل کا آخری شعر نہ ہو اسے مقطع نہیں کہیں گے۔
☆ مقطع غزل کے اختتام کا اعلان کرتا ہے۔
☆ مقطع قاری کو شاعر کے قریب کر دیتا ہے۔
☆ مقطع پر غزل کی تان ٹوٹتی ہے۔
☆ مقطع وہ شعر ہے جس سے غزل اپنی تکمیل کو پہنچتی ہے۔
☆ مقطع غزل کی وحدت کو واضح کرتا ہے۔
☆ بعض اوقات مقطعے میں وہ مقصد سمٹ آتا ہے جس کے لیے غزل یا قصیدہ لکھا گیا ہوتا ہے۔

مثالیں:

مقام فیضؔ کوئی راہ میں جچا ہی نہیں
جو کوئے یار سے نکلے تو سوئے دار چلے

سخت کافر تھا جس نے پہلے میرؔ
مذہب عشق اختیار کیا

کیوں سنے عرضِ مضطرب مومنؔ
صنم آخر خدا نہیں ہوتا

نمبر۱۔ فیض احمد فیض نمبر۲۔ میر تقی میر نمبر۳۔ مومن خاں مومن کی غزل کا مقطع ہے۔

اٹھا میں مدرسہ و خانقاہ سے غم ناک
نہ زندگی، نہ محبت، نہ معرفت نہ نگاہ

یہ اقبال کی غزل کا آخری شعر ہے۔ تخلص موجود نہیں لہٰذا مقطع نہیں کہلائے گا۔

ابھی فلک کو پڑا دل جلوں سے کام نہیں
اگر نہ آگ لگا دوں تو داغؔ نام نہیں

دباؤ کیا ہے سنے وہ جو آپ کی باتیں
رئیس زادہ ہے داغؔ آپ کا غلام نہیں

شعر نمبر:۱۔ داغ دہلوی کی غزل کا پہلا شعر ہے۔ اور شعر نمبر:۲۔ آخری شعر ہے۔ لہٰذا پہلا شعر ہم قافیہ ہونے کی بنا پر مطلع کہلائے گا۔ اور مقطع صرف دوسرا شعر کہلائے گا۔ جو آخری بھی ہے اور تخلص بھی موجود ہے۔

کثیر الانتخابی سوالات

☆ ہر سوال کے چار ممکنہ جوابات دیے گئے ہیں صحیح جواب کا انتخاب کریں۔

۱۔ مقطع لفظ..................سے ماخوذ ہے۔

(الف) قطعہ (ب) مسدس (ج) رباعی (د) قطع (د)

۲۔ مقطع کے لغوی معنی ہیں:

(الف) طلوع ہونے کی جگہ (ب) کٹ جانے کی جگہ (ج) نکلنے کی جگہ (د) غروب ہونے کی جگہ (ب)

۳۔ مقطع کہتے ہیں
(الف) غزل کے ہر شعر کو (ب) غزل کے آخری شعر کو (ج) غزل کے پہلے شعر کو (د) قصیدے کے ہر شعر کو (ب)

۴۔ غزل کے آخری شعر کو کہتے ہیں۔
(الف) مطلع (ب) قافیہ (ج) ردیف (د) مقطع (د)

۵۔ قصیدے کے آخری شعر کو کہتے ہیں:
(الف) مطلع (ب) قافیہ (ج) ردیف (د) مقطع (د)

۶۔ غزل یا قصیدے کے آخری شعر کو جس میں شاعر اپنا تخلص استعمال کرے، کہتے ہیں:
(الف) مطلع (ب) ردیف (ج) مقطع (د) قافیہ (ج)

۷۔ غزل یا قصیدے کے آخری شعر کو جس میں شاعر اپنا تخلص استعمال نہ کرے، کہتے ہیں:
(الف) مطلع (ب) مقطع (ج) پہلا شعر (د) آخری شعر (د)

۸۔ مقطع کی نشاندہی کریں:
(الف) نہیں آتی تو یاد ان کی مہینوں تک نہیں آتی (ب) کیوں سنے عرضِ مضطرب مومنؔ
(ج) اب تو کچھ اور ہی اعجاز دکھایا جائے (د) جو برائی تھی مرے نام سے منسوب ہوئی (ب)

۹۔ تخلص کے لغوی معنی ہیں:
(الف) یاد کرنا (ب) بناوٹ ہونا (ج) محسوس کرنا (د) چھٹکارا (د)

پنجاب کے تمام تعلیمی بورڈز میں پوچھے گئے کثیر الانتخابی سوالات

1۔ یہ شعر غزل میں کیا ہے۔ نہیں کھیل اے داغؔ یاروں سے کہہ دو کہ آتی ہے اُردو زباں آتے آتے
(ڈیرہ غازی خان بورڈ، بہاول پور بورڈ، 2013) (سرگودھا بورڈ، 2015)
(الف) مطلع (ب) مقطع (ج) تشبیہ (د) مجاز مرسل (ب)

2۔ مقطع کے لغوی معنی ہیں: (لاہور 13، بہاول پور بورڈ، 17، 2013، لاہور بورڈ، ساہیوال بورڈ، ڈیرہ غازی خان بورڈ، بہاول پور بورڈ، 2014، لاہور بورڈ، ڈیرہ غازی خان بورڈ، ملتان بورڈ، راولپنڈی بورڈ، 2015، ملتان، بہاول پور بورڈ18) (ملتان، ڈیرہ غازی خان بورڈ2019، 2022، راولپنڈی بورڈ2022، آزاد جموں کشمیر2022) (گوجرانوالہ بورڈ2022، فیصل آباد بورڈ2022) (بہاول پور بورڈ2023) (ملتان بورڈ، سرگودھا بورڈ2023)
(الف) چھپنے کی جگہ (ب) بیٹھنے کی جگہ (ج) کاٹنے کی جگہ (د) لیٹنے کی جگہ (ج)

3۔ شاعر حضرات عموماً اپنا تخلص استعمال کرتے ہیں: (ڈیرہ غازی خان بورڈ، 2013) (آزاد کشمیر بورڈ، فیصل آباد بورڈ، راولپنڈی بورڈ، 2014)
(الف) قافیہ میں (ب) مقطع میں (ج) ردیف میں (د) مطلع میں (ب)

4۔ کیوں سنے عرضِ مضطرب مومنؔ صنم آخر خدا نہیں ہوتا۔ یہ شعر غزل کا (ساہیوال بورڈ، 2013) (فیصل آباد بورڈ، راولپنڈی بورڈ، 2014) (ڈی جی خان بورڈ، 2015) (سرگودھا بورڈ2022)
(الف) ردیف (ب) قافیہ (ج) مقطع (د) مطلع (ج)

5۔ مقطع آخری شعر ہوتا ہے، بشرطیکہ اس میں (فیصل آباد بورڈ، 2014)
(الف) شاعر کا نام ہو (ب) شاعر کا تخلص ہو (ج) مصرعے ہم قافیہ ہوں (د) کوئی بھی نہیں (ب)

6۔ غزل یا قصیدے کا آخری شعر جس میں شاعر کا تخلص ہو کیا کہلاتا ہے؟ (ساہیوال بورڈ، سرگودھا بورڈ، راولپنڈی بورڈ، 2013) (فیصل آباد بورڈ، 2014) (ساہیوال بورڈ، لاہور بورڈ، ملتان بورڈ، 2015) (ملتان بورڈ2019) (فیصل آباد بورڈ2023)
(الف) ردیف (ب) قافیہ (ج) مقطع (د) مطلع (ج)

7۔ غزل کے کس شعر میں تخلص ہو تو وہ مقطع کہلاتا ہے (فیصل آباد بورڈ، 2014) (سرگودھا بورڈ2018، ڈیرہ غازی خان 2016، ساہیوال بورڈ2019)
(الف) پہلے (ب) دوسرے (ج) درمیانے (د) آخری (د)

8۔ یہ مقطع ہے: (ساہیوال بورڈ، 2013)
(الف) عقل کو آستاں سے دور نہیں (ب) عاشقی ہو یا شاعری حسرتؔ
(ج) غم ہے یا خوشی ہے تو (د) گل کو محبوب ہم قیاس کیا (ب)

9۔ شاعر کا قلمی نام کہلاتا ہے۔ (گوجرانوالہ بورڈ، راولپنڈی بورڈ، 2013) (ساہیوال بورڈ، 2014) (ساہیوال بورڈ، 2015)
(الف) خطاب (ب) لقب (ج) کنیت (د) تخلص (د)

10۔ وقت اچھا بھی آئے گا ناصرؔ .... غم نہ کر زندگی پڑی ہے ابھی یہ شعر اصطلاح میں ہے۔ (لاہور بورڈ، 2013)
(الف) ردیف (ب) قافیہ (ج) مقطع (د) مطلع (ج)

11۔ مقطع کہلاتا ہے۔ (لاہور بورڈ، 2013، لاہور بورڈ، 2014، ملتان بورڈ16، گوجرانوالہ بورڈ17)
(الف) غزل یا قصیدے کا پہلا شعر (ب) غزل کا آخری شعر
(ج) مثنوی کا آخری شعر (د) غزل یا قصیدے کا آخری شعر (د)

12۔ نہ پوچھ عالم برگشتہ طالعی، آتشؔ.... برستی آگ جو باراں کی آرزو کرتے، یہ شعر غزل میں کیا ہے۔ (لاہور بورڈ، 2014) (لاہور 2015، آزاد کشمیر بورڈ2016، راولپنڈی بورڈ2017)
(الف) ردیف (ب) قافیہ (ج) مقطع (د) مطلع (ج)

13۔ مقطع کی نشاندہی کریں۔ (سرگودھا بورڈ، 2013) (ڈیرہ غازی خان بورڈ2022)
(الف) اثر اس کو ذرا نہیں ہوتا (ب) رہ یار ہم نے قدم قدم تجھے یادگار بنا دیا
(ج) کیوں سنے عرضِ مضطرب مومنؔ (د) ہم بھی جانے والے ہیں سامان تو گیا (ج)

14۔ مقطع میں شاعر استعمال کرتا ہے۔ (راولپنڈی بورڈ، 2013)
(الف) اپنی قوم (ب) اپنا مقام (ج) اپنی ذات (د) اپنا نام (د)

15۔ مقطع کی پہچان ہوتی ہے۔ (ملتان بورڈ، 2013) (گوجرانوالہ بورڈ، 2015) (ڈیرہ غازی خان بورڈ2018، راولپنڈی بورڈ2019) (ساہیوال بورڈ2022، ڈیرہ غازی خان بورڈ2022) (ملتان بورڈ2023)
(الف) پہلا شعر (ب) تخلص (ج) قافیہ (د) دوسرا شعر (ب)

16۔ .... غزل کے مکمل ہونے کا احساس دلاتا ہے۔ (ملتان بورڈ بورڈ، 2013)
(الف) مطلع (ب) مقطع (ج) قافیہ (د) ردیف (ب)

17۔ مقطع کے لیے ضروری ہے: (ملتان بورڈ، 2014) (سرگودھا بورڈ، 2015)
(الف) وزن اور بحر (ب) ردیف اور قافیہ (ج) تخلص اور آخری شعر (د) صحیح اور متضاد (ج)

18۔ مطلع غزل کا کون سا شعر ہوتا ہے؟ (گوجرانوالہ بورڈ، 2013)
(الف) پہلا (ب) آخری (ج) تیسرا (د) چوتھا (الف)

19۔ مقطع کی شرط ہے۔ (آزاد کشمیر بورڈ، 2014) (گوجرانوالہ بورڈ، 2015)
(الف) ردیف کا موجود ہونا (ب) قافیے کا موجود ہونا (ج) تخلص کا ہونا (د) ردیف کا نہ ہونا (ج)

20۔ مقطع کے لیے کس شرط کا ہونا ضروری ہے: (لاہور بورڈ، 2015)
(الف) پہلا شعر اور تخلص (ب) درمیانی شعر اور تخلص (ج) صرف آخری شعر (د) آخری شعر اور تخلص (د)

21۔ مقطع کے مصرعے ہوتے ہیں: (بہاول پور بورڈ، 2015)
(الف) ہم ردیف (ب) ہم قافیہ نہیں ہوتے
(ج) ہم ردیف اور ہم قافیہ (د) ہم ردیف اور ہم قافیہ نہیں ہوتے (ب)

22۔ اصطلاح میں کون سا شعر غزل کا مقطع ہوتا ہے؟ (راولپنڈی بورڈ، 2015)
(الف) پہلا (ب) آخری (ج) دوسرا (د) آخری سے پہلا (ب)

23۔ اس لفظ کے لغوی معنی ''مقام قطع'' کے ہیں۔ (سرگودھا بورڈ، 2015) (فیصل آباد بورڈ2015، بہاول پور بورڈ2017)
(الف) مطلع (ب) مقطع (ج) قافیہ (د) ردیف (ب)

24- حکم ہے سچ بھی قرینے سے کہا جائے ندیم   زخم کو زخم نہیں پھول بتایا جائے۔ یہ شعر: (فیصل آباد بورڈ، 2015، بہاول پور بورڈ 2022)
(الف) مطلع   (ب) مقطع   (ج) قافیہ   (د) ردیف   (ب)

25- تک میر جگر سوختہ کی جلد خبر لے   کیا یار بھروسہ ہے چراغِ سحری کا، یہ شعر کیا ہے؟ (لاہور بورڈ، 2013) (ڈی جی خان بورڈ 2015، فیصل آباد، ملتان بورڈ 2016، سرگودھا بورڈ 2017، ملتان، ساہی وال، ڈی جی خان بورڈ 2018، ملتان، بہاول پور، لاہور بورڈ 2019)
(الف) مطلع   (ب) مقطع   (ج) قافیہ   (د) ردیف   (ب)

26- غزل یا قصیدے کا آخری شعر جس میں شاعر کا تخلص ہو کیا کہلاتا ہے؟ (لاہور بورڈ، 2016، گوجرانوالہ بورڈ 2018) (فیصل آباد بورڈ 2023)
(الف) مطلع   (ب) مقطع   (ج) ردیف   (د) قافیہ   (ب)

27- ''حسرتِ آزاد پر جورِ غلامانِ وقت'' میں ''حسرت'' کیا ہے؟ (گوجرانوالہ بورڈ، 2016)
(الف) قافیہ   (ب) ردیف   (ج) تخلص   (د) مقطع   (ج)

28- اصطلاح میں کون سا شعر غزل کا مقطع ہوتا ہے؟ (گوجرانوالہ بورڈ، 2016,18، سرگودھا، راولپنڈی، فیصل آباد بورڈ 18)
(الف) سب سے دل آویز   (ب) آخری   (ج) دوسرا   (د) پہلا   (ب)

29- غزل کے آخری شعر کو کہتے ہیں: (فیصل آباد بورڈ، 2016)
(الف) مقطع   (ب) مطلع   (ج) قافیہ   (د) ردیف   (الف)

30- غزل یا قصیدے کا آخری شعر کہلاتا ہے: (ملتان بورڈ، 2016)
(الف) ردیف   (ب) قافیہ   (ج) مقطع   (د) مطلع   (ج)

31- تھکیں جو پاؤں تو چل سر کے بل، نہ ٹھہر آتش   گل مراد ہے منزل میں، خار راہ میں ہے؛ اصطلاحِ شعر میں یہ شعر کیا ہے؟ (راولپنڈی بورڈ، 2016)
(الف) مطلع   (ب) مقطع   (ج) حسنِ مطلع   (د) قافیہ   (ب)

32- مقطع آخری شعر ہوتا ہے، بشرطیکہ: (سرگودھا بورڈ، 2016)
(الف) شاعر کا خطاب آئے   (ب) شاعر کا لقب آئے   (ج) شاعر کی کیفیت آئے   (د) شاعر کا تخلص آئے   (د)

33- اگر غزل کے آخری شعر میں شاعر نے تخلص استعمال نہ کیا ہو تو وہ کہلائے گا: (سرگودھا بورڈ، 2016) (آزاد جموں کشمیر 2022) (ساہیوال بورڈ 2023)
(الف) بند   (ب) مطلع   (ج) غزل کا آخری شعر   (د) مقطع   (ج)

34- ''مقطع'' کی بنیادی پہچان کیا ہے؟ (بہاول پور بورڈ، 2016، سرگودھا بورڈ 2022)
(الف) قافیہ   (ب) ردیف   (ج) تخلص   (د) تعلّی   (ج)

35- ادبی اصطلاح میں مقطع غزل کا کون سا شعر ہوتا ہے؟ (بہاول پور بورڈ، 2016)
(الف) پہلا   (ب) دوسرا   (ج) تیسرا   (د) آخری   (د)

36- اصطلاحاً کون سا شعر غزل کا مقطع ہوتا ہے؟ (بہاول پور بورڈ، 2016) (سرگودھا، ساہی وال، راولپنڈی بورڈ 2019)
(الف) پہلا   (ب) دوسرا   (ج) آخری   (د) آخری سے پہلا   (ج)

37- مقطع کے لیے ضروری ہے؟ (ڈی جی خان بورڈ، 2016)
(الف) پہلا شعر اور تخلص   (ب) دوسرا شعر اور تخلص   (ج) تیسرا شعر اور تخلص   (د) آخری شعر اور تخلص   (د)

38- غزل کے کس شعر میں تخلص ہو تو وہ مقطع کہلاتا ہے؟ (ڈی جی خان بورڈ، 2016)
(الف) پہلے   (ب) دوسرے   (ج) درمیانے   (د) آخری   (د)

49- قصیدے کا آخری شعر کہلاتا ہے: (فیصل آباد بورڈ، 2016)
(الف) مطلع   (ب) مقطع   (ج) قافیہ   (د) ردیف   (ب)

40- شعرائے کرام اپنا تخلص استعمال کرتے ہیں: (فیصل آباد بورڈ، 2017)
(الف) مطلع میں   (ب) مقطع میں   (ج) قافیہ   (د) ردیف   (ب)

41- غزل کے آخری شعر میں تخلص نہ ہو تو کہلائے گا: (لاہور بورڈ، 2017) (راولپنڈی، ڈی جی خان بورڈ، سرگودھا بورڈ 2023)
(الف) خالی شعر   (ب) مقطع   (ج) ناقص شعر   (د) غزل کا آخری شعر   (د)

42- نہیں کھیل اے داغ! یاروں سے کہہ دو   کہ آتی ہے اُردو زبان آتے آتے، یہ شعر ہے: (ملتان، آزاد کشمیر، لاہور بورڈ، 2017، ساہی وال 18) (فیصل آباد بورڈ 2019)
(الف) مطلع کا   (ب) مقطع کا   (ج) ردیف کا   (د) قافیہ کا   (ب)

43- مقطع کے لیے ضروری ہے۔ (ملتان بورڈ، 2017)
(الف) تلمیح و تشبیہ   (ب) تخلص اور آخری شعر
(ج) ردیف   (د) دونوں مصرعے ہم قافیہ   (ب)

44- ''تک میر جگر سوختہ کی جلد خبر لے   کیا یار بھروسا ہے چراغِ سحری کا'' اصطلاح میں یہ شعر کہلاتا ہے۔ (سرگودھا بورڈ، 2017)
(الف) مطلع   (ب) مقطع   (ج) تلمیح   (د) ردیف   (ب)

45- مقطع میں شاعر استعمال کرتا ہے۔ (راولپنڈی بورڈ، 2017)
(الف) کنیت   (ب) عرف   (ج) تخلص   (د) لقب   (ج)

46- نہ پوچھ عالمِ برگشتہ طالعی آتش   برستی آگ جو باراں کی آرزو کرتے   اس شعر کو غزل میں کہتے ہیں۔ (راولپنڈی بورڈ، 17)
(الف) ردیف   (ب) تلمیح   (ج) مقطع   (د) آخری شعر   (ج)

47- مقطع کی پہچان ہے۔ (راولپنڈی بورڈ، 2017)
(الف) پہلا شعر   (ب) تخلص اور آخری شعر   (ج) قافیہ   (د) ردیف   (ب)

48- کیوں سنے عرضِ مضطرب مومن   صنم آخر خدا نہیں ہوتا   درج ذیل میں سے کیا ہے؟ (ساہیوال بورڈ، 2017)
(الف) مطلع   (ب) کنایہ   (ج) مطلع ثانی   (د) مقطع   (د)

49- ''کاٹے جانے کی جگہ'' کا لغوی معنی ہے۔ (ساہیوال بورڈ، 2017) (ساہیوال بورڈ 2023)
(الف) مطلع کا   (ب) مقطع کا   (ج) قافیہ کا   (د) ردیف کا   (ب)

50- مقطع آخری شعر ہوتا ہے اگر اس میں آئے: (بہاول پور بورڈ، 2017)
(الف) تاریخی واقعہ   (ب) شاعر کا تخلص   (ج) مصرعے ہم قافیہ   (د) قافیے کے بعد ردیف   (ب)

51- عموماً شاعر اپنا تخلص استعمال کرتا ہے۔ (آزاد کشمیر بورڈ، 2017)
(الف) مقطع میں   (ب) مطلع میں   (ج) ردیف میں   (د) قافیہ میں   (الف)

52- مقطع کے لیے کیا ضروری ہے؟ (آزاد کشمیر بورڈ، 2017)
(الف) پہلا شعر اور تخلص   (ب) آخری شعر اور تخلص   (ج) دوسرا شعر اور تخلص   (د) آخری شعر   (ب)

53- غزل کا آخری شعر جس میں شاعر اپنا تخلص استعمال کرتا ہے، کہلاتا ہے: (لاہور بورڈ 2018)
(الف) مطلع   (ب) مقطع   (ج) تشبیہ   (د) قافیہ   (ب)

54- ''حسرت آزاد پر جورِ غلامانِ وقت'' میں ''حسرت'' کیا ہے؟ (گوجرانوالہ بورڈ 2018)
(الف) قافیہ   (ب) ردیف   (ج) تخلص   (د) مقطع   (ج)

55- مقطع میں شاعر اپنا........ استعمال کرتا ہے: (گوجرانوالہ بورڈ 2018)
(الف) لقب   (ب) تخلص   (ج) عرف   (د) کنیت   (ب)

56- شعرا کے قلمی نام کو کہتے ہیں: (سرگودھا بورڈ 2018)
(الف) تخلص   (ب) خطاب   (ج) لقب   (د) کنیت   (الف)

57۔ کیوں سنے عرضِ مضطرب مومنؔ صنم آخر خدا نہیں ہوتا اس شعر میں کیا ادبی اصطلاح ہے؟ (فیصل آباد 2018)
(الف) مقطع (ب) تشبیہ (ج) مطلع (د) ردیف (الف)

58۔ غزل کے آخری شعر کو کہتے ہیں جب کہ تخلص استعمال کیا گیا ہو۔ (فیصل آباد 2018)
(الف) پہلا شعر (ب) آخری شعر (ج) مقطع (د) مطلع (ج)

69۔ تک میرِ جگر سوختہ کی جلد خبر لے کیا یار بھروسہ ہے چراغِ سحری کا اصطلاح شعر میں کیا کہیں گے: (فیصل آباد 2018)
(الف) حسنِ مطلع (ب) مطلع (ج) مقطع (د) مطلع (ج)

60۔ مقطع کی پہچان۔: (آزاد کشمیر، ڈیرہ غازی خان بورڈ 2018)
(الف) پہلا شعر (ب) آخری شعر (ج) حاصل غزل شعر (د) تخلص اور آخری شعر (د)

61۔ غزل یا قصیدے کا آخری شعر جس میں شاعر کا تخلص استعمال ہو، کہلاتا ہے: (ساہی وال بورڈ 2018)
(الف) مطلع (ب) مقطع (ج) ردیف (د) قافیہ (ب)

62۔ "تک میرِ جگر سوختہ کی جلد خبر لے کیا یار بھروسا ہے چراغِ سحری کا" یہ شعر غزل میں کہلاتا ہے: (ڈیرہ غازی خان بورڈ 2018)
(الف) مطلع (ب) مقطع (ج) قافیہ (د) ردیف (ب)

63۔ غزل کا آخری شعر جس میں تخلص موجود ہو کہلاتا ہے: (ملتان بورڈ 2018)
(الف) مطع (ب) حسنِ مطلع (ج) مقطع (د) مطلع ثانی (ج)

64۔ تک میرِ جگر سوختہ کی جلد خبر لے کیا یار بھروسہ ہے چراغِ سحری کا یہ شعر کیا ہے؟ (ملتان بورڈ، ساہی وال بورڈ 2018)
(الف) مطلع (ب) مقطع (ج) قافیہ (د) ردیف (ب)

65۔ مقطع میں شاعر استعمال کرتا ہے:
(الف) اپنی قوم (ب) اپنا مقام (ج) اپنی ذات (د) اپنا نام (د)

66۔ وقت اچھا بھی آئے گا ناصرؔ غم نہ کر زندگی پڑی ہے ابھی شعری اصطلاح میں کیا کہلائے گا: (فنی بورڈ 2018)
(الف) تشبیہ (ب) تلمیح (ج) مقطع (د) مطلع (ج)

67۔ مقطع کس زبان کا لفظ ہے؟ (سرگودھا بورڈ 2015، لاہور، ملتان، آزاد کشمیر 2017، ساہی وال بورڈ، آزاد کشمیر بورڈ 2018، فیصل آباد بورڈ 2019)
(ساہی وال بورڈ 2022) (گوجرانوالہ بورڈ 2022-2023)
(الف) فارسی (ب) ہندی (ج) عربی (د) سندھی (ج)

68۔ مندرجہ ذیل شعر غزل میں کیا ہے؟ (گوجرانوالہ بورڈ 2018)
نہیں ہے نا امید اقبال اپنی کشتِ ویراں سے ذرا نم ہو تو یہ مٹی بڑی زرخیز ہے ساقی
(الف) مطلع (ب) مقطع (ج) قافیہ (د) ردیف (ب)

69۔ اصطلاح میں یہ شعر ــــــ کہلاتا ہے (گوجرانوالہ بورڈ 2019)
شاعری روزِ ازل سے ہوئی تخلیق، ندیم شعر سے کم نہیں، انسان کا پیدا ہونا"
(الف) مطلع (ب) مقطع (ج) تلمیح (د) ردیف (ب)

70۔ غزل کے آخری شعر میں اگر تخلص استعمال نہ ہو تو اسے کہتے ہیں (لاہور، ساہی وال بورڈ 2019)
(الف) مطلع (ب) مقطع (ج) آخری شعر (د) ردیف (ج)

71۔ غزل کا آخری شعر کہلاتا ہے۔ (فیصل آباد بورڈ 2019)
(الف) مطلع (ب) مقطع (ج) قافیہ (د) ردیف (ب)

72۔ غزل میں "مقطع" ــــــ میں آسکتا ہے (گوجرانوالہ بورڈ 2019)
(الف) درمیان (ب) شروع (ج) آخر (د) کسی بھی جگہ (ج)

73۔ تخلص کے ساتھ آتا ہے (فیصل آباد بورڈ 2019)
(الف) قافیہ (ب) ردیف (ج) مطلع (د) مقطع (د)

74۔ غزل کے آخری شعر میں تخلص ہو تو اسے نہیں کہا جائے گا: (ڈیرہ غازی خان بورڈ 2019)
(الف) مقطع (ب) آخری شعر (ج) بیت الغزل (د) بیت (ب)

75۔ مقطع کی نشاندہی کیجیے؟ (بہاول پور بورڈ 2019)
(الف) اب تو کچھ اور ہی اعجاز دکھایا جائے (ب) تک میرِ جگر سوختہ کی جلد خبر لے
(ج) اچھا ہے اہلِ جور کیے جائیں سختیاں (د) یہ آرزو تھی تجھے گل کے روبرو کرتے (ب)

76۔ وقت اچھا بھی آئے گا ناصرؔ غم نہ کر زندگی پڑی ہے ابھی شعری اصطلاح میں کیا کہلائے گا: (فنی بورڈ 2018)
(الف) تشبیہ (ب) تلمیح (ج) مقطع (د) مطلع (ج)

77۔ آخری شعر سے پہلے شعر میں تخلص استعمال ہو تو وہ شعر کہلائے گا: (بہاول پور بورڈ 2022)
(A) مقطع (B) مطلع (C) حسنِ مطلع (D) عام شعر (A)

78۔ شعری اصطلاح میں مطلع سے کیا مراد ہے؟ (ملتان بورڈ 2022)
(A) پہلا شعر (B) مسدس کا پہلا شعر (C) نظم کا پہلا شعر (D) غزل یا قصیدے کا پہلا شعر (D)

79۔ مقطع لفظ ہے۔ (راولپنڈی بورڈ 2022)
(A) فارسی زبان کا (B) عربی زبان کا (C) اردو زبان کا (D) ہندی زبان کا (B)

80۔ مقطع کہتے ہیں: (آزاد جموں کشمیر 2022)
(A) غزل کے آخری شعر کو (B) غزل کے تخلص والے آخری شعر کو
(C) غزل کے درمیانے شعر کو (D) قصیدے کے ہر شعر کو (B)

81۔ تخلص کا ہونا ضروری ہے: (لاہور بورڈ 2022) (لاہور بورڈ 2023)
(A) مقطع میں (B) مطلع میں (C) غزل میں (D) نظم میں (A)

82۔ یہ شعر ہے؟ تک میرِ جگر سوختہ کی جلد خبر لے (گوجرانوالہ بورڈ 2022)
(A) مطلع (B) مقطع (C) قافیہ (D) ردیف (A)

83۔ مقطع کے لیے لازمی شرط ہے: (فیصل آباد بورڈ 2022)
(A) آخری شعر (B) تخلص، آخری شعر (C) پہلا شعر، ردیف (D) قافیہ، ردیف (B)

84۔ "مقطع" غزل اور قصیدے کا کون سا شعر ہوتا ہے؟ (بہاول پور بورڈ 2023)
(A) پہلا (B) تیسرا (C) آخری (D) دوسرا (C)

85۔ "کاٹنے کی جگہ" کس شعری اصطلاح کا لغوی معنی ہے: (ساہیوال بورڈ 2023)
(A) مقطع (B) مطلع (C) قافیہ (D) ردیف (A)

86۔ "سخت کافر تھا جس نے پہلے میرؔ مذہبِ عشق اختیار کیا" یہ شعر غزل کا ہے: (لاہور بورڈ 2023)
(A) ردیفی (B) غیر مروف (C) مطلع (D) مقطع (D)

87۔ ختم ہونے کی جگہ کو کہتے ہیں: (ڈی جی خان بورڈ 2023)
(A) قافیہ (B) ردیف (C) مطلع (D) مقطع (D)

88۔ غزل کا وہ آخری شعر مقطع کہلاتا ہے جس میں: (فیصل آباد بورڈ 2023)
(A) قافیہ ہو (B) ردیف ہو (C) تشبیہ ہو (D) تخلص ہو (D)

89۔ مقطع ہوتا ہے: (راولپنڈی بورڈ 2023)
(A) غزل کا پہلا شعر (B) غزل کا آخری شعر جس میں تخلص ہے
(C) غزل کا دوسرا شعر (D) غزل کا آخری شعر (B)

۳۔ قافیہ

ا۔ قافیہ: قافیے کے لفظی معانی ''پیچھے آنے والا'' یا ''پے در پے آنے والا'' کے ہیں۔ شعری اصطلاح میں وہ ہم وزن اور ہم آواز الفاظ جو شعر کے آخر میں آئیں، قافیہ کہلاتے ہیں۔ قافیہ کی جمع قوافی ہے۔

نوٹ: اگر شعر میں ردیف موجود ہو تو قافیہ ردیف سے پہلے آتا ہے ورنہ شعر کے آخر میں آتا ہے۔ درج ذیل مثالیں دیکھیے:

ایک ہی صف میں کھڑے ہو گئے محمود و ایاز
نہ کوئی بندہ رہا نہ کوئی بندہ نواز

''ایاز'' اور ''نواز'' ہم قافیہ الفاظ ہیں۔ اور شعر کے آخر میں آئے ہیں۔

دل میں اک لہر سی اٹھی ہے ابھی
کوئی تازہ ہوا چلی ہے ابھی

''اٹھی'' اور ''چلی'' قافیہ ہے۔ ''ہے ابھی'' ردیف ہے۔ قافیہ ردیف سے پہلے آیا ہے۔

☆ غزل اور قصیدے میں قافیہ مطلع کے دونوں مصرعوں کے آخر میں آتا ہے اور بقیہ اشعار میں ہر شعر کے دوسرے مصرعے میں آتا ہے۔ وضاحت کے لیے آتش کی ایک غزل کے چند اشعار ملاحظہ کیجیے:

یہ آرزو تھی تجھے گل کے روبرو کرتے
ہم اور بلبلِ بے تاب گفتگو کرتے
پیام بر نہ میسر ہوا تو خوب ہوا
زبان غیر سے کیا شرح آرزو کرتے
مری طرح سے مہ و مہر بھی ہیں آوارہ
کسی حبیب کی یہ بھی ہیں جستجو کرتے

ان اشعار میں پہلا شعر مطلع ہے۔ اور ، روبرو، گفتگو، آرزو، اور جستجو قوافی ہیں۔ جب کہ ''کرتے'' ردیف ہے۔

☆ شاعری میں قافیہ کا ہونا ضروری ہے۔ البتہ ردیف کی کوئی پابندی نہیں۔

☆ قافیہ شاعر کی خفیہ صلاحیتوں کو بیدار کرتا ہے۔ شعر میں ترنم اور موسیقیت پیدا کرتا ہے۔

☆ قافیے کے الفاظ غیر مستقل ہوتے ہیں۔ یعنی بدل بدل کر آتے ہیں، جب کہ ردیف کے الفاظ مستقل ہوتے ہیں۔ یعنی بدلتے نہیں۔

کثیر الانتخابی سوالات

☆ ہر سوال کے چار ممکنہ جوابات دیے گئے ہیں صحیح جواب کا انتخاب کریں۔

۱۔ قافیہ کے لغوی معنی ہیں۔
(الف) سبقت لے جانے والا (ب) پیچھے آنے والا (ج) پسپا ہونے والا (د) آگے بڑھنے والا (ب)

۲۔ قافیہ کہتے ہیں:
(الف) شعر کے آخری حصے کو (ب) قافیہ کے بعد دہرائے جانے والے الفاظ کو
(ج) ردیف سے پہلے استعمال ہونے والے ہم وزن الفاظ کو (د) شعر کے پہلے حصے کو (ج)

۳۔ غزل میں ردیف نہ ہونے کی صورت میں قافیہ آتا ہے:
(الف) مصرعے کے شروع میں (ب) مصرعے کے درمیان میں (ج) مصرعے کے آخر میں (د) ردیف کے بعد (ج)

۴۔ شعری اصطلاح میں ان معین حروف و حرکات کو .... کہتے ہیں۔ جو مختلف الفاظ کی شکل میں شعر یا مصرعے کے آخر میں ردیف سے قبل بار بار آئیں:
(الف) مطلع (ب) مقطع (ج) ردیف (د) قافیہ (د)

۵۔ لفظ قافیہ کی جمع ہے:
(الف) قاف (ب) وقوف (ج) قوافی (د) فوق (ج)

پنجاب کے تمام تعلیمی بورڈز میں پوچھے گئے کثیر الانتخابی سوالات

-1 شاعری میں غزل کے لیے ضروری ہے: (بہاول پور بورڈ، 2013) (بہاول پور بورڈ 2022) (فیصل آباد بورڈ 2023)
(الف) ردیف (ب) قافیہ (ج) الف اور ب (د) کوئی نہیں (ب)

-2 قافیہ کے لغوی معنی ہیں: (لاہور بورڈ، گوجرانوالہ بورڈ، 2013، آزاد کشمیر بورڈ، ڈیرہ غازی خان، بہاول پور بورڈ، 2014، ڈیرہ غازی خان، بہاول پور بورڈ، 2015، بہاول پور، فیصل آباد، ملتان، سرگودھا بورڈ 16، راولپنڈی بورڈ 18، 14,15,16) (گوجرانوالہ بورڈ 2019، بہاول پور بورڈ 2022، فیصل آباد بورڈ 2022) (گوجرانوالہ بورڈ 2023)
(الف) آگے چلنے والا (ب) تیز دوڑنے والا (ج) پیچھے آنے والا (د) آہستہ دوڑنے والا (ج)

-3 غزل کے اشعار میں قافیے کا استعمال...... (بہاول پور بورڈ، 2013) (ڈیرہ غازی خان بورڈ 2022) (لاہور بورڈ 2023)
(الف) غیر ضروری ہے (ب) کوئی پابندی نہیں (ج) کبھی کبھی استعمال کرنا چاہیے (د) لازمی ہے (د)

-4 ردیف سے پہلے آتا ہے: (ڈیرہ غازی خان بورڈ، 2013، ڈیرہ غازی خان بورڈ، 2014، ملتان بورڈ، ڈیرہ غازی خان بورڈ 16، بہاول پور بورڈ 17، لاہور، سرگودھا، آزاد کشمیر 18) (لاہور بورڈ 2023)
(الف) قافیہ (ب) ردیف (ج) تخلص (د) مقطع (الف)

-5 قافیہ کے الفاظ آتے ہیں: (ڈیرہ غازی خان بورڈ، 2013) (سرگودھا بورڈ 2022) (لاہور بورڈ 2022)
(الف) قافیہ کے الفاظ شعر کے شروع میں (ب) ردیف کے بعد
(ج) ردیف سے پہلے (د) آتے ہی نہیں (ج)

-6 ابتدائے عشق ہے روتا ہے کیا آگے آگے دیکھیے ہوتا ہے کیا اس شعر میں قافیہ ہے: (ڈیرہ غازی خان بورڈ، 2014)
(الف) ابتدائے عشق (ب) ہے کیا (ج) روتا، ہوتا (د) آگے آگے (ج)

-7 قافیہ کی جمع ہے: (ملتان بورڈ بورڈ، 2013، ڈیرہ غازی خان بورڈ، 2014، ڈیرہ غازی خان بورڈ، فیصل آباد بورڈ، 2015، سرگودھا بورڈ 16، بہاول پور بورڈ 17,18) (فیصل آباد، بہاول پور، ڈیرہ غازی خان بورڈ 2019) (گوجرانوالہ بورڈ 2022) (لاہور بورڈ، سرگودھا بورڈ 2023)
(الف) قوافی (ب) وقوف (ج) قفلی (د) قافیہ (الف)

-8 آن، جان، تان شعری اصطلاح میں کیا ہیں: (ڈیرہ غازی خان بورڈ، 2014) (گوجرانوالہ بورڈ، 2015)
(الف) ردیف (ب) قافیہ (ج) مطلع (د) مقطع (ب)

-9 قافیہ سے مراد ہم آواز الفاظ ہیں جو آتے ہیں: (فیصل آباد بورڈ، 2013)
(الف) شعر کے شروع میں (ب) ردیف سے پہلے (ج) ردیف کے بعد (د) ردیف کے درمیان (ب)

-10 قافیہ کی نشان دہی کیجیے۔ آپ ﷺ آئے یہ جہاں کے بحر و بر روشن ہوئے ظلمتوں میں جو گھرے تھے وہ نگر روشن ہوئے۔ (فیصل آباد بورڈ 13)
(الف) بحر و بر (ب) ہوئے ہوئے (ج) روشن، روشن (د) بر، نگر (د)

-11 وہ ہم آواز الفاظ جو کسی شعر میں ردیف سے پہلے آتے ہیں کیا کہلاتے ہیں؟ (لاہور بورڈ، 2013) (فیصل آباد، 2014)
(الف) ردیف (ب) قافیہ (ج) مطلع (د) مقطع (ب)

-12 قافیہ کی بنیادی شرط ہے: (فیصل آباد بورڈ، 2014، بہاولپور بورڈ، 2015، لاہور بورڈ 16، راولپنڈی بورڈ 17، ساہی وال، گوجرانوالہ بورڈ 18) (فیصل آباد بورڈ 2023)
(الف) ہم شکل الفاظ (ب) ہم آواز الفاظ (ج) ہم ردیف (د) ہم مرتبہ (ب)

-13 غزل میں موسیقی اور ترنم کی وجہ ہے: (فیصل آباد بورڈ، 2014)
(الف) قافیہ (ب) ردیف (ج) تخلص (د) مقطع (الف)

-14 ''گلدستہ معنی کو عجب ڈھنگ سے باندھوں اک پھول کا مضمون ہو تو سو رنگ سے باندھوں'' اس شعر میں قافیہ ہے۔ (ساہیوال بورڈ 13)
(الف) گلدستہ معنی (ب) پھول کا مضمون (ج) ڈھنگ، رنگ (د) باندھوں باندھوں (ج)

-15 قافیہ کا لفظ ہے۔ (ساہیوال بورڈ، 2013، لاہور، ساہی وال بورڈ 18)
(الف) فارسی سے (ب) ہندی سے (ج) ترکی سے (د) عربی سے (د)

16. ''یہ آرزو تھی تجھے گل کے روبرو کرتے'' اس میں روبرو کیا ہے؟ (ساہیوال بورڈ، 2013)
(الف) مطلع (ب) قافیہ (ج) ردیف (د) مقطع (ب)

17. کتاب عمر کا اک اور باب ختم ہوا شباب ختم ہوا اک عذاب ختم ہوا۔ اس میں قوافی ہیں۔ (لاہور بورڈ، 2013)
(الف) باب، عذاب (ب) باب شباب (ج) عذاب، شباب (د) کتاب عذاب (الف)

18. کارواں سست رہبر خاموش......... کیسے گزرے گا یہ سفر خاموش قوافی کی نشاندہی کریں۔ (لاہور بورڈ، 2013)
(الف) خاموش، خاموش (ب) رہبر، سفر (ج) سفر، نگر (د) نگر، رہبر (ب)

19. قافیہ کہتے ہیں۔ (سرگودھا بورڈ، راولپنڈی بورڈ، ملتان بورڈ، 2013، آزاد کشمیر بورڈ، لاہور بورڈ، 2014، فیصل آباد بورڈ 2015)
(ملتان بورڈ 2019، گوجرانوالہ، ساہی وال بورڈ 2019، لاہور بورڈ 2022)
(الف) مختلف ہم آواز الفاظ کو (ب) ہم معنی الفاظ کو (ج) ہو بہو الفاظ کو (د) مستقل کلمات کو (الف)

20. پھرے راہ سے وہ یہاں آتے آتے ..... اجل مر رہی تو کہاں آتے آتے۔ اس شعر میں قافیہ ہے: (لاہور بورڈ، 2014)
(الف) یہاں، کہاں (ب) آتے (ج) آتے آتے (د) اجل (الف)

21. اثر اس کو ذرا نہیں ہوتا..... رنج، راحت فزا نہیں ہوتا اس شعر میں قافیہ ہے: (لاہور بورڈ، 2014) (لاہور بورڈ، راولپنڈی بورڈ،
2015) (ساہیوال بورڈ 2023)
(الف) ذرا، فزا (ب) رنج (ج) راحت (د) اثر (الف)

22. ''اس پہ کی ہوتی، میں نثار اے کاش'' میں قافیہ ہے۔ (سرگودھا بورڈ، 2013)
(الف) کاش (ب) نثار (ج) کی ہوتی (د) اے کش (ب)

23. جنگ، امنگ، ترنگ، سنگ شعری اصطلاح کی مد میں کیا ہیں۔ (سرگودھا بورڈ، 2013)
(الف) ردیف (ب) قافیہ (ج) مہمل الفاظ (د) مقطع (ب)

24. شاعری میں ہم آواز اور ہم وزن الفاظ کو کہتے ہیں۔ (راولپنڈی بورڈ، 2013، ملتان بورڈ، 2015) (ڈیرہ غازی خان بورڈ 2019)
(الف) مقطع (ب) قافیہ (ج) مہمل الفاظ (د) ردیف (ب)

25. ''غم ہے یا خوشی ہے تو میری زندگی ہے تو'' اس شعر میں قافیہ ہے۔ (ملتان بورڈ، 2014)
(الف) غم (ب) خوشی، زندگی (ج) میری (د) تو (ب)

26. کسی شعر یا مصرعے کے آخر میں آنے والے ہم آواز الفاظ کو کہتے ہیں۔ (ملتان بورڈ، 2014)
(الف) مطلع (ب) مقطع (ج) قافیہ (د) ردیف (ج)

27. قافیہ آتا ہے۔ (آزاد کشمیر بورڈ، 2014، گوجرانوالہ بورڈ، ساہیوال بورڈ، راولپنڈی بورڈ، 2015) (لاہور، گوجرانوالہ، فیصل آباد، راولپنڈی
بورڈ 2019) (ساہیوال بورڈ، بہاول پور بورڈ 2023) (ملتان بورڈ 2023)
(الف) شعر کے درمیان میں (ب) ردیف کے بعد (ج) شعر کے شروع میں (د) ردیف سے پہلے (د)

28. مطلع کے دونوں مصرعوں میں ردیف سے پہلے آنے والے ہم آواز الفاظ کو کیا کہتے ہیں: (لاہور بورڈ، 2015)
(الف) استعارہ (ب) قافیہ (ج) ردیف (د) مقطع (ب)

29. ''گل کو ہوتا صبا! قرار اے کاش! رہتی اک آدھ دن، بہار اے کاش!'' اس میں قافیہ ہے۔ (ملتان بورڈ،
2015) (ملتان، ساہی وال 2018، فیصل آباد بورڈ 2019، بہاول پور بورڈ 2022)
(الف) اس پہ (ب) کی ہوتی (ج) کاش (د) قرار، بہار (د)

30. .... کے لفظی معنی پیچھے آنے والا یا پے در پے آنے والا ہیں۔ (ساہیوال بورڈ، 2015)
(الف) ردیف (ب) قافیہ (ج) مطلع (د) مقطع (ب)

31. یہ آرزو تھی تجھے گل کے روبرو کرتے ہم اور بلبل بیتاب گفتگو کرتے۔ اس شعر میں قافیہ ہے۔ (سرگودھا بورڈ، 2015) (بہاول پور بورڈ، 2019)
(الف) تو، آرزو (ب) گل، بلبل (ج) روبرو، گفتگو (د) کرتے (ج)

32. ردیف سے پہلے آنے والے ہم آواز الفاظ کو کیا کہتے ہیں؟ (سرگودھا بورڈ، 2015) (راولپنڈی بورڈ 2023)
(الف) مطلع (ب) مقطع (ج) قافیہ (د) کنایہ (ج)

33. ...... کے الفاظ ہر شعر میں اپنے ہم وزن الفاظ کے ساتھ تبدیل ہوتے رہتے ہیں: (لاہور بورڈ، 2016)
(الف) مطلع (ب) مقطع (ج) قافیہ (د) ردیف (ج)

34. اب تو کچھ اور ہی اعجاز دکھایا جائے شام کے بعد بھی سورج نہ بجھایا جائے، اس شعر میں قافیہ ہے: (لاہور بورڈ، 2016، ملتان
بورڈ 2022، ڈیرہ غازی خان بورڈ 2022)
(الف) کچھ اور (ب) اعجاز (ج) دکھایا، بجھایا (د) جائے (ج)

35. مطلع کے دونوں مصرعے لازماً ہوتے ہیں (لاہور بورڈ، 2016)
(الف) ہم ردیف (ب) ہم شکل الفاظ (ج) ہم قافیہ و ہم ردیف (د) ہم قافیہ (د)

36. ''کہاں، جہاں، نہاں'' کیا ہیں؟ (گوجرانوالہ بورڈ، 2016)
(الف) ردیف (ب) مطلع (ج) مقطع (د) قافیہ (د)

37. وہ الفاظ جو وزن اور صورت کے لحاظ سے ہم آہنگ ہوں، کہلاتے ہیں: (گوجرانوالہ بورڈ، 2016) (گوجرانوالہ، ملتان بورڈ 2023)
(الف) ردیف (ب) قافیہ (ج) تکرار (د) مرکب (ب)

38. ردیف سے پہلے آنے والے ہم آواز الفاظ کو کہتے ہیں: (فیصل آباد بورڈ، 2016) (سرگودھا بورڈ 2019)
(الف) فرد (ب) بیت (ج) قافیہ (د) بیت الغزل (ج)

39. شعر کے آخر میں ہم وزن اور ہم آواز الفاظ کہلاتے ہیں: (ملتان بورڈ، 2016)
(الف) قافیہ (ب) ردیف (ج) مقطع (د) مطلع (الف)

40. ''گل کو ہوتا صبا! قرار اے کاش! رہتی اک آدھ دن، بہار اے کاش!'' میں قافیہ ہے: (ملتان بورڈ، 2016)
(الف) گل کو ہوتا (ب) قرار، بہار (ج) اے کاش (د) کوئی نہیں (ب)

41. شعری اصطلاح میں قافیہ ہے: (سرگودھا بورڈ، 2016)
(الف) ایک جیسے الفاظ (ب) ردیف سے پہلے ہم آواز اور ہم وزن الفاظ
(ج) مختلف الفاظ (د) مستقل الفاظ (ب)

42. وہ ہم آواز الفاظ جو کسی شعر میں ردیف سے پہلے آتے ہیں، کیا کہلاتے ہیں؟ (بہاول پور بورڈ، 2016)
(الف) مطلع (ب) مقطع (ج) ردیف (د) قافیہ (د)

43. اثر اُس کو ذرا نہیں ہوتا رنج، راحت فزا نہیں ہوتا؛ اس شعر میں قافیہ کیا ہے؟ (بہاولپور بورڈ، 2016) (راولپنڈی، بہاول پور بورڈ 2018، راولپنڈی بورڈ 2019)
(الف) ذرا، افزا (ب) نہیں (ج) نہیں ہوتا (د) ذرا نہیں ہوتا (الف)

44. ہم وزن اور ہم آواز الفاظ کو کہتے ہیں: (ڈی جی خان بورڈ، 2016)
(الف) استعارہ (ب) ردیف (ج) قافیہ (د) تلمیح (ج)

45. قافیہ مشتق ہے لفظ: (ڈی جی خان بورڈ، 2016) (بہاول پور بورڈ 2022) (ڈی جی خان بورڈ 2023)
(الف) وقف سے (ب) قفی سے (ج) قوفہ سے (د) قفا سے (د)

46. غزل میں وہ الفاظ جو وزن اور صوت کے لحاظ سے ہم آہنگ ہوں کیا کہلاتے ہیں: (بہاول پور بورڈ 2018) (ڈیرہ غازی خان بورڈ 2019)
(الف) ردیف (ب) تکرار (ج) قافیہ (د) مرکب (ج)

47. جن الفاظ میں صوتی آہنگ پایا جائے کہلاتے ہیں: (فیصل آباد بورڈ، 2017)
(الف) قافیہ (ب) ردیف (ج) مطلع (د) مقطع (الف)

48. گل کو ہوتا صبا قرار اے کاش رہتی اِک آدھ دن بہار اے کاش، میں قافیہ ہے: (لاہور بورڈ، 2017)
(الف) گل کو ہوتا (ب) قرار، بہار (ج) اے کاش (د) کوئی نہیں (ب)

49. ''پھرے راہ سے وہ یہاں آتے آتے اجل مر رہی تو کہاں آتے آتے'' اس شعر میں قافیے ہیں (ملتان بورڈ، 2017)
(الف) آتے آتے (ب) یہاں، کہاں (ج) اجل (د) راہ (ب)

50- غزل کے اشعار میں ضروری ہے(ملتان بورڈ،2017)

(الف) ردیف (ب) قافیہ (ج) مقطع (د) استعارہ (ب)

51- ''کہاں، جہاں، نہاں'' کیا ہیں؟(سرگودھا بورڈ،2017)

(الف) ردیف (ب) مطلع (ج) مقطع (د) قافیہ (د)

52- شعری اصطلاح میں ہم وزن اور ہم آواز الفاظ کہلاتے ہیں۔(سرگودھا بورڈ،2017)

(الف) ردیف (ب) قافیہ (ج) مقطع (د) مطلع (ب)

53- شعر میں ردیف آتا ہے۔(سرگودھا بورڈ،2017)

(الف) شروع میں (ب) درمیان میں (ج) قافیہ سے پہلے (د) قافیہ کے بعد (د)

54- ''کارواں ست راہبر خاموش۔۔۔۔۔کیسے گزرے گا یہ سفر خاموش'' میں قافیہ کی نشاندہی کیجیے۔(گوجرانوالہ بورڈ،2017)

(الف) خاموش خاموش (ب) راہبر، سفر (ج) سفر نگر (د) کارواں گزرے (ب)

55- ردیف سے پہلے آنے والے ہم آواز الفاظ کو کہتے ہیں۔(گوجرانوالہ بورڈ،2017)

(الف) فرد (ب) بیت (ج) قافیہ (د) بیت الغزل (ج)

56- قافیہ کے الفاظ ہوتے ہیں۔(ساہیوال بورڈ،2017)(بہاول پور بورڈ2023)

(الف) ہم معنی (ب) بے معنی (ج) ہم وزن (د) مختلف وزن کے (ج)

57- اب تو کچھ اور ہی اعجاز دکھایا جائے شام کے بعد بھی سورج نہ بجھایا جائے اس شعر میں قافیہ ہے۔(ساہیوال بورڈ،2017)

(الف) اعجاز (ب) دکھایا، بجھایا (ج) جائے (د) شام (ب)

58- قافیہ کن الفاظ کو کہتے ہیں؟(ساہیوال بورڈ،2017)

(الف) ہم آواز (ب) تکرار سے آنے والے (ج) دل کش الفاظ (د) مترنم الفاظ (الف)

59- شعر کے آخر میں ہم وزن اور ہم آواز الفاظ کہلاتے ہیں:(بہاول پور بورڈ،2017)

(الف) قافیہ (ب) ردیف (ج) مقطع (د) مطلع (الف)

60- اثر اس کو ذرا نہیں ہوتا رنج، راحت فزا نہیں ہوتا۔اس شعر میں قافیہ کیا ہے:(ڈی جی خان بورڈ،2017)

(الف) ذرا، فزا (ب) نہیں ہوتا (ج) نہیں (د) ذرا نہیں ہوتا (الف)

61- غزل کے مطلع کے دونوں مصرعوں میں ہونا ضروری ہے۔(آزاد کشمیر بورڈ،2017)

(الف) قافیہ (ب) کنایہ (ج) تشبیہ (د) استعارہ (الف)

62- مطلع کے دونوں مصرے لازماً ہوتے ہیں۔(آزاد کشمیر بورڈ،2017)(بہاول پور بورڈ2019)

(الف) ہم ردیف (ب) ہم قافیہ و ہم ردیف (ج) ہم قافیہ (د) مربوط (ج)

63- ردیف سے پہلے آتا ہے:(لاہور بورڈ2018)

(الف) مطلع (ب) مقطع (ج) قافیہ (د) کچھ بھی نہیں (ج)

64- وہ ہم آواز الفاظ جو کسی شعر میں ردیف سے پہلے آئیں کیا کہلاتے ہیں:(لاہور بورڈ2018)

(الف) قافیہ (ب) ردیف (ج) مطلع (د) مقطع (الف)

65- مطلع کے دونوں مصرعوں اور باقی اشعار کے دوسرے مصرعے میں ردیف سے پہلے آتا ہے:(لاہور بورڈ2018)

(الف) قافیہ (ب) کنایہ (ج) مقطع (د) استعارہ (الف)

66- ردیف سے پہلے ہمیشہ....... آتا ہے:(گوجرانوالہ بورڈ2018)

(الف) مطلع (ب) مقطع (ج) استعارہ (د) قافیہ (د)

67- غزل اور قصیدہ میں:(ڈیرہ غازی خان، راولپنڈی بورڈ2018)

(الف) قافیہ ضروری نہیں (ب) قافیہ ضروری ہے

(ج) قافیہ کا استعمال شاعر کی مرضی ہے (د) قافیہ صرف ایک بار آتا ہے (ب)

68- اثر اس کو ذرا نہیں ہوتا رنج راحت فزا نہیں ہوتا اس شعر میں قافیہ کیا ہے؟(راولپنڈی بورڈ2018)

(الف) نہیں (ب) نہیں ہوتا (ج) ذرا، فزا (د) ذرا نہیں ہوتا (ج)

69- ابن مریم ہوا کرے کوئی میرے دکھ کی دوا کرے کوئی اس شعر میں قافیوں کی نشاندہی کیجیے۔(فیصل آباد بورڈ2018)

(الف) ابن مریم (ب) ہوا، دوا (ج) دکھ (د) کوئی (ب)

70- کہاں، مہرباں، درمیاں شعری اصطلاح کی رو سے کیا ہیں؟(فیصل آباد بورڈ2018)

(الف) ردیف (ب) مطلع (ج) مقطع (د) قافیہ (د)

71- کون سے الفاظ کا گروپ قافیہ ہیں؟(ڈیرہ غازی خان بورڈ2018)

(الف) صحرا، جنگل (ب) رہتا، بہتا (ج) زرد، سرخ (د) ثابت، سیارہ (ب)

72- دوست بن کر بھی نہیں ساتھ نبھانے والا وہی انداز ہے ظالم کا زمانے والا اس شعر میں قافیے ہیں:(ملتان بورڈ2018)

(الف) دوست (ب) ظالم (ج) نبھانے، زمانے (د) انداز (ج)

73- گل کو ہوتا صبا قرار اے کاش رہتی ایک آدھ دن بہار اے کاش اس شعر میں قافیہ ہے۔(ملتان بورڈ2018)

(الف) گل کو (ب) مقطع (ج) قرار، بہار (د) اے کاش (ج)

74- ''ہستی اپنی حباب کی سی ہے یہ نمائش سراب کی سی ہے'' اس شعر میں قافیہ کی نشان دہی کیجیے۔(ساہی وال بورڈ2018)
(گوجرانوالہ بورڈ2023)

(الف) ہستی اپنی (ب) یہ نمائش (ج) حباب، سراب (د) کی سی ہے (ج)

75- ''اثر اس کو ذرا نہیں ہوتا رنج راحت فزا نہیں ہوتا '' میں قافیہ کی نشاندہی کریں:(بہاول پور بورڈ2018)

(الف) نہیں۔نہیں (ب) ہوتا۔ہوتا (ج) ذرا۔ فزا (د) نہیں ہوتا۔نہیں ہوتا (ج)

76- جس سر کو غرور آج ہے، یاں تاج وری کا مصرعے میں ''تاج وری'' کیا ہے:(فنی بورڈ2018)

(الف) قافیہ (ب) ردیف (ج) تشبیہ (د) تلمیح (الف)

77- ''ابنِ مریم ہوا کرے کوئی میرے دکھ کی دوا کرے کوئی'' اس شعر میں قافیہ کیا ہے؟(آزاد کشمیر بورڈ،2017)

(الف) ابنِ مریم (ب) ہوا، دوا (ج) کرے (د) کرے کوئی (ب)

78- ہیرے خجل تھے گو ہر یکتا نثار تھے پتے بھی ہر شجر کے جواہر نگار تھے اس شعر میں نثار اور نگار ہیں

(الف) مطلع (ب) مقطع (ج) ردیف (د) قافیہ (د)

79- ''لایا، پایا، گایا، شعری اصطلاح کی رو سے ہیں:(لاہور بورڈ2019)

(الف) ردیف (ب) مطلع (ج) مقطع (د) قافیہ (د)

80- غزل میں قافیہ آسکتا ہے:(لاہور بورڈ2019)

(الف) ردیف کے بغیر (ب) مطلع کے بغیر (ج) مقطع کے بغیر (د) ان میں سے کوئی نہیں (الف)

81- غزل کس چیز کے بغیر نہیں ہو سکتی؟ نشان دہی کیجیے:(ملتان بورڈ2019)

(الف) مطلع (ب) قافیہ (ج) تخلص (د) تلمیح (ب)

82- شعر کے لیے لازمی ہے۔(ملتان بورڈ2022)

(A) ردیف (B) مطلع (C) مقطع (D) قافیہ (D)

83- قافیہ آتا ہے:

(A) ردیف کے بعد (B) ردیف سے پہلے (C) مصرع کے شروع میں (D) مصرع کے درمیان میں (B)

84- غزل اور قصیدہ کے لیے ضروری ہے۔(ساہی وال بورڈ2022)

(A) قافیہ (B) مطلع (C) مقطع (C) ردیف (A)

85۔ وہ ہم وزن اور ہم آواز الفاظ جو شعر میں ردیف سے پہلے آتے ہیں۔ کیا کہلاتے ہیں؟ (آزاد جموں کشمیر 2022)
(A) مقطع (B) قافیہ (C) ردیف (D) مطلع (B)

86۔ قافیہ کا لغوی معنی ہے: (لاہور بورڈ 2022)
(A) پے در پے آنے والا (B) طلوع کرنا (C) تکرار (D) کوئی بھی نہیں (A)

87۔ ہم آواز الفاظ کو ---------- کہتے ہیں۔ (گوجرانوالہ بورڈ 2022)
(A) ردیف (B) قافیہ (C) مطلع (D) مقطع (B)

88۔ ہم آواز الفاظ کہلاتے ہیں۔ (فیصل آباد بورڈ 2022)
(A) کلمہ (B) قافیہ (C) ردیف (D) تلمیح (B)

89۔ غزل میں قافیہ آتا ہے: (فیصل آباد بورڈ 2022)
(A) مطلع میں (B) مقطع میں (C) ردیف کے بعد (D) ردیف سے پہلے (D)

90۔ غزل میں آنے والے ہم آواز الفاظ ---------- کہلاتے ہیں۔ (فیصل آباد بورڈ 2022)
(A) قافیہ (B) ردیف (C) مطلع (D) مقطع (A)

91۔ ہم آواز مگر بدل بدل کر آنے والے الفاظ کہلاتے ہیں: (ڈی جی خان بورڈ، ساہیوال بورڈ 2023)
(A) مطلع (B) ردیف (C) مقطع (D) قافیہ (D)

92۔ غزل کا پہلا مُقفّیٰ شعر کہلاتا ہے۔ (ساہیوال بورڈ 2023)
(A) مُرَدّف (B) مطلع (C) مقطع (D) حسنِ مطلع (B)

93۔ ''ہر کوئی اب ستم رسیدہ ہے شہر کا شہر آب دیدہ ہے'' اِس شعر میں قافیہ کی نشاندہی کیجیے۔ (لاہور بورڈ 2023)
(A) ستم رسیدہ۔ آب دیدہ (B) شہر کا شہر (C) ہر کوئی (D) ستم (A)

94۔ ''قافیہ'' کا لفظی مطلب ----- ہے۔ (ملتان بورڈ 2023)
(A) پے در پے آنے والا (B) پیچھے پیچھے آنے والا (C) گھڑسوار کے پیچھے بیٹھنے والا (D) A اور B دونوں (D)

95۔ شعر میں غنائیت اور موسیقیت پیدا کرتا ہے: (ڈی جی خان بورڈ 2023)
(A) مطلع (B) مقطع (C) ردیف (D) قافیہ (D)

96۔ میں زخموں کی زباں ہونے لگا ہوں۔ سو ظالم پر گراں ہونے لگا ہوں۔ اس میں قوافی ہیں: (ڈی جی خان بورڈ 2023)
(A) زباں، گراں (B) ہونے لگا ہوں (C) زخموں (D) ظالم (A)

97۔ خیال اور ملال شعری اصطلاح میں کیا کہلائیں گے؟ (فیصل آباد بورڈ 2023)
(A) ہم معنی (B) ہم ردیف (C) ہم قافیہ (D) ہم عصر (C)

98۔ قافیہ غزل کے لیے ہے: (راولپنڈی بورڈ 2023)
(A) کچھ بھی نہیں (B) غیر اہم (C) غیر ضروری (D) لازمی (D)

۴۔ ردیف

ردیف: ردیف کا لفظی مطلب ہے گھوڑے پر کسی کے پیچھے سوار ہونے والا۔ شاعری کی اصطلاح میں قافیے کے بعد جوں کے توں دُہرائے جانے والے الفاظ ردیف کہلاتے ہیں۔

☆ ردیف ایرانی شعرا کی ایجاد ہے۔ قدیم عربی شاعری میں اس کا وجود نہیں۔
☆ ردیف، شاعر کی آزادخیالی کو ایک حد تک پابند کرتی ہے۔
☆ ردیف سے شعر میں موسیقیت پیدا ہوتی ہے۔
☆ جس شعر میں ردیف نہ ہو اُسے غیر مردّف کہتے ہیں۔
☆ جس شعر میں ردیف موجود ہو اُسے مردف کہتے ہیں۔

☆ ردیف کے لفظ یا الفاظ مستقل ہوتے ہیں۔ یعنی شکل وصورت ایک جیسی ہوتی ہے۔ البتہ مفہوم مختلف بھی ہو سکتے ہیں۔
☆ ردیف ایک لفظ سے لے کر چھ، سات، آٹھ لفظوں پر بھی مشتمل ہو سکتی ہے۔

مثالیں:

جگ میں آ کر اِدھر اُدھر دیکھا
تو ہی آیا نظر جدھر دیکھا

''دیکھا'' ردیف ہے۔ جو ایک لفظ پر مشتمل ہے۔

دل میں اک لہر سی اُٹھی ہے ابھی
کوئی تازہ ہوا چلی ہے ابھی

''ہے ابھی'' ردیف ہے۔ جو دو الفاظ پر مشتمل ہے۔

بھلاتا لاکھ ہوں لیکن برابر یاد آتے ہیں
الٰہی! ترکِ الفت پر وہ کیوں کر یاد آتے ہیں

''یاد آتے ہیں'' ردیف ہے جو تین الفاظ پر مشتمل ہے۔

وہ جو ہم میں تم میں قرار تھا، تمھیں یاد ہو کہ نہ یاد ہو
وہی یعنی وعدہ نباہ کا، تمھیں یاد ہو کہ نہ یاد ہو

''تمھیں یاد ہو کہ نہ یاد ہو'' ردیف ہے۔ جو سات الفاظ پر مشتمل ہے۔

پھر چراغ لالہ سے روشن ہوئے کوہ و دمن
مجھ کو پھر نغموں پہ اکسانے لگا مرغِ چمن
پھول ہیں صحرا میں یا پریاں قطار اندر قطار
اودے اودے، نیلے نیلے، پیلے پیلے، پیرہن

ردیف موجود نہیں ہے۔ لہٰذا ان اشعار کو غیر مردف کہیں گے۔

نویدِ امن ہے بیدادِ دوست جاں کے لیے
رہے نہ طرزِ ستم کوئی آسماں کے لیے
گدا سمجھ کے چپ تھا میری جو شامت آئی
اٹھا اور اٹھ کے قدم میں نے پاسباں کے لیے

ان اشعار میں ''کے لیے'' ردیف ہے۔ پہلے دو مصرعوں میں ردیف کا مفہوم ہے ''کے واسطے'' جب کہ چوتھے مصرعے میں اس کا مفہوم یہ نہیں بلکہ ''لینا'' سے ''لیے'' ہے۔ یعنی ''پاسبان کے قدم پکڑ لیے۔''

ذوقافیتین: عام حالات میں تو ردیف، قافیے کے بعد آتی ہے۔ لیکن اگر کسی شعر میں دو قافیے ہوں تو ردیف دونوں قافیوں کے درمیان آئے گی۔ اس صورت میں ردیف کو حاجب کہتے ہیں۔

چھٹنا تیرا غیر سے ہے یار اب معلوم
ہم پھرتے ہیں پھر بہر دیار اب محروم

پہلا قافیہ ''یار'' اور ''دیار'' ہے۔ دوسرا قافیہ ''معلوم'' اور ''محروم'' ہے۔ جب کہ ''اب'' ردیف ہے، جو دونوں قافیوں کے درمیان موجود ہے۔

کثیر الانتخابی سوالات

☆ ہر سوال کے چار ممکنہ جوابات دیے گئے ہیں' صحیح جواب کا انتخاب کریں۔

۱۔ ردیف کے لفظی معنی ہیں:
(الف) پیچھے آنے والا (ب) وہ شخص جو سواری پر کسی کے پیچھے سوار ہو
(ج) وہ شخص جو سواری پر درمیان میں سوار ہو (د) وہ شخص جو سواری پر پہلے سوار ہو (ب)

۲۔ ردیف کہتے ہیں:
(الف) شعر کے پہلے حصے کو (ب) قافیہ کے بعد دہرائے جانے والے الفاظ کو
(ج) ردیف سے پہلے استعمال ہونے والے ہم وزن الفاظ کو (د) شعر کے آخری حصے کو (ب)

۳۔ شعری اصطلاح میں اس سے مراد ایک یا ایک سے زیادہ وہ مستقل کلمے یا حروف ہیں' جو قافیہ کے بعد بار بار آئیں کہلاتے ہیں:
(الف) مطلع (ب) مقطع (ج) قافیہ (د) ردیف (د)

۴۔ ؎ ''اثر اس کو ذرا نہیں ہوتا۔ رنج راحت فزا نہیں ہوتا'' اس شعر میں ردیف کی نشان دہی کریں۔
(الف) ذرا (ب) نہیں ہوتا (ج) فزا (د) راحت فزا (ب)

۵۔ ؎ ابن مریم ہوا کرے کوئی، میرے دکھ کی دوا کرے کوئی۔ اس شعر میں ردیف کی نشان دہی کریں۔
(الف) ہوا کرے (ب) دوا کرے (ج) ابن مریم (د) کرے کوئی (د)

پنجاب کے تمام تعلیمی بورڈز میں پوچھے گئے کثیر الانتخابی سوالات

1۔ رسم جفا کامیاب دیکھیے کب تک رہے میں ''کب تک رہے'' ہے۔ (بہاول پور بورڈ، 2013)
(الف) قافیہ (ب) ردیف (ج) تخلص (د) مقطع (ب)

2۔ شعروں کے آخر میں آنے والے ہم شکل الفاظ کہلاتے ہیں۔ (بہاول پور بورڈ، 2013)
(الف) ردیف (ب) قافیہ (ج) مطلع (د) مقطع (الف)

3۔ ردیف کہتے ہیں: (ساہیوال بورڈ، 2013، فیصل آباد بورڈ، بہاول پور بورڈ، آزاد کشمیر بورڈ، 2014، ڈیرہ غازی خان بورڈ 2022)
(الف) شعر کے پہلے حصے (ب) قافیہ کے بعد آنے والے الفاظ کو
(ج) غزل کے آخری شعر کو (د) غزل کے پہلے شعر کو (ب)

4۔ بار بار اور جوں کے توں دہرائے جانے والے الفاظ کہلاتے ہیں: (لاہور بورڈ، ڈیرہ غازی خان بورڈ، سرگودھا بورڈ، راولپنڈی بورڈ، 2013، لاہور بورڈ، 2015، لاہور، گوجرانوالہ، راولپنڈی بورڈ 16، فیصل آباد 15,16، سرگودھا، گوجرانوالہ، لاہور بورڈ 17، گوجرانوالہ، ساہی وال، فنی بورڈ 18) (گوجرانوالہ بورڈ 2022) (گوجرانوالہ بورڈ 2023)
(الف) قافیہ (ب) مطلع (ج) ردیف (د) مقطع (ج)

5۔ بہت دیر کی مہرباں آتے آتے ''آتے آتے'' ہے۔ (ڈیرہ غازی خان بورڈ، 2013)
(الف) ردیف (ب) قافیہ (ج) تشبیہ (د) مطلع ثانی (الف)

6۔ ردیف کے الفاظ ہوتے ہیں: (ڈیرہ غازی خان بورڈ، 2014، ملتان بورڈ، 2015)
(الف) ہم آواز (ب) ہم شکل (ج) مہمل (د) مترنم (ب)

7۔ ردیف کے لغوی معنی ہیں: (آزاد کشمیر، فیصل آباد بورڈ، لاہور بورڈ، 2014، گوجرانوالہ بورڈ، ساہیوال بورڈ، 2015، ملتان بورڈ 18، 14,17، لاہور، سرگودھا بورڈ 18) (ملتان، ساہی وال، سرگودھا بورڈ 2019، سرگودھا بورڈ 2022) (آزاد جموں کشمیر 2022)
(الف) گھڑ سوار کے پیچھے بیٹھنے والا (ب) پیچھے آنے (ج) ادھار لینا (د) اشارہ کرنا (الف)

8۔ ''دوسرا کون ہے جہاں تو ہے کون جانے تجھے کہاں تو ہے'' اس شعر میں ردیف ہے: (سرگودھا بورڈ، 2023-2013، فیصل آباد بورڈ، 2014)
(الف) کون ہے (ب) جہاں (ج) تو ہے (د) ہے (ج)

9۔ ردیف کسے کہتے ہیں۔ (ساہیوال بورڈ، 2013)
(الف) شعر کے پہلے حصے کو (ب) غزل کے آخری شعر کو
(ج) قافیہ کے بعد آنے والے ایک جیسے الفاظ کو (د) غزل کے پہلے شعر کو (ج)

10۔ ردیف کس زبان کا لفظ ہے؟ (لاہور بورڈ، ساہیوال بورڈ، راولپنڈی بورڈ، 2014، فیصل آباد بورڈ 16) (سرگودھا بورڈ 2019، ملتان بورڈ 2022، ملتان بورڈ 2022)
(الف) ہندی (ب) فارسی (ج) اُردو (د) عربی (د)

11۔ اس کے جاتے ہی یہ کیا ہو گئی گھر کی صورت نہ وہ دیوار کی صورت ہے نہ در کی صورت ردیف کی نشاندہی کیجیے۔ ([illegible] 2013)
(الف) گھر در (ب) کی، کی (ج) صورت (د) کی صورت (د)

12۔ ''یہ آرزو تھی تجھے گل کے روبرو کرتے'' اس میں ''کرتے'' کیا ہے؟ (سرگودھا بورڈ، 2013)
(الف) قافیہ (ب) مطلع (ج) ردیف (د) مقطع (ج)

13۔ ایک یا دو مستقل کلمے جو قافیے کے بعد بار بار آئیں کہلاتے ہیں۔ (سرگودھا بورڈ، 2013) (ساہی وال بورڈ 2019)
(الف) قافیہ (ب) مطلع (ج) ردیف (د) مقطع (ج)

14۔ ردیف کا مفہوم ہے۔ (راولپنڈی بورڈ، 2013)
(الف) ادھار لینا (ب) اشارہ کرنا (ج) ہم آواز الفاظ (د) بار بار آنا (د)

15۔ ردیف اصطلاح ہے۔ (راولپنڈی بورڈ، 2013، 2022) (سرگودھا بورڈ 2022)
(الف) سیاسی (ب) شعری (ج) نثری (د) افسانوی (ب)

16۔ ردیف..... الفاظ کو کہتے ہیں۔ (گوجرانوالہ بورڈ، 2013) (راولپنڈی بورڈ، 2014)
(الف) ہم معنی (ب) ایک جیسے (ج) ہم آواز (د) متضاد (ب)

17۔ شہر در شہر گھر جلائے گئے یوں بھی جشن طرب منائے گئے اس شعر میں ''گئے'' ہے۔ (ملتان بورڈ، 2014)
(الف) قافیہ (ب) ردیف (ج) مطلع (د) مقطع (ب)

18۔ غزل میں قافیہ کے فوراً بعد کیا آتا ہے۔ (گوجرانوالہ بورڈ، 2013)
(الف) ردیف (ب) قافیہ (ج) مقطع (د) مطلع (الف)

19۔ جس سر کو غرور آج ہے یاں تاج وری کا کل اس پہ یہیں شور ہے پھر نوحہ گری کا۔ اس شعر میں ردیف ہے۔ (آزاد کشمیر بورڈ، 2014، سرگودھا بورڈ، 2015)
(الف) کا (ب) تاجوری (ج) نوحہ گری (د) نوحہ گری کو (الف)

20۔ ''گل کو ہوتا صبا! قرار اے کاش'' میں ''اے کاش'' ہے: (گوجرانوالہ بورڈ، 2015) (لاہور بورڈ 2019، بہاول پور بورڈ 2019)
(الف) مطلع (ب) ردیف (ج) قافیہ (د) مقطع (ب)

21۔ ردیف آتی ہے:(لاہور، سرگودھا، گوجرانوالہ بورڈ، ملتان بورڈ، 2015، گوجرانوالہ بورڈ2023-16، راولپنڈی بورڈ17، ڈیرہ غازی خان، سرگودھا، بہاول پور بورڈ18)(ڈیرہ غازی خان بورڈ2019، بہاول پور بورڈ 2023-2019)

(الف) مصرعے کے درمیان میں　(ب) مصرعے کے شروع میں

(ج) قافیہ کے بعد　(د) قافیہ سے پہلے　(ج)

22۔ اثر اس کو ذرا نہیں ہوتا رنج، راحت فزا نہیں ہوتا اس شعر میں ردیف کیا ہے؟(گوجرانوالہ بورڈ، راولپنڈی بورڈ، 2015)(ساہی وال بورڈ2017)(گوجرانوالہ بورڈ2022، فیصل آباد بورڈ2022)

(الف) اثر　(ب) نہیں ہوتا　(ج) ذرا　(د) نہیں　(ب)

23۔ ردیف بتائیے: وہ نبیوں میں رحمت لقب پانے والا　مرادیں غریبوں کی برلانے والا (بہاول پور بورڈ، 2015)

(الف) لانے　(ب) والا　(ج) لقب　(د) برلانے　(ب)

24۔ ایک سے زیادہ الفاظ پر بھی مشتمل ہو سکتی ہے:(بورڈ، 2015)

(الف) ردیف　(ب) قافیہ　(ج) مستعارلہ　(د) مومن　(الف)

25۔ ایسے الفاظ جو قافیہ کے بعد بار بار آئیں کہلاتے ہیں:(سرگودھا بورڈ13، بہاولپور بورڈ، فیصل آباد بورڈ، 2015، ملتان بورڈ16)(فیصل آباد بورڈ2023)

(الف) مطلع　(ب) مقطع　(ج) ردیف　(د) قافیہ　(ج)

26۔ ردیف آتی ہے پوری غزل میں:(بہاول پور بورڈ، 2015)

(الف) ایک بار　(ب) دوبار　(ج) تین بار　(د) بار بار　(د)

27۔ ردیف مشتمل ہوتی ہے۔(بورڈ، 2015)(ملتان بورڈ2023)

(الف) ایک لفظ پر　(ب) دو الفاظ پر　(ج) تین الفاظ پر　(د) تعداد مقرر نہیں　(د)

28۔ ابن مریم ہوا کرے کوئی　میرے دکھ کی دوا کرے کوئی　اس شعر میں ردیف ہے:(ڈی جی خان بورڈ، 2015)

(الف) کرے کوئی　(ب) دوا　(ج) دکھ　(د) ہوا　(الف)

29۔ ردیف اصطلاح ہے۔(ساہیوال بورڈ، 2015، سرگودھا، ڈیرہ غازی خان16)

(الف) سیاسی　(ب) شعری　(ج) نثری　(د) افسانوی　(ب)

30۔ گلزار ہست و بود نہ بیگانہ وار دیکھ　ہے دیکھنے کی چیز اسے بار بار دیکھ　اس شعر میں ردیف ہے۔(ساہیوال بورڈ، 2015)

(الف) گلزار　(ب) ہست و بود　(ج) بیگانہ وار　(د) دیکھ　(د)

31۔ غیر مردف غزل وہ ہوتی ہے جس میں...... نہ ہو۔(سرگودھا بورڈ، 2015، ساہی وال، گوجرانوالہ 18، فیصل آباد بورڈ2022)

(الف) قافیہ　(ب) ردیف　(ج) مطلع　(د) مقطع　(ب)

32۔ وہ جو ہم میں تم میں قرار تھا تمھیں یاد ہو کہ نہ یاد ہو　وہی یعنی وعدہ نباہ کا تمھیں یاد ہو کہ نہ یاد ہو　اس شعر میں ردیف ہے (فیصل آباد بورڈ، 2015)

(الف) یاد ہو　(ب) ہو　(ج) کا، تھا　(د) تمھیں یا ہو کہ نہ یاد ہو (د)

33۔ اثر اس کو ذرا نہیں ہوتا　رنج راحت فزا نہیں ہوتا، میں ''نہیں ہوتا'' کیا ہے؟(لاہور بورڈ، 2016، ملتان بورڈ2022)

(الف) قافیہ　(ب) ردیف　(ج) مطلع　(د) مقطع　(ب)

34۔ جس سر کو غرور آج ہے، یاں تاج وری کا　کل اس پہ یہیں شور ہے، پھر نوحہ گری کا۔ اس شعر میں ردیف ہے:(لاہور بورڈ، 16)

(الف) تاجوری　(ب) نوحہ گری　(ج) کا　(د) یاں　(ج)

35۔ دوسرا کون ہے جہاں تو ہے　کون جانے کہاں تو ہے، اس شعر میں ردیف ہے۔(گوجرانوالہ بورڈ، 2016)(راولپنڈی بورڈ2017، راولپنڈی بورڈ2018، فیصل آباد بورڈ2019)

(الف) ہے　(ب) تو ہے　(ج) جہاں　(د) کون ہے　(ب)

36۔ اثر اس کو ذرا نہیں ہوتا　رنج راحت فزا نہیں ہوتا　اس شعر میں ردیف ہے:(فیصل آباد بورڈ، 2016)

(الف) ذرا　(ب) نہیں ہوتا　(ج) فزا　(د) راحت فزا　(ب)

37۔ شعر میں ردیف کا کیا مقام ہے؟(راولپنڈی بورڈ، 2016)

(الف) قافیہ کے بعد　(ب) قافیہ سے پہلے　(ج) غزل کے درمیان　(د) غزل کے آخر میں (الف)

38۔ گل کو ہوتا صبا قرار اے کاش　رہتی ایک آدھ دن بہار اے کاش؛ اس شعر میں ''اے کاش'' کیا ہے؟(راولپنڈی بورڈ، 2016)

(الف) ردیف　(ب) قافیہ　(ج) متضاد الفاظ　(د) مقطع　(الف)

39۔ جس غزل میں ردیف موجود ہو تو اسے کیا کہتے ہیں؟(راولپنڈی بورڈ15، بہاول پور، ڈیرہ غازی خان، سرگودھا بورڈ، 2016، لاہور بورڈ17، آزاد کشمیر، سرگودھا بورڈ18)(گوجرانوالہ بورڈ2022)

(الف) مردف　(ب) غیر مردف　(ج) بلاردیف　(د) ہم ردیف　(الف)

40۔ ردیف لفظ ہے:(سرگودھا بورڈ، 2016)

(الف) انگریزی زبان کا　(ب) فارسی زبان کا　(ج) ہندی زبان کا　(د) عربی زبان کا　(د)

41۔ ردیف کے الفاظ استعمال ہوتے ہیں:(سرگودھا بورڈ، 2016)

(الف) پہلے شعر میں　(ب) ہر شعر میں　(ج) آخری شعر میں　(د) کسی شعر میں نہیں　(ب)

42۔ یہ آرزو تھی تجھے گل کے روبرو کرتے　ہم اور بلبل بیتاب گفتگو کرتے: اس شعر میں ردیف کیا ہے؟(بہاولپور بورڈ، 16)

(الف) روبرو، گفتگو　(ب) کرتے　(ج) بلبل بیتاب　(د) گل　(ب)

43۔ ''اثر اس کو ذرا نہیں ہوتا　رنج، راحت فزا نہیں ہوتا'' اس شعر میں ردیف ہے:(ڈی جی خان بورڈ، 2016)

(الف) ذرا　(ب) فزا　(ج) اثر　(د) نہیں ہوتا　(د)

44۔ جو الفاظ من و عن بار بار دہرائے جائیں، کہلاتے ہیں:(فیصل آباد بورڈ، 2017)

(الف) مطلع　(ب) مقطع　(ج) قافیہ　(د) ردیف　(د)

45۔ ''گل کو ہوتا صبا قرار اے کاش!　رہتی اک آدھ دن بہار اے کاش!'' اس شعر میں ''اے کاش'' ہے(ملتان بورڈ، 2017)

(الف) قافیہ　(ب) مقطع　(ج) استعارہ　(د) ردیف　(د)

46۔ ''یہ آرزو تھی تجھے گل کے روبرو کرتے'' اس مصرعے میں ''کرتے'' کیا ہے؟(گوجرانوالہ بورڈ، 2017)

(الف) مطلع　(ب) مقطع　(ج) ردیف　(د) قافیہ　(ج)

47۔ غزل میں ردیف نہ ہونے کی صورت میں قافیہ ہر دوسرے شعر کے.... آتا ہے۔(راولپنڈی بورڈ، 2017)

(الف) شروع اور آخر میں　(ب) درمیان میں　(ج) آخر میں　(د) شروع میں　(ج)

48۔ ''دوسرا کون ہے، جہاں تو ہے..... کون جانے تجھے، کہاں تو ہے؟ اس شعر میں ''تو ہے'' کیا ہے؟(راولپنڈی بورڈ، 2017)

(الف) مطلع　(ب) مقطع　(ج) قافیہ　(د) ردیف　(د)

49۔ ردیف مشتمل ہوتی ہے۔(ساہیوال بورڈ، 2017)

(الف) ایک لفظ پر　(ب) دو الفاظ پر　(ج) تین الفاظ پر　(د) الفاظ کی تعداد متعین نہیں ہوتی　(د)

50۔ مصطفیٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام شمعِ بزمِ ہدایت پہ لاکھوں سلام.... اس شعر میں ردیف ہے۔ (ساہیوال بورڈ،2017)

(الف) لاکھوں سلام (ب) رحمت، ہدایت (ج) بزمِ ہدایت (د) پہ لاکھوں سلام (د)

51۔ ردیف سے پہلے آتا ہے: (بہاول پور بورڈ، 2017) (گوجرانوالہ بورڈ، ملتان بورڈ، سرگودھا بورڈ 2023)

(الف) قافیہ (ب) مطلع (ج) مقطع (د) تخلص (الف)

52۔ جس غزل میں ردیف نہ ہو، اسے کہتے ہیں: (ڈی جی خان بورڈ، 2017) (لاہور بورڈ 2022) (ساہیوال بورڈ 2023)

(الف) مسلسل غزل (ب) آزاد غزل (ج) غیر مردف غزل (د) مردف غزل (ج)

53۔ غزل اور قصیدہ میں: (آزاد کشمیر بورڈ، 2017)

(الف) ردیف کا استعمال ضروری ہے (ب) ردیف کا استعمال ضروری نہیں

(ج) ردیف کے تین الفاظ ہوتے ہیں (د) ردیف کے الفاظ کی تعداد متعین نہیں ہوتی (ب)

54۔ ''اثر اس کو، ذرا نہیں ہوتا رنج، راحت فزا نہیں ہوتا'' اس میں ردیف ہے۔ (آزاد کشمیر بورڈ، 2017)

(الف) نہیں ہوتا (ب) ذرا، فزا (ج) ذرا (د) فزا (الف)

55۔ ابن مریم ہوا کرے کوئی میرے دکھ کی دوا کرے کوئی، اس شعر میں ردیف کیا ہے: (لاہور بورڈ 2018)

(الف) ابن مریم (ب) ہوا، دوا (ج) کرے (د) کرے کوئی (د)

56۔ عدم کے کوچ کی لازم ہے فکر ہستی میں نہ کوئی شہر نہ کوئی دیار راہ میں ہے، ردیف کی نشاندہی کیجیے: (لاہور بورڈ 2018)

(الف) راہ میں ہے (ب) ہستی میں (ج) کوئی شہر (د) فکر (الف)

57۔ دوسرا کون ہے جہاں تو ہے کون جانے تجھے کہاں تو ہے اس شعر میں ردیف کیا ہے؟

(الف) کون ہے (ب) جہاں کہاں (ج) جہاں (د) تو ہے (د)

58۔ بچھڑے راہ سے وہ یہاں آتے آتے اجل مر رہی تو کہاں آتے آتے اس شعر میں ردیف کی نشاندہی کیجیے۔ (فیصل آباد بورڈ 2018)

(الف) بچھڑے (ب) اجل (ج) آتے آتے (د) یہاں، کہاں (ج)

59۔ ''کچھ یادگارِ شہر ستم گر ہی لے چلیں آئے ہیں اس گلی میں تو پتھر ہی لے چلیں'' اس شعر میں ردیف ہے: (ملتان بورڈ 2018)

(الف) ستم گر (ب) پتھر (ج) گلی (د) ہی لے چلیں (د)

60۔ رسمِ جفا کامیاب، دیکھیے کب تک رہے حُبِ وطن مستِ خواب، دیکھیے کب تک رہے۔ اس شعر میں ردیف ہے۔ (آزاد کشمیر بورڈ 2018)

(الف) رسِ جفا (ب) کامیاب، خواب (ج) کب تک رہے (د) دیکھیے کب تک رہے (د)

61۔ ''اثر اس کو ذرا نہیں ہوتا رنج راحت فزا نہیں ہوتا'' اس شعر میں ردیف ہے۔ (ساہی وال بورڈ 2018)

(الف) ذرا (ب) نہیں ہوتا (ج) فزا (د) راحت فزا (ب)

62۔ ردیف مشتمل ہوتی ہے: (بہاول پور بورڈ 2018)

(الف) ایک لفظ پر (ب) دو الفاظ پر (ج) تین الفاظ پر (د) تعداد مقرر نہیں (د)

63۔ قافیہ کے بعد کیا آتا ہے: (ڈیرہ غازی خان بورڈ 2017)

(الف) ردیف (ب) مطلع (ج) مقطع (د) تخلص (الف)

64۔ بغیر ردیف والی غزل ــــــــ غزل کہلاتی ہے: (گوجرانوالہ بورڈ 2019)

(الف) مردف (ب) سادہ (ج) سہل ممتنع (د) غیر مردف (د)

65۔ ہر شعر کے آخر میں جو الفاظ جوں کے توں دہرائے جاتے ہیں: (فیصل آباد بورڈ 2019)

(الف) ردیف (ب) مطلع (ج) مقطع (د) تخلص (الف)

66۔ جس غزل میں ردیف کا استعمال ہو، کہلاتا ہے: (ملتان بورڈ 2019)

(الف) مردف (ب) غیر مردف (ج) مثلث (د) مسدس (الف)

67۔ اس شعر میں ''ردیف'' کی فہرست ہے: (ساہی وال بورڈ 2019)

(الف) ہستی، حباب (ب) تمائش، سراب (ج) حباب، سراب (د) کی سی ہے، کی سی ہے (د)

68۔ دین پر ہیں ان کے گماں کیسے کیسے کلام آتے ہیں درمیاں کیسے کیسے ردیف کیا ہے؟ (راولپنڈی بورڈ 2019)

(الف) گماں (ب) درمیاں (ج) کلام (د) کیسے کیسے (د)

69۔ ردیف کے الفاظ ہوتے ہیں (ڈیرہ غازی خان بورڈ 2019)

(الف) مستقل (ب) غیر مستقل (ج) تبدیل (د) ترمیم (الف)

70۔ غزل کے اشعار کے آخر میں آنے والے ہم شکل الفاظ کہلاتے ہیں: (بہاول پور بورڈ 2019)

(الف) قافیہ (ب) ردیف (ج) مقطع (د) مطلع (ب)

71۔ قافیہ کے فوراً بعد آخر میں: (ڈیرہ غازی خان بورڈ 2019)

(الف) مطلع آتا ہے (ب) مقطع آتا ہے (ج) ردیف آتا ہے (د) قافیہ آتا ہے (ج)

72۔ اگر غزل میں ردیف نہ ہو تو وہ کہلائے گی: (بہاول پور بورڈ 2022)

(A) غیر مردف (B) اینٹی غزل (C) مردف (D) نظم (A)

73۔ مصرع میں ''ردیف'' کس جگہ آتی ہے؟ (بہاول پور بورڈ 2022)

(A) آخر میں (B) شروع میں (C) قافیہ سے پہلے (D) درمیان میں (A)

74۔ شعر میں ردیف کہاں آتی ہے؟ (ملتان بورڈ 2022)

(A) ابتدا میں (B) درمیان میں (C) قافیہ سے پہلے (D) قافیہ کے بعد (D)

75۔ شعر کے آخر میں آنے والے مستقل کلمات کہلاتے ہیں۔ (سرگودھا بورڈ 2022)

(A) قافیہ (B) ردیف (C) استعارہ (D) متضاد الفاظ (B)

76۔ دل ناداں تجھے ہوا کیا ہے آخر اس درد کی دوا کیا ہے

77۔ غالب کی غزل کے اس مطلع میں ردیف کی نشاندہی کیجیے۔ (آزاد جموں کشمیر 2022)

(A) دلِ ناداں (B) ہوا، دوا (C) کیا ہے (D) درد (C)

خاطر سے یا لحاظ سے میں مان تو گیا جھوٹی قسم سے آپ کو ایمان تو گیا

78۔ اس میں ردیف ہے۔ (آزاد جموں کشمیر 2022)

(A) جان (B) ایمان (C) تو گیا (D) کوئی نہیں (C)

79۔ ردیف اصطلاح ہے۔ (آزاد جموں کشمیر 2022)

(A) سیاسی (B) شعری (C) قافیہ (D) ردیف (B)

80۔ جس غزل میں ردیف نہ ہو اسے کیا کہتے ہیں: (لاہور بورڈ 2022)

(A) مسلسل غزل (B) مقفیٰ غزل (C) غیر مردّف (D) مردّف (C)

81۔ ردیف کے الفاظ کی تعداد ہوتی ہے: (فیصل آباد بورڈ2022)(لاہور بورڈ، سرگودھا بورڈ2023)
(A) ایک (B) دو (C) تین (D) تعداد مقرر نہیں (D)

82۔ ردیف کے الفاظ کس طرح آتے ہیں؟ (ڈیرہ غازی خان بورڈ2022)
(A) بغیر تبدیلی کے (B) بدل بدل کر (C) قافیہ سے پہلے (D) ان میں سے کوئی نہیں (A)

83۔ مردف غزل کے لیے ضروری ہے: (ساہیوال بورڈ2023)
(A) مقطع (B) ردیف (C) مطلع (D) تشبیہ (B)

84۔ ''قصیدہ کیا لکھوں اس مہرباں کا سلیقہ جب نہیں حسن بیاں کا'' اس میں ردیف ہے: (لاہور بورڈ2023)
(A) مہرباں۔ بیاں (B) کا (C) سلیقہ (D) قصیدہ (B)

85۔ جس غزل کی ردیف ہو،۔۔۔۔ کہلاتی ہے: (راولپنڈی بورڈ، ملتان بورڈ2023)
(A) مردف غزل (B) پہلا شعر (C) تخلص اور آخری شعر (D) پابند غزل (A)

86۔ ٹپکتے ہیں نفرت کے شعلے زبان سے۔ دھواں اٹھ رہا ہے ہمارے بیاں سے۔ اس میں ردیف ہے: (ڈی جی خان بورڈ2023)
(A) شعلے (B) بیاں (C) سے (D) نفرت (C)

87۔ اس طرح لگتا ہے وہ یاروں کے بیچ۔ چاند جیسے ان گنت تاروں کے بیچ۔ اس میں ردیف ہے: (ڈی جی خان بورڈ2023)
(A) چاند (B) ان گنت (C) کے بیچ (D) یاروں (C)

88۔ مکاں بھی ڈسنے لگا ہے اگر مکیں کے ساتھ تو آستاں بھی بدل اپنی آستیں کے ساتھ اس شعر میں ردیف ہے: (فیصل آباد بورڈ2023)
(A) مکیں، آستیں (B) کے ساتھ (C) ساتھ (D) آستاں، آستیں (B)

89۔ ہو بہو دہرائے جانے والے الفاظ کہلاتے ہیں: (راولپنڈی بورڈ2023)
(A) تضمین (B) تحریف (C) ردیف (D) قافیہ (C)

90۔ ردیف کے الفاظ ہمیشہ آتے ہیں: (راولپنڈی بورڈ2023)
(A) قافیہ سے پہلے (B) قافیہ کے بعد (C) مصرعے کے درمیان میں (D) مصرعے کے شروع میں (B)

91۔ ردیف والی غزل کہلاتی ہے: (گوجرانوالہ بورڈ2023)
(A) مترنم غزل (B) مردّف غزل (C) موسیقی (D) حسین غزل (B)

92۔ قافیے کے بعد بار بار آنے والے مستقل حروف کہلاتے ہیں: (بہاول پور بورڈ2023)
(A) ردیف (B) مطلع (C) استعارہ (D) قافیہ (A)

تذکیر و تانیث

۱۔ مذکر ۲۔ مؤنث

۱۔ مذکر (تعریف) وہ اسم جو نر کے لیے بولا جائے مذکر کہلاتا ہے۔ جیسے مرد، شیر، گھوڑا، بیل، چچا، سید وغیرہ

۲۔ مؤنث (تعریف) وہ اسم جو مادہ کے معنوں میں بولا جائے مؤنث کہلاتا ہے۔ جیسے عورت، شیرنی، گھوڑی، گائے، چچی، سیدانی وغیرہ

چند اصول و قواعد

اردو زبان میں ہر جان دار اسم مذکر کے مقابل، اسم مؤنث ابتدا ہی سے رائج ہیں۔ بے جان اسموں کے مذکر و مؤنث استعمال کرنے کے لیے کچھ قاعدوں کی اور کچھ اہلِ زبان کے روزمرہ کی پیروی ضروری ہے۔ جان دار اسموں کے مذکر سے مؤنث بنانے کے کچھ قاعدے حسب ذیل ہے۔

۱۔ ایسے اسم جن کے مذکر کے مؤنث مستعمل ہیں۔
ماموں سے ممانی۔ باپ سے ماں۔ بہنوئی سے بہن۔ سسر سے ساس۔ شوہر سے بیوی۔ شہزادہ سے شہزادی۔ خاوند سے بیوی داماد سے بہو۔ میاں سے بیوی۔ بوڑھا سے بڑھیا۔ نانا سے نانی۔ بادشاہ سے ملکہ۔ ابا سے اماں۔ دادا سے دادی۔ رنڈوا سے بیوہ

۲۔ جن جان دار مذکر اسموں کے آخر میں ''الف'' اور ''ہ'' ہو اسے ''ی'' سے تبدیل کرکے مؤنث بنا لیتے ہیں جیسے:
لڑکا سے لڑکی۔ بھتیجا سے بھتیجی۔ بندہ سے بندی۔ صاحب زادہ سے صاحب زادی۔ کنوارا سے کنواری۔ جولاہا سے جولاہی چچا سے چچی۔ نانا سے نانی۔ پوتا سے پوتی۔ نواسا سے نواسی۔ بیٹا سے بیٹی۔ پھوپھا سے پھوپھی۔ تایا سے تائی۔

۳۔ بعض جان دار مذکر اسموں کے آخر میں ''ن۔ انی۔ ی'' لگا دینے سے مؤنث بنا لیتے ہیں جیسے:
گھسیارا سے گھسیارن۔ دیور سے دیورانی۔ چمار سے چماری۔ جیٹھ سے جیٹھانی۔ سنار سے سناری۔ مہتر سے مہترانی۔ کمہار سے کمہاری۔ فرنگی سے فرنگن۔ گوجر سے گوجری۔ دلہا سے دلہن۔ ملا سے ملانی۔

۴۔ عربی جان دار اسم مذکر کو مؤنث بنانے کے لیے اس کے آخر میں ''ہ'' لگا دینے سے مؤنث بنا لیتے ہیں جیسے:
ملازم سے ملازمہ۔ ملزم سے ملزمہ۔ معلم سے معلمہ۔ طالب سے طالبہ۔ خادم سے خادمہ۔ محبوب سے محبوبہ وغیرہ

۵۔ مندرجہ ذیل بے جان اسما مذکر بولے جائیں گے جیسے:
تار۔ مزاج۔ لالچ۔ قلم۔ انتظار۔ مرہم۔ درد۔ دہی۔ ٹکٹ۔ پرہیز۔ جھاگ۔ جی۔ ہوش۔ قبض۔ مرض۔ عیش۔ اخبار۔ کلام۔ فوٹو گوند۔ میل۔ ماضی وغیرہ

۶۔ بعض جان دار اسم جو نر اور مادہ دونوں صورتوں میں مذکر بولے جاتے ہیں جیسے۔
کوا۔ جگنو۔ گدھ۔ نیولا۔ مگرمچھ۔ طوطا۔ باز۔ کھٹمل۔ مچھر۔ گرگٹ۔ خرگوش۔ بگلا۔ اژدھا۔ مولا۔ بھیڑیا۔ چیتا۔ اُلّو وغیرہ۔

۷۔ بعض جان دار اسم جو نر اور مادہ دونوں حالتوں میں مؤنث بولے جاتے ہیں جیسے:
مچھلی، چیل، چکور، چھپکلی، چمگادڑ، فاختہ، قمری، مینا، گلہری، کوئل، تتلی وغیرہ

۸۔ وہ بے جان اسم جو مؤنث بولے جاتے ہیں جیسے: جھاڑو۔ سوچ۔ چھاچھ۔ سائیکل۔ تپ (بخار)۔ بسم اللہ پیاز۔ ترازو۔ بہشت۔ نرگس۔ محراب۔ بکواس۔ جھنکار۔ ڈکار۔ ڈاک۔ دوا۔ میز۔ کیچڑ۔ گھاس۔

۹۔ بعض اسم جو مذکر اور مؤنث دونوں کے لیے بولے جاتے ہیں انھیں مشترک کہا جاتا ہے جیسے:
وزیر۔ مسافر۔ دوست۔ دشمن۔ چور۔ یتیم۔ ممبر۔ مہمان۔ میزبان۔

۱۰۔ بعض اسم مذکر اور مؤنث دونوں طرح بولے جاتے ہیں اور صحیح ہیں جیسے:
نشوونما۔ فکر۔ مالا۔ آغوش۔ طرز۔ سانس۔ بلبل۔

۱۱۔ بعض اسم ایسے ہیں جو ایک معنی میں مذکر اور ایک معنی میں مؤنث بولے جاتے ہیں۔ جیسے:

الفاظ	معنی		الفاظ	معنی	
قلم	لکھنے کا آلہ	مذکر	آب	پانی	مذکر
قلم	درخت کا پیوند	مؤنث	آب	چمک۔آبرو	مؤنث
لگن	بڑا برتن	مذکر	تال	تالاب	مذکر
لگن	خواہش	مؤنث	تال	سُر	مؤنث
کل	آنے والا دن/ گزرا ہوا	مذکر	کان	بدن کا حصہ	مذکر
کل	پرزہ	مؤنث	کان	دھات نکلنے کی جگہ	مؤنث
عرض	درخواست	مؤنث	گلستان	باغ	مذکر
عرض	چوڑائی	مذکر	گلستان	شیخ سعدیؒ کی کتاب	مؤنث

جنس اور عدد کے لحاظ سے تذکیر و تانیث

جنس:

جملے کی صحت اور فعل اور فاعل کی مطابقت جیسے ضروری فوائد کے لیے تذکیر و تانیث کے اصول و قواعد یاد رکھنا اور ان کی پابندی ضروری ہے۔ اردو میں اسم کی صرف دو جنسیں ہیں۔ مذکر اور مؤنث۔ یعنی ہر اسم چاہے وہ جان دار کے لیے ہو یا بے جان کے لیے وہ یا تو مذکر ہوگا یا مؤنث۔ مذکر نر کو اور مؤنث مادہ کو کہتے ہیں۔ یعنی اسم مذکر وہ ہے جو نر کے معنوں میں مستعمل ہو اور مؤنث مادہ کے معنوں میں۔ عام طور پر تذکیر و تانیث بول چال اور زبان دان لوگوں کے ذریعے اور رواج کی بنیاد پر معلوم ہوتا ہے۔ لیکن قواعد جاننے والوں نے کچھ قانون اور قاعدے بھی بنائے ہیں۔

(۱) کچھ اسم ایسے ہیں جو مذکر بولے جاتے ہیں اور ان کے مقابلے میں مؤنث نام بھی ہیں جیسے
باپ (ماں) میاں (بیوی) بیل (گائے) بادشاہ (ملکہ) راجہ (رانی)

(۲) کچھ اسم مذکر بولے جاتے ہیں اور ان کے مقابلے میں مؤنث اسم نہیں بولے جاتے جیسے:
درویش۔شہ بالا۔بابا۔بچھونا۔فرش۔گیند

(۳) کچھ اسم مؤنث بولے جاتے ہیں اور ان کے مقابلے میں مذکر اسم نہیں بولے جاتے۔جیسے:
باجی۔آیا۔دائی۔سہاگن۔انا۔سوت

(۴) کچھ اسم صرف مذکر بولے جاتے ہیں اور ان کی صفت مادہ لگا کر مؤنث بنا لیتے ہیں۔جیسے:
کوا۔اژدھا۔خرگوش۔باز۔چیتا۔نیولا۔ہدہد۔گینڈا۔سرخاب۔جانور

(۵) کچھ اسم صرف مؤنث بولے جاتے ہیں اور نر و مادہ دونوں مراد لیے جاتے ہیں، لیکن ان کی تعریف صفت نر سے بھی کی جاتی ہے۔
جیسے: چیل۔مینا۔کوئل۔فاختہ۔لومڑی۔چھپکلی۔گلہری۔مرغابی۔تتلی۔چکور۔دیمک۔

(۶) تمام دنوں کے نام مذکر ہیں۔(ہفتہ۔اتوار۔پیر۔منگل۔بدھ۔جمعہ) مگر "جمعرات" مؤنث بولتے ہیں۔

(۷) تمام اوقات کے نام مذکر ہیں۔(منٹ، گھنٹہ، مہینا، سال۔سنہ۔سن) مگر "رات" کو مؤنث بولتے ہیں۔

(۸) پہاڑ اور پتھر اور ان کی تمام قسموں کے نام مذکر بولے جاتے ہیں جیسے: زمرد۔یاقوت۔فیروزہ۔ہیرا۔پکھراج۔ہمالہ۔قراقرم

(۹) شہروں کے نام مذکر ہیں جیسے: لاہور۔کراچی۔پشاور۔اسلام آباد۔کوئٹہ

(۱۰) دریاؤں کے نام مذکر بولے جاتے ہیں۔مثلاً راوی۔جہلم۔چناب۔

(۱۱) تمام ندیوں کے نام مؤنث بولے جاتے ہیں۔

(۱۲) تارا یا ستارا کی طرح تمام ستاروں کے نام مذکر بولے جاتے ہیں۔جیسے: زہرہ۔مریخ۔چاند۔سورج

(۱۳) تمام زبانوں اور نمازوں کے نام مؤنث بولے جاتے ہیں۔جیسے: فارسی۔عربی۔اردو۔پشتو۔فجر۔ظہر۔عصر۔مغرب۔عشا۔

بے جان چیزوں کے مذکر اسما: بے ہوش۔درد۔نسخہ۔پرہیز۔عیش۔فوٹو۔اخبار۔لالچ۔تار۔لفافہ۔خط۔ٹکٹ۔
کارڈ۔مرض۔مزاج۔علاج۔فیض۔مرہم۔ماضی۔انتظار۔کلام۔ارتقا

بے جان اسم جو مؤنث بولے جاتے ہیں: جامن۔دوا۔پیاز۔بھوک۔پیاس۔ترازو۔بارود۔راہ۔گھاس۔سرسوں۔کیچڑ۔پتنگ۔سائیکل۔
چھت۔آواز۔

بناوٹ کے قاعدے

بول چال میں رائج تذکیر اور تانیث کے علاوہ چند قواعد ایسے ہیں جن سے مذکر نام مؤنث اور مؤنث اسما مذکر کہلائے جاتے ہیں۔

مذکر بنانے کے قاعدے:

(الف) "الف" اور "ہ" کے لاحقے اور لاحقے سے پہلے والے حرف پر زبر سے جو لفظ بنتے ہیں وہ مذکر بولے جاتے ہیں۔جیسے:
(راج۔راجا)۔(پیار۔پیارا)۔(خاتم۔خاتمہ)۔(داخل۔داخلہ)

(ب) یائے نسبتی کا لاحقہ لگنے سے لفظ مذکر بولتے ہیں جیسے: (تیل۔تیلی)۔(شکار۔شکاری)۔(بھنگ۔بھنگی)۔(سیاہ۔سیاہی)

(ج) "الف" بڑھا کر جیسے: بھینس سے بھینسا۔بطخ سے بطخا

(د) "وئی" لگا کر۔بہن سے بہنوئی۔نند سے نندوئی۔

(ہ) وہ اسما جن کے آخر میں پن۔پنا۔آپ اور آپا ہو تو ان کو مذکر بولتے ہیں۔جیسے: بھولپن۔بچپن۔بچپنا۔ملاپ۔جلاپا۔

(و) جن اسما کے آخر میں "زار" اور "ستان" کے لاحقے ہوں مذکر ہیں۔مثلاً گلزار۔مرغزار۔گلستان۔پاکستان

(ز) وہ حاصل مصدر جن کے آخر میں لاحقہ "آؤ" ہو جیسے: جھکاؤ۔لگاؤ۔بہاؤ

مؤنث بنانے کے قاعدے:

(الف) "ی" کے لاحقے سے بننے والے اسما عام طور پر مؤنث بولے جاتے ہیں جیسے: آری۔شہزادی۔کبوتری۔

(ب) بعض مذکر اسم میں "ن" کا لاحقہ لگانے سے اسم مؤنث بناتے ہیں جیسے: سنار سے سنارن۔کمہار سے کمہارن۔

(ج) "انی" لگانے سے: سیدانی۔شیخانی۔جیٹھانی۔دیورانی۔

(د) "نی" لگا کر مؤنث ڈوم سے ڈومنی۔اونٹ سے اونٹنی۔شیر سے شیرنی۔مور سے مورنی۔جمعدار سے جمعدارنی۔

(ہ) وہ حاصل مصدر جن کے آخر میں ان۔آن۔وٹ ہو جیسے: اٹھان۔نپان۔بناوٹ۔کھچاوٹ

(و) "گاہ" کا لاحقہ اسم مؤنث کی علامت ہے۔درگاہ۔قتل گاہ۔سجدہ گاہ۔رصدگاہ۔بندرگاہ۔تخت گاہ

(ز) "ش" کا لاحقہ بھی اسم مؤنث بناتا ہے۔کوشش۔بینش۔

(ح) وہ اسما جن کے آخر میں "ہ" ہو والدہ۔معلّمہ۔ملکہ۔خادمہ۔

(ط) وہ عربی مصادر جن کے آخر میں "ا" ہو۔وفا۔دعا۔ہوا۔صفا۔خطا۔

چند اہم اصول و قواعد

۱۔ تمام زبانوں کے نام جیسے عربی، ترکی، رومی، یونانی، پشتو، انگریزی، اردو، فارسی سب مؤنث ہیں۔
۲۔ تمام آوازیں جیسے بادل کی گرج، بلی کی میاؤں میاؤں، کوے کی کائیں کائیں سب مؤنث ہیں۔
۳۔ ستاروں اور سیاروں کے نام سوائے زمین کے مذکر ہیں۔ ۴۔ تمام مہینوں کے نام مذکر ہیں۔
۵۔ تمام دنوں کے نام سوائے جمعرات کے سب مذکر ہیں۔
۶۔ تمام ملکوں، شہروں اور براعظموں کے نام مذکر ہیں۔مثلاً سعودی عرب، پاکستان، ایشیا، خان پور، بہاول پور، لاہور جب کہ دلی مؤنث ہے۔
۷۔ تمام درختوں کے نام مذکر ہیں جیسے آم، انار، کیلا، سیب، آڑو، بڑ، شیشم وغیرہ
۸۔ تمام پہاڑوں کے نام مذکر ہیں جیسے ہمالیہ، ہندوکش، قراقرم وغیرہ ۹۔ تمام دریاؤں کے نام مذکر ہیں سوائے گنگا اور جمنا کے۔

مذکر اور مؤنث الفاظ کے حوالہ جات

نمبر شمار	الفاظ	معانی	لفظ کی نوعیت	حوالہ جات
1	آب	پانی، عرق	مذکر	فارسی اسم مذکر، بحوالہ فرہنگِ آصفیہ جلد اول صفحہ نمبر 77 فارسی اسم مذکر، بحوالہ فیروز اللغات صفحہ نمبر 2
2	آب	رونق، چمک، تازگی، روشنی	مؤنث	فارسی اسم مؤنث، بحوالہ فرہنگِ آصفیہ جلد اول صفحہ نمبر 77 فارسی اسم مؤنث، بحوالہ فیروز اللغات صفحہ نمبر 2
3	آبشار	جھرنا، اونچی جگہ سے پانی گرنا	مذکر	فارسی اسم مذکر، بحوالہ فیروز اللغات صفحہ نمبر 04
4	آب گیر	حوض، تالاب، وہ جگہ جہاں پانی جمع ہو۔	مذکر	فارسی اسم مذکر فیروز اللغات صفحہ نمبر 4 اظہر اللغات صفحہ نمبر 18
5	آبیانہ	وہ رقم جو محکمہ آبپاشی کھیتوں کو پانی دینے کے عوض کاشت کاروں سے وصول کرتا ہے۔	مذکر	(فارسی اسم مذکر) فیروز صفحہ نمبر 6 اظہر اللغات صفحہ نمبر 19 فرہنگ آصفیہ صفحہ نمبر 94
6	اکتفا	کافی ہونا، کفایت کرنا، کافی سمجھنا	مذکر	عربی اسم مذکر، بحوالہ فیروز اللغات صفحہ نمبر 111
7	اوج	اونچائی، بلندی، شان، رفعت، عروج	مؤنث	عربی اسم مؤنث، بحوالہ فیروز اللغات صفحہ نمبر 142 عربی اسم مذکر، بحوالہ فرہنگِ آصفیہ صفحہ نمبر 309 جلد اول
8	اودھم	شور وشر، ہنگامہ، فساد، غلغلہ	مذکر	ہندی اسم مذکر، بحوالہ فرہنگِ آصفیہ جلد اول صفحہ نمبر 309 ہندی اسم مذکر، بحوالہ فیروز اللغات صفحہ نمبر 143 مذکر، بحوالہ سبق ہوائی مصنفہ بیگم اختر ریاض الدین، سال دوم صفحہ نمبر 48
9	انتظار	راہ دیکھنا، آسرا، امید	مذکر	عربی اسم مذکر، بحوالہ فرہنگِ آصفیہ جلد اول صفحہ نمبر 240 عربی اسم مذکر، بحوالہ فیروز اللغات صفحہ نمبر 131
10	اِفراط	زیادتی، کثرت، بساط، فروانی	مؤنث	عربی اسم مؤنث، بحوالہ فرہنگِ آصفیہ جلد اول صفحہ نمبر 185 عربی اسم مؤنث، بحوالہ فیروز اللغات صفحہ نمبر 107
11	اسامی	کاشت کار، لین دین رکھنے والا، گاہک خریدار، عہدہ، نوکری	مؤنث	عربی اسم مؤنث، بحوالہ فرہنگِ آصفیہ جلد اول صفحہ نمبر 160 عربی اسم مذکر اور ہندی اسم مؤنث، بحوالہ فیروز اللغات صفحہ نمبر 91 ہندی اسم مؤنث، بحوالہ علمی اردو لغت صفحہ 102
12	افتاد	بنیاد، ابتدا، دکھ، مصیبت، اتفاقیہ، اچانک سانحہ	مؤنث	فارسی اسم مؤنث، بحوالہ فرہنگِ آصفیہ جلد اول صفحہ نمبر 185 فارسی اسم مؤنث، بحوالہ فیروز اللغات صفحہ نمبر 107
13	اِعراب	زبر زیر پیش کی علامتیں، حروف کی حرکات	مذکر	عربی اسم مذکر، بحوالہ فرہنگِ آصفیہ جلد اول صفحہ نمبر 180 عربی اسم مذکر، بحوالہ فیروز اللغات صفحہ نمبر 105 عربی اسم مذکر و مؤنث، بحوالہ علمی اردو لغت صفحہ 133
14	املا	یاد سے لکھنا، لکھوانا	مذکر	عربی اسم مذکر، بحوالہ فرہنگِ آصفیہ جلد اول صفحہ نمبر 226 عربی اسم مذکر و مؤنث، بحوالہ فیروز اللغات صفحہ نمبر 128
15	اخبار	خبریں، اطلاعات، واقعات	مذکر	عربی اسم مذکر، بحوالہ فرہنگِ آصفیہ جلد اول صفحہ نمبر 123 عربی اسم مذکر و مؤنث، بحوالہ فیروز اللغات صفحہ نمبر 76

نمبر شمار	الفاظ	معانی	لفظ کی نوعیت	حوالہ جات
16	ابرو	بھنویں	مؤنث	فارسی اسم مؤنث، بحوالہ فرہنگِ آصفیہ جلد اول صفحہ نمبر 87 فارسی اسم مؤنث، بحوالہ فیروز اللغات صفحہ نمبر 53
17	اجل	موت، مرگ، قضا	مؤنث	عربی اسم مؤنث فیروز اللغات صفحہ نمبر 70 جدید اُردو لغت صفحہ نمبر 7 فرہنگِ آصفیہ 118
18	بَیاض	یاداشت کی کاپی، پاکٹ بک، وہ کتاب جس میں اشعار لکھے جاتے ہیں	مؤنث	عربی اسم مؤنث، بحوالہ فرہنگِ آصفیہ جلد اول صفحہ نمبر 457 عربی اسم مؤنث، بحوالہ فیروز اللغات صفحہ نمبر 264
19	بائیسیکل	ایک قسم کی دو پہیا گاڑی جو پاؤں کی حرکت سے چلتی ہے۔	مؤنث	انگریزی اسم مؤنث، بحوالہ فیروز اللغات صفحہ نمبر 186 انگریزی اسم مؤنث، بحوالہ علمی اردو لغت صفحہ 194
20	بود و باش	سکونت، قیام	مؤنث	فارسی اسم مؤنث، بحوالہ فرہنگِ آصفیہ جلد اول صفحہ نمبر 421 فارسی اسم مؤنث، بحوالہ فیروز اللغات صفحہ نمبر 234
21	بلبل	ایک نہایت خوش آواز پرندہ، ایران میں پایا جاتا ہے۔ (اسم مؤنث، بحوالہ ملکی پرندے اور دوسرے جانور مصنف شفیق الرحمان جماعت نہم صفحہ 80)	مؤنث و مذکر	عربی، فارسی اسم مذکر و مؤنث، بحوالہ فرہنگِ آصفیہ جلد اول صفحہ نمبر 408 فارسی اسم مذکر و مؤنث، بحوالہ فیروز اللغات صفحہ نمبر 224 بقول علامہ اقبال ٹہنی پہ کسی شجر کی تنہا بلبل تھا کوئی اداس بیٹھا عربی اسم مذکر و مؤنث، بحوالہ علمی اردو لغت صفحہ 244
22	بارود	گندھک، شورے اور کوئلے کا مرکب، آتش گیر مادہ	مذکر	اسم مذکر، بحوالہ جدید اُردو لغت صفحہ نمبر 89
23	بکواس	بک بک کرنا، فضول باتیں کرنا	مؤنث	ہندی اسم مؤنث، بحوالہ فیروز اللغات صفحہ نمبر 220 ہندی اسم مؤنث، بحوالہ فرہنگِ آصفیہ جلد اول صفحہ نمبر 403
24	بندرگاہ	بحری جہازوں کے ٹھہرنے کی جگہ	مؤنث	فارسی اسم مؤنث، بحوالہ فرہنگِ آصفیہ جلد اول صفحہ نمبر 415 فارسی اسم مؤنث، بحوالہ فیروز اللغات صفحہ نمبر 229
25	پیاز	ایک بودار گانٹھ والی جڑ جس میں تہ بہ تہ چھلکے ہوتے ہیں۔	مؤنث	ہندی اسم مؤنث، بحوالہ فرہنگِ آصفیہ جلد اول صفحہ نمبر 563 فارسی اسم مؤنث، بحوالہ فیروز اللغات صفحہ نمبر 345
26	پلنگ	مسہری، نواڑ کی چارپائی	مذکر	ہندی اسم مذکر، بحوالہ فرہنگِ آصفیہ جلد اول صفحہ نمبر 530 اردو اسم مذکر، بحوالہ فیروز اللغات صفحہ نمبر 320
27	پیوند	ایک ہم جنس درخت کی شاخ، بندش، جوڑ	مذکر	فارسی اسم مذکر، بحوالہ فرہنگِ آصفیہ جلد اول صفحہ نمبر 578 فارسی اسم مذکر، بحوالہ فیروز اللغات صفحہ نمبر 356
28	پَیزار	جوتی، جوتا، پاپوش، نعلیں	مؤنث	فارسی اسم مؤنث، بحوالہ فیروز اللغات صفحہ نمبر 352 فارسی اسم مؤنث، بحوالہ فرہنگ آصفیہ صفحہ نمبر 574 جلد اول
29	پتنگ	کنکوا، گڈی	مذکر	ہندی اسم مذکر، بحوالہ فرہنگِ آصفیہ جلد اول صفحہ نمبر 495 ہندی اسم مذکر و مؤنث، بحوالہ فیروز اللغات صفحہ نمبر 290 ہندی اسم مذکر، بحوالہ علمی اردو لغت صفحہ 331
30	پَنسال	پانی کی گہرائی ناپنے کا پیمانہ، پانی کی پیائش کا آلہ، ہمیل۔	مؤنث	ہندی اسم مؤنث، بحوالہ فیروز اللغات صفحہ نمبر 321 ہندی اسم مؤنث، بحوالہ فرہنگ آصفیہ صفحہ نمبر 536 جلد اول
31	پَوَن	ہوا، باد۔	مؤنث	سنسکرت اسم مؤنث، بحوالہ فیروز اللغات صفحہ نمبر 329 ہندی اسم مؤنث، بحوالہ فرہنگِ آصفیہ صفحہ نمبر 541 جلد اول